

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

دیوان اشعار

حضرت سچل سمرست کا فارسی مجموعہ کلام
~~~~~

جلد اول

در دیف الالف تا ردیف المیم،

مع اردو ترجمہ

از

قاضی علی اکبر درازی





## پیغام

حضرت سچل شاعر ہفت زبان تھے۔ انہوں نے عربی، فارسی، سندھی، سرائیکی، ہندی اور پنجابی میں شعر کہے۔ وہ سندھی کے پہلے شاعر تھے جنہوں نے اپنی مادری زبان سندھی کے علاوہ اردو میں بھی بلند پایہ شعر کہے ہیں، جن سے اندازہ ہوتا ہے کہ انہیں اردو زبان پر بھی عبور حاصل تھا۔

حضرت سچل اپنے فارسی کلام میں رجو سب سے زیادہ اہمیت کا حامل ہے عطار، رومی اور جامی سے متاثر نظر آتے ہیں۔ ان کے فارسی کلام کے مجموعے میں سے سب سے زیادہ مشہور اور قابل ذکر دیوان آشکار ہے۔ سچل کے حقیقی مقام کو پہچاننے کے لئے "دیوان آشکار" کو پڑھنا اور سمجھنا ضروری ہے لیکن یہ کلام فارسی میں ہونے کے سبب آج کل عام فہم نہیں رہا۔

خوشی کی بات ہے کہ صوبائی محکمہ اوقاف کے چیف ایڈمنسٹریٹر نے وقت کی اس ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے "دیوان آشکار" کو اس کے اردو ترجمہ کے ساتھ شائع کرنے کا بندوبست کیا۔

امید ہے کہ چیف ایڈمنسٹریٹر اوقاف کی اس پُر غلوص کوشش کے مثبت اثرات مرتب ہوں گے۔

مردانہ خدمت پر مبارکباد

ایڈمنسٹریٹر جنرل ایس ایم عباسی

گورنمنٹ سندھ

## رجلہ حقوق محفوظ ہیں

بار اول \_\_\_\_\_ نومبر ۱۹۸۱ء

تعداد اشاعت \_\_\_\_\_ ایک ہزار

سرورق \_\_\_\_\_ انور انصاری

کتابت \_\_\_\_\_ ایم۔ اے۔ ٹی

ناشر: حاجی عبدالرحمن چیف ایڈمنسٹریٹر

محکمہ اوقاف سندھ، حیدر آباد۔

طابع: فریشیا پرنٹنگ پریس۔ ناظم آباد کراچی۔

زیر اہتمام:

مہران پبلشرز ۱۹/۱۴۴، منصورہ، کراچی ۳۸۔



ڈیجیٹل اسکیننگ: جناب صفدر حسین

ایڈٹنگ: طارق حیات لاشاری، سکھر

بتاریخ: 11 اپریل، 2020ء



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ



پیغام

مجھے یہ جان کر مسرت ہوئی ہے کہ محکمہ اوقاف صوبہ سندھ، سندھ کے مشہور روحانی پیشوا، شاعر ہفت زبان حضرت سچل سرمستؒ کا فارسی مجموعہ کلام ”دیوان آشکار“ اردو ترجمہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے۔

گو شاعر ہفت زبان کی حیثیت سے حضرت سچل سرمستؒ کا کلام شہی سراہی اور اردو وغیرہ میں بھی ملتا ہے لیکن ان کی فارسی شاعری اپنے اسلوب اور آہنگ کے اعتبار سے دیگر زبانوں کی شاعری کے مقابلے میں زیادہ پُر اثر اور مبلغ ہے۔ فارسی سے عام عدم واقفیت کی بنا پر اس زبان کا ادبی اور دینی سرمایہ قومی زبان میں منتقل کرنا وقت کی اہم ترین ضرورت ہے۔ اور حضرت سچل سرمستؒ کا فارسی کلام کیونکہ علمی ادبی اور دینی اعتبار سے جامع ہے۔ اس لئے ”دیوان آشکار“ اردو میں منتقل ہونا اردو کے علمی و ادبی سرمائے میں گراں قدر اضافہ ہے۔

میں ”دیوان آشکار“ کی اردو ترجمہ کے ساتھ اشاعت پر چیف ایڈیٹر اوقاف سندھ کو دلی مبارکباد پیش کرتا ہوں جنہوں نے یہ علمی اور دینی خدمت انجام دے کر ایک اچھی مثال قائم کی ہے۔

سعود زمان  
ایم مسعود زمان  
چیف سیکرٹری سندھ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ



پیش لفظ

سندھ کی سوہنی دھرتی بے شمار صاحب کمال بزرگان دین اور صوفیائے کرام کو اپنے سینے میں چھپائے ہوئے ہے۔ سات زبانوں میں عارفانہ کلام کہنے والے اور فلسفہ وحدت الوجود پر یقین رکھنے والے صوفی شاعر سچل سرمستؒ ان بزرگ شخصیتوں میں ممتاز مقام رکھتے ہیں۔ انہوں نے سندھی، فارسی، عربی، اردو، سرائیکی، ہندی اور پنجابی میں شعر کہے۔ سندھی اور اردو کلام میں انہوں نے اپنا تخلص سچل اور سچوؒ اور فارسی میں ”آشکارا“ اور ”خدائی“ استعمال کیا۔

”آشکارا“ کی مناسبت سے ہی ان کا سب سے مشہور فارسی مجموعہ کلام ”دیوان آشکار“ کے نام سے پکارا جاتا ہے۔ یہ کتاب صریحاً عارفانہ اور صوفیانہ کلام پر مشتمل ہے جسے پڑھنے والا خود کو روحانی دنیا میں گم پاتا ہے۔ ان اشعار میں اس حقیقی سچل کی جگہ گاتی، رنی تصویر نظر آتی ہے جو حق کا متلاشی ہے اور عشق حقیقی سے سرشار ہے۔

”دیوان آشکار“ کو سب سے پہلے مولوی نور الحق نے مرتب کیا تھا اور اسے خیبر پور کے حاکم میر علی مراد خان تالپور رامتونیؒ نے ۱۹ ویں صدی کے اوائل میں نوکسور پریس کھنوسے شائع کرایا تھا۔



درازا شریف کے ایک صاحب علم جناب قاضی علی اکبر نے دیوان اشعار کا اردو ترجمہ کیا ہے۔ گورکھ پور یونیورسٹی جرنل ایس ایم عباسی کی خواہش پر مجھے اس کی اشاعت کا بددوست کیا ہے۔ قارئین کی سہولت اور کتاب کو مستفید بنانے کے لئے اردو ترجمہ کے ساتھ اصل فارسی کلام بھی شائع کیا جا رہا ہے۔ یہ کتاب دو جلدوں پر مشتمل ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے پہلی جلد آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ انشاء اللہ ہم دوسری جلد کی اشاعت میں بھی جلد ہی کامیاب ہو جائیں گے۔

میں عرض ہے کہ اس کتاب کے منظر عام پر آنے سے پہلے ہی جناب قاضی علی اکبر درازی اس دور ملک سے کوچ کر گئے۔ اس کی شریذ خواہش محی کدیوان اشعار کا اردو ترجمہ جلد از جلد چھپ کر لوگوں تک پہنچ جائے۔ ہم ہیں اطمینان ہے کہ ہم ان کی آخری خواہش کو عملی جامہ پہنا ہے۔

حاجی عبد الرحمن

جیت ایڈمنسٹریٹر اوقات سندھ، حیدر آباد۔



# مختصر سوانح حیات

## ولادت اور تعلیم و تربیت

سندھ کے عظیم شاعر سرتاج الشعراء، شہنشاہ عشق، منصور آخر زمانی شاعر ہفت زبان حضرت سچل سرمستؒ ۱۱۵۲ھ بمطابق ۱۷۳۹ء میں تولد ہوئے۔ آپ کا پیدائشی نام نامی ام گرامی عبدالوہاب تھا لیکن راست گوئی اور راست بازی کی وجہ سے انہیں سچو، سچل، سچیدہ، کہا جانے لگا اور اسی نام سے آپ کی شہرت ہوئی۔

وہ ایک طرف صاحب عرفان ولی اور بقا باللہ کی اعلیٰ ترین منزل پر فائز تھے اور دوسری طرف بلند پایہ اور عظیم المرتب شاعر اور وادی سندھ کے لئے قابل فخر شخصیت تھے۔

حضرت سچل سرمستؒ کا سلسلہ نسب ۳۹ ویں پشت میں حضرت فاروق عظیم سے جا ملتا ہے۔ آپ کے اجداد میں سے ایک بزرگ شیخ شہاب الدین فاروقی غازی محمد بن قاسم کے ہمراہ سندھ میں آئے تھے جنہیں فتح سندھ کے بعد سیوستان

(سیوہن) کا حاکم مقرر کیا گیا۔

اسی فاروقی خاندان کے ایک کامل اکمل ولی خواجہ محمد حافظ المعروف بہ سائیں صاحبزادہ وادی سندھ کے ضلع خیرپور میں قصبہ رانیپور سے ایک میل فاصلہ پر درازا شریف نامی گاؤں میں سکونت پذیر تھے جن کے دو فرزند ہوئے۔ ایک کا امم گرامی خواجہ صلاح الدین تھا اور دوسرے کا امم گرامی خواجہ عبدالحق سچل سرمست



خواجہ صلاح الدین کے محنت جگر نور نظر تھے۔ خواجہ محمد حافظ کی رحلت کے بعد خواجہ عبدالحق مسند و ہدایت پر جلوہ افروز ہوئے۔ پچھلے سرست کے چچا نے اسلامی روایات کے مطابق آپ کو دینی تعلیم کے حصول کے لئے حافظ عبد اللہ فاروقی کے سپرد کیا جن سے انہوں نے فارسی اور سندھی تعلیم کے علاوہ قرآن مجید کا درس بھی لیا اور بارہ برس کی عمر میں قرآن مجید حفظ کیا۔ ان کے بعد خواجہ عبدالحق نے آپ کو اپنا طالب بنایا اور عرفان الہی سے مستفیض فرما کر خرقہ خلافت عطا فرمایا۔

کلام

پچھلے سرست کا کلام سراپا الہامی ہے اور سوز و گداز۔ کیف و حال جذب و جلال۔ موج و مستی کے فلسفہ کا ایک بھرپور گنجینہ ہے جو بیخودی، وجد جذب و سرستی کے عالم میں کہا گیا ہے۔ اس عالم میں آپ کے سر مبارک کے لمبے اور نکلے ہوئے بال سید سے ہو کر کھڑے ہو جاتے اور آنکھوں سے سیلاب اشک جاری ہو جاتے۔ اسی حال میں اشعار کی آمد کثرت سے ہوتی گویا ایک دریا سے موج ہے جو اٹھا چلا آرہا ہے۔ اس وقت جو طالب اور کاتب موجود ہوتے وہ آپ کا کلام قلب سے کر لیتے۔ اگر کوئی لفظ یا مصرعہ ان کی سمجھ میں نہ آتا تو آپ کے ہوش میں آجانی کے بعد اس کے بارے میں آپ سے دریافت کرتے مگر اس سرست کی طرف سے ان کو یہ ہی جواب ملتا کہ کہنے والے نے کہا ہے مجھے کچھ بھی معلوم نہیں۔ کہا جاتا ہے کہ آپ کا کلام نو لاکھ چھتیس ہزار نو سو چھتیس اشعار پر مشتمل ہے جو سات زبانوں عربی، فارسی، اردو، ہندی، پنجابی، سرائیکی اور سندھی میں کہا گیا ہے اور اس بنا پر آپ کو شاعر ہفت زبان کہا جاتا ہے۔ کسی شاعر کا اپنی مادری زبان میں چند شعر کہنا کسی خاص اہمیت کا حامل

نہیں ہے۔ قابل قدر شاعر وہ ہے جسے غیر مادری زبانوں پر بھی عبور حاصل ہو۔ ایسے شاعر کو سرتاج الشعراء کہا جاسکتا ہے۔

اس اقلیم سخن کے تاجدار شاعر کے اشعار حسب ذیل اصناف سخن میں موجود ہیں اور

کافی، رباعیات، غزل، مولود، مرثیہ، مثنوی، سہ طرنی، جھولنے، گھر دلی، فردا رباعی، مسدس، مخمس، مستزاد وغیرہ غرضیکہ ہر صنف سخن میں موجود ہیں اور کوئی بھی پہلو تشہد رہنے نہیں دیا ہے۔ شعر کے کمال فن کا یہ بین ثبوت ہے۔ یہ خوبی کسی اور شاعر کے شعر میں نہیں مل سکتی۔ اس بنا پر اگر اس قادر الکلام شاعر کو سرتاج الشعراء کہا جائے تو یہ نہ تو مبالغہ ہوگا اور نہ خلافت واقعہ فارسی کلام میں آپ کا تخلص "آشکار" اور "خدائی" ہے۔ آپ کی تصنیفات حسب ذیل ہیں۔

سندھی ۱۔ وحدت نامہ، مرثیہ نامہ، جھولنے اور لالتہ اد کافی اور رباعیات۔  
سرائیکی ۲۔ قتل نامہ، گھر دلی، ریختہ، سہ حرفی اور لالتہ اد کافی اور رباعیات۔  
فارسی ۳۔ دیوان آشکار ۴۔ دیوان خدائی ۵۔ مثنوی عشق نامہ۔  
۶۔ مثنوی درد نامہ ۷۔ مثنوی گداز نامہ ۸۔ مثنوی تار نامہ ۹۔ مثنوی رہبر نامہ ۱۰۔ مثنوی راز نامہ ۱۱۔ مثنوی وحدت نامہ ۱۲۔ مثنوی وصل نامہ ۱۳۔ غزل بحر طویل ۱۴۔ نکتہ تصوف۔

ان تصنیفات میں سے دیوان آشکار سر میر علی مراد خان تالپور والی ریاست خیرپور نے شائع کروایا تھا اور دیگر تصنیفات راقم الحروف نے اپنے خرچ سے سندھی اور اردو ترجمہ کے ساتھ شائع کرائی ہیں اور دیوان آشکار کا سندھی اور اردو ترجمہ کیا ہے۔



## مقام معرفت

یہ رند عاشق بقا باللہ کی اعلیٰ ترین منزل پر فائز تھے جیسے کہ آپ نے فرمایا ہے۔  
ہر کجاہیم جا بجایم من خدا یم من خدا  
این چہ شد پوشیدہ ام از درد این غم کی قبا

حضرت پچل مرست نے جب منصوری نعرہ بلند کیا تو ان کے ہم عصر  
علمائے آپ کو تعزیر دینے کا ارادہ کیا۔ آپ نے علمائے پوچھا کہ اس جرم  
کی سزا کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس جرم کی سزا قتل ہے۔ جب پچل مرست  
نے علمائے کہا کہ جس وقت آپ میری زبان سے انا الحق کا نعرہ سنیں اسی وقت  
مجھے قتل کر دینا۔ اس اثنا میں انہیں حال آگیا اور آپ کی زبان سے انا الحق  
نکلے نکلے علمائے ان پر تلوار کے کئی وار کئے لیکن ان پر کوئی اثر نہ ہوا۔ جب حال  
کی کیفیت باقی نہ رہی تو علمائے ان کو تمام حقیقت سے آگاہ کیا پچل مرست  
نے فرمایا کہ یہ نعرہ میں نہیں لگاتا لیکن وہ ذات پاک لگاتی ہے جو لازوال ہے۔  
حاصل مطلب یہ کہ دنیا بھر کا کوئی بھی شاعر پچل مرست سے ہم سری کا دعویٰ نہیں  
کر سکتا نہ اس کا مد مقابل ہو سکتا ہے۔ پچل مرست کے درجہ ولایت کی حقیقت  
ترجمہ پڑھنے سے بخوبی معلوم ہوگی۔

## وصال

یہ شاعر اعظم ادول کامل ۱۱۲۱ھ بمطابق ۱۷۰۸ھ رمضان المبارک ۱۲۲۲ھ  
میں واصل بحق ہوئے۔

قاصی علی اکبر درازی

یکم جنوری سن ۱۹۱۰ء



جلوہ حسنش چو بینی دیدہ عبرت کشا  
تا بہر منظر شناسی بادشاہ کبریا  
گاہ ارنی کہہ ترانی ہر دو جاری حکم اور  
گاہ ہجرو گہ وصال اور صدا داد و ندا  
گاہ اندر کعبہ باشد گاہ اندر بیت کدہ  
گاہ ہادی گہ منزل و گاہ باشد مقتدا  
گاہ درد دل گدا گر گاہ طلسم پوشش شاہ  
گاہ میر و گدا و زید و گدا بود حاجت روا  
بی ہمداد ہمایں ہر دو صفش را بیدان  
جا بجا موجود شد از عرش تا تحت الشرا  
خود زمین و خود زمین حورو پرچی جان تن  
نی بغیرش هیچ چیز می خود بود ارض سما  
لا تحمرک ذرة الا باذن اللہ شنو  
اشکارا تو ز آل ہر چہ باشد خود خدا

## اردو ترجمہ

تو جب اس کے حسن کا جلوہ دیکھے تو عبرت  
کی آنکھیں کھول، تاکہ اس بادشاہ کبریا کو  
ہر جلوہ گاہ میں ردیکھ کر پہچان سکے۔  
کبھی ارنی ہے یعنی مجھے اپنا جلوہ دکھا  
اور کبھی لن ترانی ہے یعنی تو مجھے ہرگز

دیکھ نہیں سکے گا۔ یہ دونوں حکم اسی  
کے جاری کردہ ہیں۔ کبھی نزاق ہے کبھی  
وصال ہے، آواز دینے والا بھی وہی  
ہے اور جواب دینے والا بھی وہی۔  
کبھی کعبہ میں ہے اور کبھی بیتخانہ میں، کبھی  
سیدھے راستہ پر چلاتا ہے اور کبھی ٹیڑھے  
پر اور کبھی خود ہی پیشوا بن کر رہنما کرتا ہے۔  
کبھی فقیرانہ لباس میں ہے اور کبھی شاہانہ  
لباس میں۔ کبھی بادشاہ ہے کبھی وزیر،  
اور کبھی سب کی حاجت روائی کرنے والا۔  
یہ دونوں اوصاف اسی کے ہیں کہ سب سے  
اگلی تھلگ بھی ہے اور سب کے ساتھ بھی۔  
اور ہر مقام پر موجود ہے اور ہر بھی اور  
سینچے بھی۔  
زمین بھی خود ہی ہے، آسمان بھی خود ہی۔  
خور بھی خود ہی ہے اور پری بھی خود ہی  
جان بھی خود ہی ہے اور جسم بھی خود ہی اس  
کے سوا کچھ بھی نہیں ہے اور پیچھے دی ہے۔  
ایک ذرہ بھی اللہ کے امر کے بغیر حرکت نہیں  
کرتا۔ اس بات کو خود سے سن۔ اسے آشکارا  
وہ تو نہیں ہے بلکہ جو کچھ ہے خود خدا ہی ہے۔



## اردو ترجمہ

ماری و عاشقی شد ہر دو شان زیار ما  
بہر جلوہ حسن می آید بہ بین دلدار ما  
گاہ میگردونی و گاہ میگردولی  
بس کجا آید ازین اسرار حق انکار ما  
راز و صلت نام خواندم از منطق ایطر را  
ہم چنین فرمودہ آن خواجہ عطار ما  
بیر عبید الحق فرمودہ رہبری از راہ حق  
آمدہ الحق بدل و جان ہم یقین اعتبار ما  
آشکارا صبر کن این سراسر ارشش مگو  
جوں کنم کہ خود بر فتم گشت بی اختیار ما

اے آشکارا صبر کر۔ یہ اسرار بیان نہ کر۔  
لیکن کیا کروں بے خود اور بے بس ہوں۔

را۔ منطق الطیر حضرت عطار کی تصنیف ہے۔ ان کی اور بھی بہت سی تصانیف ہیں۔

## اردو ترجمہ

درد و جہاں کن نظر باشد ہستی ما  
درد دل و جان علاج الفت ہستی ما

ہر چہ بود آن بود قتل کند غیر را  
لا الہ الا یہ بین تیغ و دوستی ما

صبر کن اے دل ز غم ہم دم دلدار باش  
نعرہ انا الحق مزن تا تو شکستی ما

کیفیت حال گویا دل منصور دار  
ایں کہ سفینہ روان چون تو شکستی ما

من تو مگو او بگو بشنوائی آشکار  
حال حقیقت ہمہ این سیر ہستی ما



دونوں جہانوں پر نظر کر کے دیکھ لو صرت  
ہمارا وجود ہی نظر کرے گا۔ منصوبے کے قلب  
اور روح میں ہمارے ہی عشق و محبت کی  
مستی دکھائی دے گی۔

جو کچھ ہے وہی ہے۔ وہ غیر کو قتل کر دیتا  
ہے۔ یہ لا اور الا کی دو دھاری  
تلوار دیکھ لے۔

اے دل اغم و اندوہ میں صبر کر اور محبوب کا  
ساتھ دے۔ انا الحق کا نعرہ نہ لگا ورنہ تو ہم  
کو قتل کروادے گا۔

اے دل منصور کی طرح حقیقت حال بیان  
کر کہ ہماری اس کشتی کو جو رواں دواں تھی  
تو نے کیسے توڑا؟

اے آشکارا من، تو من و تو کی بات نہ  
کر، صرت اس کی بات کر۔ یہی اصل حقیقت  
ہے اور یہی رازِ مہربانہ۔



## اُردو ترجمہ

عجب مجھے کہ بگڑشت از سرا  
غرق گردید ماؤ من بیک جا  
یہ ایک عجیب موج تھی جو ہمارے سر سے گزر  
گئی۔ ساری خودی اس وقت اور اسی جگہ  
پر غرق ہو گئی۔

خیال از کثرت شد دور یک بار  
بیاد و مدت شد کشف معنا  
کثرت کا خیال فوری طور پر مٹ گیا۔ مدت  
آگئی اور حقیقت حال کھل گئی۔

ازاں وادی و مدت بخوش برخواست  
برفتہ از میان جو یا د گویا  
جب و مدت کی وادی سے طوقان اٹھا تو  
وہ جو درمیان میں جستجو کرنے اور پہننے  
والا تھا وہ گم ہو گیا۔

شک شد طلسمات و جودت  
بقا بعد الفنا گشتہ زمیقت  
ترے وجود کا طلسم ٹوٹ گیا اور فنا کے بعد  
بقا کا وہ مقام آگیا جس کی نشاندہی  
"وَبَقِیْ دَجْرٌ یَّکْفُ الْغَلَّالِ وَالْاِکْرَامِ" میں کی  
گئی ہے۔

خدائی گم ہو گئی اور خدائی ہر ہو گیا۔ دریاں  
مسلل ہو جیں اٹھ رہی ہیں۔

## اُردو ترجمہ

از دوست سوی من برسدند ماہا  
در دی زشتہ بود ہزاراں سلا ماہا  
مجھے دوست کی جانب سے خطوط ملے ہیں  
جن میں ہزاروں سلام لکھے ہوئے ہیں۔

چنمان اٹھ بار شدہ آن زمان بسی  
در دل گداز شد ز شنیدن پیا ماہا  
دوست کے پیغام سننے وقت دل میں قوت  
پیدا ہو گئی اور آنکھیں آنسوؤں کی بارش  
برماتی رہیں۔

دل از مطالع خط بس بیتہ رار گشت  
کردیم چاک چاک گریبان با ماہا  
دوست کے خطوط پڑھ کر دل بہت ہی  
بے قرار ہوا، اور ہم نے اپنا گریبان بلکہ  
تمام لباس جھیر جھیر کر دیا۔

مرقوم بوداں کہ مرار و بسوی لست  
دل را ازین ہوا ی بیفتند دماہا  
دوست نے لکھا تھا کہ میرا رخ تمہاری  
جانب ہے۔ دوست نے اس محبت  
سے میرے دل کو قید کر لیا۔

ازورد ہجرت دوست کنم نالہ و فغان  
ہی ہی بغیر یار کہ بر صبح شاہا  
دوست کے فراق میں آہ و زاری کر  
رہا ہوں۔ ہلے ہلے وہ صبحیں اور  
وہ شامیں جو دوست کے بغیر گزر  
رہی ہیں۔

بنشین دوام ہمچو گدا بر در حبیب  
ای آشکار باش غلام از غلاماہا  
اے آشکارا! ہمیشہ ہمیشہ کے لئے بھکاری  
بن کر دوست کے دروازہ پر بیٹھ جا اور  
اس کے غلاموں کا غلام بن جا۔



## اُردو ترجمہ

یارِ ماضی اصل مست من بھرا م ہا می ہا  
قرب را من بعدہ دائم گریہ زارم ہا می ہا  
وہم موجود باشد آنکہ در ہر کار دیار  
لیک دیدارش نہنم اشکارم ہا می ہا

درد منم دل شکستہ روز و شب و عبرتم  
نیت دیگر در دلم جز یار یارم ہا می ہا  
اوسم داو بصیر و اعلیم و ہم کلیم  
جملہ او باشد دریں شکی تیارم ہا می ہا  
وہی سمیع اور بصیر ہے اور وہی علیم اور  
کلیم۔ سب کچھ وہی ہے اور مجھے اس میں  
کوئی شک و شبہ نہیں ہے۔

اس کا ارشاد ہے کہ انسان میرا راز ہے  
اور میں اس کا راز ہوں۔ اور مجھے اس  
پر یقین ہے۔ میں اس دنیا میں آشکار  
نام رکھ کر آیا ہوں۔ ہائے ہائے۔

## اُردو ترجمہ

میں یار کے ساتھ مست ہوں اور یار سے  
ساتھ مست ہے۔ اس قدر کہ اس نے اس  
بارے میں میرے ساتھ عہد و پیمان کر لیا۔

میرا یار کسی اور طرف نہیں دیکھتا۔ اس کی  
نظر میں میری نظروں کے ساتھ اس طرح  
ملی ہوئی ہیں جیسے کوئی سلسلہ آپس میں  
جڑا ہوا ہو۔

میرے یار کی آنکھیں خمار آلود ہیں۔ پیالہ  
اس کے ہاتھ میں ہے اور وہ میری بغل میں  
بیٹھا ہوا ہے۔

ثواب اور گناہ سے تو بے کر۔ میرا یار اس  
معاملہ میں میرا ہمنیال ہے۔

میرے اور میرے یار کے درمیان جو  
یمن و انفس اور رفاقت ہے وہ کوئی آج کی  
بات نہیں ہے بلکہ اس کو مدتیں گزر چکی  
ہیں۔

اے آشکارا تیرا یار خوش رہے جس نے  
مجھے یاری نبھا ہے کا عہد نامہ رکھ کر دیا ہے۔

## اُردو ترجمہ

من با دوست یار مست ہما  
تا کہ از عہد دا دوست ہما

طرف دیگر نظر نہ شد از د  
دیدہ در دیدہ کرد مشت ہما

چشم مخمور و حجام درد شش  
بکنار آمدہ نشست ہما

تو بے کن از ثواب و جہنم گناہ  
اندرین رہ کر رہ بست ہما

دوست را مونس و ہم نفسی  
چند ایامہا گذشت ہما

آشکارا تو شاد باش صنم  
عہد نامہ وفا نوشت ہما



## اردو ترجمہ

ای کہ باتیغ عشق کشتہ ما  
دست از جہم و جان کر کشتہ ما

چونکہ واقف شدم دما سرارش  
سببہ و زنا را گستا

ای کہ عشق گرفت دامن دل  
کامدین رہ کر بہ بستہ ما

عشق ناز کہ بھترق باشد  
چوں سمندر در آل نشستہ ما

پیش محبوب آشکارا بین  
قدر عالیت دل شکستہ ما

اے آشکارا! ہم عشق کی تلوار سے شہید  
ہو چکے ہیں اور اپنے جسم اور جان سے  
ہاتھ دھو بیٹھے ہیں۔

مجھے جب عشق کے اسرار کی آگاہی ہوئی تو  
میں نے تیسع اور زنا کو توڑ دیا۔

اے آشکارا! جب اس کے عشق نے  
دل کے دامن کو پکڑ لیا تو ہم بھی کمر باندھ  
کر اس کے لئے تیار ہو گئے۔

عشق ایک ایسی آگ ہے جو سب کو جلا  
دیتی ہے لیکن ہم اس کے دریاں میں  
سمندر کی طرح آرام سے بیٹھے ہوئے ہیں۔

اے آشکارا! دیکھو محبوب کے حضور میں  
ہمارے ٹوٹے ہوئے دل کی کتنی بڑی تڑپ!

۱۲، العشق ناز بھترق ما سوی اللہ و عشق ایسی آگ ہے جو اللہ کے سوائے سب  
کو جلا دیتی ہے ہر ایک جانب اشارہ ہے۔

## اردو ترجمہ

اے اللہ مجھ پر رحم فرما اور مجھے مادم  
و خودی کی قید سے آزاد کر۔

مجھے راز و مدت کی شراب پلاتا کہ میں تجھے  
پہچان سکوں۔

میں کہاں ہوں: میں کہاں ہوں: میں  
کہاں ہوں: دونوں جہانوں میں تو ہی  
تو ہے۔

تو جہاں بھی جلوہ نمائی فرمائے ہمیں بھی  
اپنے راز سے آگاہ فرمایا کر۔

اس مخفی راز سے آگاہ فرما کہ تو خالق  
دو جہاں ہے اور باقی ہر چیز تیری مخلوق۔

تو ظاہر اور باطن میں بالکل ایک ہی ہے  
ترے سوائے اور کچھ بھی نہیں ہے۔

تیری ذات پاک توصیف اور تعریف سے  
بلند اور بالاتر ہے دونوں جہاں کی  
فقط ایک لفظ کی سی ہے جس کا اصل معنی  
تو ہی ہے۔

خدا دندا تو بر من رسم فرما  
رہائی دہ مرا از قید من ما

ہنوشانی شراب از سرو مدت  
شناسم تا ترا ای بادشاہ

کجا یم من کجا یم من کجا یم  
تو نے موجود در عالم ہویدا

بہر جائے ظہور خود نمودہ  
و سر خویش ما را کن شناسا

کئی آگاہ زمان اسرار مخفی  
توئی الکوین خالق جملہ اشیا

توئی در عالم سرو باطن ہمہ یک  
بجز تو نیست دیگر هیچ گویا

منزہ ذات تو از وصف بیرون  
دو عالم صورت باشد تو منما



تربشے لاسکان واحد واحد  
بکثرت می نمائے خود بہرہ

جمال حسن راجوں می نمائی  
ز نے خرگاہ اندر دشت صحرا

کچوں رو برظہور آ در وہ تو  
بیک دم دو جہان گشتند پیدا

درخ برقع جو انگندی بیکار  
قد در عاشقان شور و غوغا

زستی عاشقان در رقص آئینہ  
زندانیں شہرہ انا الحق الا

گی آن کو کس سبائی بگویند  
گبی گویند آن ان ربک اعلا

ہمی گویند فی حسبہ سوی اللہ  
ہمی دانستہ این مستان مولا

تیرا کوئی مکان نہیں ہے اور تو بالکل  
ایک ہے لیکن اس کے باوجود تو ہر مقام  
پر بہت نظر آتا ہے۔

تو جب اپنے حسن کی غلہ نہائی کرتا ہے  
تو گویا دشت و بیابان میں خیمہ نصب  
کر دیتا ہے یعنی جھل میں شگل ہو جاتا ہے۔

تو نے جب ظہور فرماتے کا خیال کیا تو فوراً  
دونوں جہاں وجود میں آگئے۔

تو نے جب اپنے رونے اور رنے لقا بٹاٹ  
دیا تو عشاق میں شور اور جہان برہا ہو گیا۔

عشاق جب جذب اور مستی کے عالم میں  
وجد کرتے ہیں تو انا الحق کا نعرہ لگاتے ہیں۔

کبھی وہ سبحانی ما اعظم ثانی میں، کا تقارہ  
بیاتے ہیں اور کبھی "انار کیم الا علی" (۵)  
کا دعویٰ کرتے ہیں۔

وہ اللہ کے عشق میں ایسی باتیں کہتے ہیں  
جن کا تعلق غیر اللہ سے نہیں ہوتا اور یہ  
مستان مولیٰ یعنی عاشقان الہی اس  
راز کو بھی طرح سے جانتے ہیں۔

شوندہ آن گم چنان در ذات پاکت  
ندارند آن خبر از خود سراپا

کرمی گوید کہ می جوید کہ یا بد  
ز قطر ماند باقی عین دریا

بہمہ بی ہمہ وصف تو باشد  
دگر نبود توئی اسم و رسم

نباشد آشکارا در میان  
تو باشی در دو عالم ای خدا

راہ و نہاد و نہاد و نہاد  
مستند و نہاد و نہاد

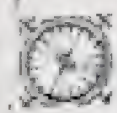
مستند و نہاد و نہاد  
مستند و نہاد و نہاد

وہ اپنے آپ کو تیری ذات پاک میں اس  
طرح مدغم کر دیتے ہیں کہ ان کو اپنے  
وجود کا علم ہی نہیں ہوتا۔

کون بول رہا ہے کون جستجو کر رہا ہے اور  
کون حاصل کر رہا ہے قطر وہ کہاں ہے  
یہاں تو دریا ہی تو رہا ہے۔

میرے تہی اے وصف تیری ہی ذات پاک  
کا ہے کہ تو سب کے ساتھ بھی ہے اور  
سب سے الگ تھلک بھی ہے۔ ترے  
سوائے اور کوئی نہیں ہے تو ہی تو ہے  
اسم بھی تو اور رسمی بھی تو ہے۔

میرے مولیٰ! آشکارا تو وجود ہی نہیں  
ہے۔ یہاں تو دونوں جہاں میں فقط تو  
ہی تو ہے۔





## اردو ترجمہ

○

بادشاہ خلعتی از عشق پوشانی مرا  
جرم از راه توحیدت خوشانی مرا  
بر در درگاہ عالی روز و شب من سائل  
کن ز لطف خویش دوزی دست افتانی مرا  
بر کسی گوید کہ دشوار است راه عاشقی،  
از توجہ خود کنی این راہ آسانی مرا  
صد ہزاراں طالبان باشند کہ یک ستم  
ہست در کوی تو کردن جاں قربانی مرا  
بدر ز نعمت کنی را ای تویی صاحب کرم  
از خیالات دیگر یک بار بر لانی مرا  
آشکارا چوں شد دل تو عشقش جاگیر  
خوشترین باشد ہم از تخت سلیمانی مرا  
اے شہنشاہ! مجھے عشق کے خلعت سے سزاوار  
فرما اور میخانہ توحید سے ایک گھونٹ پلا۔  
میں آپ کے آستان عالی پر دن رات  
سائل بن کر حاضر رہتا ہوں۔ اپنے لطف  
کرم سے مجھے کسی دن جذبہ بے خودی  
عطا فرما۔  
ہر شخص یہی کہتا ہے کہ عشق کا راستہ بڑا  
کھنٹن ہے۔ آپ اپنی توجہ سے اس راستہ  
کو میرے لئے آسان بنا دیجئے۔  
یہاں تو لاکھوں طالب آکر اکٹھے ہوئے  
ہیں۔ مرنے والے ہیں تو نہیں ہوں۔ ہم  
سب آپ کے کوچہ میں اپنی جان کی قربانی  
پیش کرنے کو حاضر ہوئے ہیں۔  
آپ کریم ہیں، میرا دل اپنی نعمت سے بھر  
دیجئے اور مجھے دیگر تمام تصورات اور  
خیالات سے رہائی عطا فرمائیے۔  
اے آشکارا حبیب اس کا عشق میرے دل  
میں جاگزیں ہو چکا ہے تو میرے لئے اس  
کے عشق کی دولت تخت سلیمانی سے بھی  
بڑھ کر ہے۔

## اردو ترجمہ

⑤

بشنو ای دل باتو گویم بلرط  
در طریق عشق گریہ و زاری  
یار را دیدم کہ از دست رفت  
زلف و چہ تیغ و تیغوں مارط  
اک سیر ہوئی مثال از دست  
درد مندان را دہد آزارط  
زلف بر رخ یار آویزاں شدہ  
تا بدیدن او دلم شد پارط  
خون می ریزند شقایق بدم  
آن نمی دل نیستہ دیگر کارط  
یار کے دل امیری بات سن میں مجھ سے کہی  
یار کہ چکا ہوں کہ عشق میں آنسو بہانا  
ضروری ہیں۔  
یار را دیدم کہ از دست رفت  
زلف و چہ تیغ و تیغوں مارط  
میں نے یار کو دیکھا تو میرا دل میرے ہاتھوں  
سے نکل کر یار کی ان زلفوں میں جا اٹکا  
جو سانپ کی طرح تیغ و تیغ ہیں۔  
میرے یار کے سیاہ بال اشد کی طرح ہیں  
اور عشاق کو بڑی تکلیف دیتے ہیں۔  
یار کے رخساروں پر زلفیں ٹپک رہی  
ہیں اور ان کے دیکھنے سے میرا دل  
ٹکڑے ٹکڑے ہو رہا ہے۔  
یار کی زلفیں ایک گھڑی کے اندر سیکڑوں  
مشتاقوں کو قتل کر دیتی ہیں۔ ان کو قتل کے  
سوائے اور کوئی کام ہی نہیں ہے۔



کی کٹم قہر زویدارستان  
چونکہ می بینم دران اسرار  
میں محبوب کے دیدار سے قہر کیسے کروں۔  
مجھے تو اس میں بے اسرار نظر آتے ہیں۔

لیکن از دیدن ہما جلوہ جمال  
عاشقان بدہند سر بردار  
اس کے حسن کا جلوہ دیکھتے ہی عشاق اپنے  
سر سونے کے پردے کو دیتے ہیں۔

زادہاں و عابدان و قاصدیاں  
می کنند از حسن او گفتار  
زاہد ہوں یا عابد ہوں یا قاصد ہوں  
سب اس کے حسن کی باتیں کرتے ہیں۔

چند می مانند بر قدش حبیبیں  
شہر یاران سرداران سرداران  
کئی بادشاہ سردار اور نواب اس کے  
قدموں پر اپنا سر رکھتے ہیں۔

صورت محبوب با حسن کمال  
شعلہ زن روشن بود چوں ناکمال  
محبوب کی صورت اپنے حسن کا ل کی وجہ  
سے اس قدر منور ہے اور ایسی چمک چمک  
رکھتی ہے جیسے آگ روشن ہو۔

عاشقان در درد عشقش مبتلا  
من نہ یک باشم ولی بسیار  
صورت میں ہی نہیں بلکہ بے شمار عشاق اس  
کے درد عشق میں مبتلا ہیں۔

درہ آنہک منہ پازا ہدا  
کرمی عشاقان بود پر حصار  
بے زاہد! تو عشاق کی لگی میں قدم نہ  
رکھ۔ ان کی لگی کانٹوں سے بھری ہوئی ہے۔

دین ما از دست رفتہ چوں کٹم  
در گلہ انداختم ز ناز  
میں کیا کروں، میرا دین میرے ہاتھوں سے  
چھوٹ گیا ہے کیونکہ میں نے اپنے گلے  
میں زنا رکھ ڈالا دیا ہے۔

شد دلم در بند گیسوی صم  
دام یازنجیب دامن تار  
میرادل محبوب کے بالوں میں مہا اٹکا  
ہے اور محبوب کے بالوں کا ہر تار مجھے

دام اور زنجیر معلوم ہوتا ہے۔  
محبوب کی راہ میں اپنی جان کی قربانی دینا  
پڑے گی کیونکہ فنا فی اللہ کے بغیر مجھے  
اور کوئی راستہ نظر نہیں آتا۔

چونکہ شاہان چنگ دستار کشن بید  
می زندہ آن بر زمین دستار  
جب بادشاہوں نے اس کے دستار کے  
پیش دیکھے تو اپنی پگڑیوں کو زمین پر رکھ دیا۔

اس کے پیش نے کئی بادشاہوں کو تاج و  
تخت سے دستبردار کر دیا۔ ایران کے  
بادشاہ خسرو اور کیتبار اور بلخ کے بادشاہ  
ابراہیم ادم اپنی بادشاہوں میں شامل ہیں۔

مجھے زمین سے آسمان تک اس کے نور کی  
تجلیات اور انوار نظر آتے ہیں۔  
دوست کا مسکن نار اور نور سے منور ہے  
اور ان کے شعلے درد دیوار سے باہر

پک رہے ہیں۔  
دوست نے اپنے فراق کا درد دے کر  
ہماری ساری قوت کو مفلوج کر دیا۔ اب  
ہم فراق کی طرح آسو بہا رہے ہیں۔

کبھی فراق ہے اور کبھی وصال کبھی کانٹوں  
کی خفش ہے اور کبھی پھولوں کی بہک۔  
گاہ اندر حبس گرگہ اندر وصال  
گاہ نیش خار گہ گلزار  
کبھی فراق ہے اور کبھی وصال کبھی کانٹوں  
کی خفش ہے اور کبھی پھولوں کی بہک۔



بر کجا تعریف عشق و دوست  
مجلسی ہی شد بر سر دلا

انگہ در خواست و در است از عیب  
ای خبر دلا شد شب سید لعل

از سبب بھری آنہا بیکسار  
دلا در روز و شب سید لعل

دست بخش پای کو با تہ زو جہد  
صد جو بھنوں ہست دل انگہ طاعت

خاشی بہتر ز چست دین گفتگو  
دردن بر ہر دولت سہار لعل

بھرمو جانوج شد من چون کہنم  
مید ہد از قفس خود اجاز لعل

ای سخن عشق سب از شاعر لعل  
کی خسان دانست این اشار لعل

آشکارا برد عسالی جناب  
می گذارا میں عمر چون بیمار لعل

جس لعل ہر دلا کے جس کا ذکر میں ہوا  
وہ مردوں کی لعل ہوتی ہے

جو سو کہے وہ بھر ہے دور ہوتا  
ہے اس رز کو دی جیتے ہی جوتا

کو جیتے ہی جیتے ہی جیتے  
بہ سارے جوتوں رات اور ہر وقت

گوش میں ہیں وہیں کہ ہوا لگتے  
ہے قرار میں ہست و ہست

مرن میں ہی وہ کے عالم میں لگتی  
اور ہاؤں میں اچھل رہے ہوں میری

طرح نیکو کون جھوس اور بھی ہیں جن کے  
دل جوج ہیں

انہی بامیں کرنے سے خاموشی بہتر ہے  
اور دونوں بھوں کو سی دینا چاہیے

لیکن میں کیا کروں۔ دریا میں زور و شور  
سے لہریں اچھ رہی ہیں اور دریا خود ہی

اپنے اندر دھن سے لے لے بھری لے لے ہے

عشق کا تابن میں شاعری نہیں ہے کم تر  
وگ ان اشار کو کہاں بھرتے ہیں

ہے آشکارا! اس بارگاہ مال کے دلا  
پر اپنی زندگی عاجزوں کی طرح گزار

عشق کا تابن میں شاعری نہیں ہے کم تر  
وگ ان اشار کو کہاں بھرتے ہیں

ہے آشکارا! اس بارگاہ مال کے دلا  
پر اپنی زندگی عاجزوں کی طرح گزار

عشق کا تابن میں شاعری نہیں ہے کم تر  
وگ ان اشار کو کہاں بھرتے ہیں

ہے آشکارا! اس بارگاہ مال کے دلا  
پر اپنی زندگی عاجزوں کی طرح گزار

عشق کا تابن میں شاعری نہیں ہے کم تر  
وگ ان اشار کو کہاں بھرتے ہیں

ہے آشکارا! اس بارگاہ مال کے دلا  
پر اپنی زندگی عاجزوں کی طرح گزار

عشق کا تابن میں شاعری نہیں ہے کم تر  
وگ ان اشار کو کہاں بھرتے ہیں

# اردو ترجمہ



ہمارے لیے محبت غریب اور بد کی  
دور بہت ہی طہر رہتا ہے

میرا دل اس کے شکیں میں  
تک اور پریشان ہے اب موسم

ہو جیتے کہ میری دیکر سننے دلا  
ہی درد کا بللا تھا

ہم نے سمجھا تھا کہ ہمارا ہر ہے دور  
ہے لیکر وہ تو ہم سے بہتر ہی رہتا ہے

مجھے یہ پتہ نہیں ہے کہ ہم آہ و زل کی کروں  
کرتے ہیں اور ہمارے دوست کو

ہماری آہ و زاری کیوں پسند آتی ہے

میرے دوست نے مجھے پکار کر کہا کہ  
اے آشکارا! تو نے تو ہمارے ہی ساء

عاطفت میں پرورش پالی ہے

عربی نے کئی شہ مارے مارے  
کہ بلا زور این پاسہ ملے

دل پر غم پریشان زل اشتیاقش  
زور دم شیردادہ دلا

بدستیم ماکن دلا در دست  
دلے نزدیک تر ہمارے

خوش آمد دست را میں لے رہا ہے  
خوش آمد دست را میں لے رہا ہے

خوش آمد دست را میں لے رہا ہے  
خوش آمد دست را میں لے رہا ہے

خوش آمد دست را میں لے رہا ہے  
خوش آمد دست را میں لے رہا ہے

خوش آمد دست را میں لے رہا ہے  
خوش آمد دست را میں لے رہا ہے

خوش آمد دست را میں لے رہا ہے  
خوش آمد دست را میں لے رہا ہے



## اردو ترجمہ

وہاں بٹنے ہوئے دل غریبے جلتے  
میں اور زخم خوردہ دلوں کی بڑی جستجو  
رہتی ہے۔ یہ دل بے قرار  
اسے دل بات و غدی دھندوں کی قید  
سے آزاد کی مثال کرنے کی کوشش کرے  
کیونکہ آزاد دلوں کو جلدی بارانی مثال  
ہو جاتی ہے۔

وہ دل کتا اچھا اور خوش قسمت ہے جو  
یار کی دلوں کے کام میں بھٹن ہائے  
کر کے یار اپنی زخموں کی زخیر میں بکھے  
ہوئے دلوں کو اپنے ہی ساتھ رکھنے میں  
حاصل سے کنہ کنہ کسلے اور مرست  
اور دیرانہ ہر ماہیگر کہ یار ایسے آشنے  
دل عاشق کو پیاسے ہفت آغوش میں  
ٹپتے ہیں۔ یہ دل عاشق  
عشق غمزہ کی گواہ سے شہید ہو گئے  
کیونکہ آشکار یعنی وہ محبوب جتنی اور  
انہی ایسے ہی عاشق کو کہہ سکتا ہے  
جن کے دل ٹوٹے ہوئے زخم خوردہ  
اور تنہا غمزہ سے شہید ہو چکے ہوں۔

## چند اشعار

بھی خرم و زار ہنما شکستہ دلہارا  
بسی زخمی ہر شے غمناک دلہارا  
دلہا بکری تو آزادگی ز قید تہبان  
دہشتہ قربت بیکبار سے دلہارا  
خوش آن دل شکستہ کو زلفت بار آور  
نہست باخوردگی سوسے دلہارا  
گندہ فکل کنی شکستہ ہشتن دلہارا  
کہ در کن رنگیر ہر شے دلہارا  
ز تیغ غمزہ شہیدان شکستہ عشاق  
کہ شکستہ رشتہ داشت شکستہ دلہارا



## چند اشعار

بہشت افتادہ ام سن سالہا  
نالہا و تالہا و تالہا  
عمر بگذشت مانہ من شکستہ  
نہا بیکبار سے زخم چر سالہا  
عمر بگذشت مانہ من شکستہ  
نہا بیکبار سے زخم چر سالہا  
عمر بگذشت مانہ من شکستہ  
نہا بیکبار سے زخم چر سالہا

کہا در نصیر کہ گریم ہے  
آشکارا چہ چہ چہ چہ



## اردو ترجمہ

میں سالہا سال سے آپ کے دروازہ  
پر ہڑا ہوں۔ زخم ہوں۔ زخم ہوں۔  
ہوں اور مسلسل روتا رہا ہوں۔  
میری پوری زندگی تشنگی میں گزری  
میں کتنی کتنی بار ہوں چلے  
میں سے دل میں اسی طرح داف ہونے  
میں سے گل ہونے میں۔  
میں قرآن میں کھول کر دل دیکھتا ہوں  
میں کہ کب تک یہ درد ہونے سے لے  
بعض خوب ہوتے۔

اس کا شکر اچھا حال ہے کہ  
بھی بہت اور سستی کے عالم میں  
کہ ہوں وہی ہوتا ہوں۔



## اردو ترجمہ

○

کیا تجھے پتہ ہے کہ جس نے اپنے آپ کو  
پہچانا، اس نے خدا کو حاصل کر لیا۔

اس نے حق کے سوائے اور کچھ نہیں دیکھا  
اور نہ مادہ من کے حجاب کو جلا کر خاک کر دیا۔

اپنا تعلق کرنے کے لئے انسانی صورت  
میں جلوہ گر ہو کر خاکی پیرہن پہن لیا۔

کبھی یوسف کا روپ دھار لیا اور کبھی  
زلیخا کا اور تل و دمن راہ کو حیرت میں  
ڈال دیا۔

یکام بینی اپنے آپ کو جاننا اور پہچانا  
لٹھ اور پاؤں (ظاہری اعضا یا ماڈ)  
کی قوت اور گرفت سے باہر ہے۔ یہ  
روح کا کام ہے۔

اے آشکار! اس اذلی اور ابدی حقیقت  
کو حاصل کر اور دار و درین کی زینت بن جا۔

آنکھیں کہ شناخت خویش را  
دال کہ بیافت ذوالمن را

جز حق ندید هیچ غیری  
اور سوخته پرده ماد من را

انسان شدہ زبیر عرفان  
پوشیدہ ز خاک پیرہن را

گروہ گشت گہ زلیخا  
حبس ان نمودن دمن را

ایں کار دوست و پائی بیرون  
دانستن و ہم شناختن را

دریاب خیال آشکارا  
آرای بدار آن رسن را

## اردو ترجمہ

①

میں کہاں ہوں میں کہاں ہوں میں کہاں  
ہوں (یعنی میں نہیں ہوں) جو کچھ بھی  
ہو یا کچھ بھی نہیں ہے (یعنی نظر آئے یا  
نہ آئے) وہ سب خدا ہی ہے۔

کوئی ذرہ اس کے جلوہ سے خالی نہیں  
ہے۔ آنکھیں کھول کر دیکھو تجھے ہر چیز  
میں وہی بادشاہ جلوہ گر نظر آئے گا۔

کبھی کوئی روپ اختیار کر لیتا ہے اور  
کبھی کوئی بھی روپ اختیار نہیں کرتا اور  
کبھی مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی صورت  
میں جلوہ گر ہوتا ہے۔

پھر اپنے رخ الوہ پر نقاب ڈال دیا۔  
اور پھر علی المرتضیٰ کی صورت میں ظہور  
فرمایا۔

کبھی حسن، حسین اور فاطمہ (صلوات اللہ  
علیہم اجمعین) بن کر کم کر رہے ہوں کہ  
راہ دکھاتا ہے۔

اپنے آپ کو ہر لباس میں پیش کرتا ہے۔  
اے آشکار! تو شاہ بخند کے پاؤں  
کی خاک بن جا۔

من کجا یم من کجا یم من کجا  
ہرچہ بہت و نیست مجلہ آن خدا

ذرہ خالی بناست غیر او  
چشم بکشا بین کہ در ہر بادشا

گاہ بی صورت گوی با صورت است  
گاہ می آید بہ مطلبہ مصطفیٰ

پر وہ زیر افکنده پیش روی خود  
باز ظاہر شد بصورت مرتضیٰ

گاہ حسن و گاہ حسین و فاطمہ  
گشت ہادی گسردن را رہنما

خویش را در ہر لباسی آو کو  
آشکار است شہ بخند را خاکیا

اپنے آپ کو ہر لباس میں پیش کرتا ہے۔  
اے آشکار! تو شاہ بخند کے پاؤں



## اردو ترجمہ

بندہ کی کمر بستہ دیرہ راکشا  
اور بکرمین گشت جسدہ فنا  
یہی حق ہی حق اور وہی دونوں جہاں  
میں جلوہ نمایاں کرتا رہتا ہے نہ فنا  
نہ بقا بلکہ وہی ہے جو ہے  
بظاہر تو وہ آدم کے لباس میں جلوہ فنا  
ہو کر آیا لیکن ہے وہی اصل ہے نظر و  
بے ہرمل اور ہر جگہ اس کا ظہور ہے۔

آدم و نوح و مریم اور عیسیٰ کو دیکھو  
سب اسی ایک ہی ذات پاک سے پیدا  
ہوئے ہیں۔

وہ نہ بچتا اور اس کے ایک ہونے پر یقین  
کر لیا۔ بندہ بھی وہ خودی ہے اور آقا  
بھی خود ہی ہے۔

اے آشکارا! ماسوائے اللہ کے وجود کا  
کبھی گمان بھی نہ کرنا۔ حیر کہاں ہے وہ  
ترسب کچھ خود ہی ہے۔

## اردو ترجمہ

کہہ گئے یا کہہ نہ یاد آؤ شش ما  
ای رومی گنگو خورشتر خاش ما  
بندہ ام و خواجہ ام یارم بندہ نواز  
کی گنگم بستہ کی طفقہ اور گمشش ما  
بندہ نوازی خوشہ ہر سمان خواجگی  
خواجہ نوازی نہ بستہ بندگی پوش ما  
اس نے میرے دل کو بارہ وصفت سے  
اس قدر بھر دیا ہے کہ اب میرے منہ  
میں مروجوں پر مروجیں اٹھ رہی ہیں۔  
میں نے اپنا قبیلہ پہچان لیا۔ میرے یار  
کے ابرو میری سجدہ گاہ ہیں۔ اولیٰ  
نے میں نے کعبہ اور بیت خانہ دونوں کو  
بھلا دیا۔

اے آشکارا! جب اس کے عشق نے  
میرے دل میں اپنے خیمے نصب کئے تو  
اس کے حسن نے میرا دین میرا دل اور  
میرا ہوش مجھ سے چھین لیا۔



## اردو ترجمہ

میں نے زہدِ علم اور تقویٰ دے کر عشق  
لے لیا اور جب حسن معنی دیکھا تو دل کی  
تختی سے حرور کو دھوکہ مٹا دیا۔

تو جب بندہ پر محبت کے ساتھ عالمِ وحدت  
میں رسائی حاصل کرے گا تو تجھے اچھا  
اور بڑا ایک ہی جیسا نظر آئے گا۔

میں نے جب سے ساقی کے انھوں شراب  
ناب کا ایک گھونٹ پی لیا ہے اس وقت  
سے تجھے نہ دنیا کا پتہ ہے اور نہ تجھی کا۔

ہر شخص کے چہرہ میں اس کی ذات کے  
ابرار موجود ہیں۔ اگر تو غور کرے گا تو  
تجھے اسی کی ذات نظر آئے گی۔

الف نے ہمارے پاس کے قد و بالا کی  
صورت اختیار کی ہے اور وہ عید اللہ  
میں گیا ہے (ی) اے آشکار! آ اور  
اللہ تعالیٰ کی کارگیری دیکھ۔

(۲) الف ثابت مرگان کر رہی کہتے ہیں اور نگاہ کر بھی۔

مہل کردہ ام پر عشق زہد و علم و تقویٰ  
مردانہ زوج دل شہرہ چودہ م حسن معنی

کچھوں با جذبہ الفت کی در عالم وحدت  
پس اگر در نظر یکسان بینی زشت و زیارا

نوشیدم دوست ساقی یک جرعه می خالص  
میدانیم دنیا را فراموشیم عقبارا

لہذا من ہر کسی با شد ہر امر اسنی او  
اگر تحقیق میدانی بر بینی ذات مولارا

الف قامت کز یار داشت اللہ صورت شد  
بیای آشکارا بین بصفت بیتالارا



## اردو ترجمہ

میں نے محبت و شہدائت  
بنام تو کیا اور غور و سلام  
کے درخت سے غار سے ہو گیا۔

تو کون کے ساتھ رہ کر دل پریشان ہو  
جائے اور جب تو ساتھ ہو تو  
دل کو قرآن پا کر ہے۔

اے میرے محبوب! تجھے نہ دیکھنے  
سے اور نہ جھٹلنے سے میرا غش و غریب  
ساتھ ہے اور قوی میرا مطلب اور  
مقصود ہے۔

میری قسمت میں دیرانہ کلمہ دیا ہے اور  
یہی میرا انجام ہے۔

آشکار در دو علم کی درجہ سے پاسا  
ہے اس کا جام شراب وحدت چکری۔

دیکھو عشقت شہدائت  
رفتہ ام از غرور از اسلام

دل پریشان مشربانہ خلسہ  
ان مگر باشد جو آرام

در دو عالم نیست ملا مقصود  
کار ما با تو تو با شے کام

در خرابات نصیبم کردہ  
اس چہنیں افتادہ است انجام

شہدائت شہدائت شکار از دو علم  
پر کنی از می وحدت جہل نام

میں نے محبت و شہدائت  
بنام تو کیا اور غور و سلام

تو کون کے ساتھ رہ کر دل پریشان ہو  
جائے اور جب تو ساتھ ہو تو  
دل کو قرآن پا کر ہے۔



○

## از دو ترجمہ

ہم سے ایک چیز دہریہ کی آگنی ابدہ  
دو چیز ہیں میں تھوڑے پر ہو گئی

تو حرفت کی اپنے تصور میں سے ایک  
الف سے معنی کے چکر میں جھپٹ گیا

جو شخص اپنی اسلیت سے آگاہ ہے ہی  
اس میں سے کام لے کر ہو سکتا ہے

تو آئینہ ہے اور وہ دیکھتا ہے تمام  
میں نظر آتا ہے اور آئینہ اس لئے ہوتا  
ہے کہ اس میں صورت دیکھی جائے

انسان حرفت ہے اور معنی اللہ اس  
لئے کہ چاہنے کے بعد شاید تو اس میں سچی  
یا حرفت یا معنی ہی جائے

وہ ہے دہریہ میں آنے کا معاملہ تو  
نہاں ہے لیکن دہریہ میں آنا اسی  
کے منشاء سے ہے

نہاں چیزیں مشابہ ایک چیز پیدا  
کہ اوپر ہر دو عالم مشابہ ہو گیا

فراہ حرفت ہی باید تصور  
لہذا ایک الف مد حرفت معنا

ہر ان کو اصل خود را می شناسد  
شود آگاہ از ازل معنی

تو آئینہ اور آئینہ آرای  
کہ آئینہ ہاں شد روی بنا

خدا انسان حرفت معنی ہست اللہ  
مگر ہائے ازین اسم سما

زناں دون پر دون آشکارا  
میں دون ہر دانی ز مولا

⊗

○

## از دو ترجمہ

ہم وہ ہم فرق شدہ حرفت پا پا  
نہاں ہر دو عالم مشابہ ہو گیا

ماہم گشت چوں غنیمت دست  
ایں غنیمت شرفی کی دل کی

گر کہ از غنیمت بیان کند شب  
روان از شادی با شادی نشان

اُن شرب چو شرب میز غنیمت  
شد زہر زہر شرب زہر گردان

آتشکار از خود بر فرق لغو و انا حق زود  
علم منوری بر آدین درین ابرو

دلورہ اور مہنگا مرہ پا کر دیا ہے اور  
اس کے پوجش اور پُر زور جذبہ

عشق نے میرے دماغ کو چکرا دیا ہے  
آتشکار نے خود ہو کر انا حق کا نورا

بلند کیا اور منوری علم ہمیں کھینچ کر اس  
مقام پر سے آیا

⊗



## اردو ترجمہ

یک روز بودم من بخدمت مصطفیٰ  
سرور کو میں آل خیر اللہ را  
ایں چنین منہ بودار از کرم  
جز بر خصرت پیر عبدالحق میا  
از گروه خاص اورا کرده ام  
جلوہ فیضش بردم مہم جا بجا  
میں ایک روز حضور پر نور محمد مصطفیٰ  
احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور اقدس  
میں حاضر تھا وہی جو دونوں جہاں کے  
سردار اور تمام مخلوق سے برگزیدہ ہیں۔  
حضور نے بڑی شفقت اور مہربانی سے  
ارشاد فرمایا کہ اپنے پیر طریقت شیخ  
عبدالحق کی اجازت کے بغیر ہمارے حضور  
میں مت آیا کر۔

ہم نے تیرے پیر و مرشد کو اپنے  
برگزیدہ اور خاص الخاص لوگوں کی  
جماعت میں شامل کر دیا ہے اور اس  
کافیض ہر جگہ جاری و ساری ہے۔  
ہمارے پیر طریقت کی شان و شوکت  
بہت ہی بلند ہے۔ ایسا بلند مرتبہ انسان  
اس دنیا میں کوئی نہیں ہے۔

اے آشکارا تو اپنے پیر و مرشد کے  
پاؤں کی خاک بن جلد تاکہ اس کی فائز  
سے تو بادشاہی کے رتبہ تک پہنچ سکے۔

## اردو ترجمہ

میں ہر طرف سے بیزار ہوں۔ زہاد ہمارا  
حال کیا جانے۔ میں حرف اور نحو کی منزل  
سے بہت آگے جا چکا ہوں۔ زہاد ہمارا  
حال کیا جانے۔  
شراب کا گھونٹ بھی پی چکا ہوں اور  
بقا باللہ کا غلت بھی زیب تن کر چکا  
ہوں۔ جذب اور سرستی سے جوش میں بھی  
آیا ہوں اور ریاضت اور مجاہدے سے  
نفس اتارہ پر قابو بھی پا چکا ہوں۔

زہاد ہمارا حال کیا جانے۔  
درد اور غم سے حیرت زدہ ہوں۔ دنیا اور  
عقبیٰ سے لاتعلقی ہوں۔ دیوانہ ہوں۔  
مستانہ ہوں زہاد ہمارا حال کیا جانے۔  
کفر اور دین کے مرحلوں سے گزر چکا  
ہوں۔ دل کو محبوب کی زلفوں میں قید  
کر چکا ہوں۔ پریشان حال ہوں اور  
زخم خوردہ دل رکھتا ہوں۔ زہاد ہمارا  
حال کیا جانے۔



از دریا سر چیدام بحر را شویده ام  
جونیہام بونیہام ز اہ چہ داند حال ما

لی خوا جام لی بندہ ام بحر عشق تا دریدہ ام  
خون روان از دیدہ ام تا ہر چہ داند حال ما

در چنگ پلنگ اعتادہ ام خود را بدہش را وہ ام  
از دو جہان از وہ ام ز اہ چہ داند حال ما

راہ حقیقت یا فتم خود را چو مجنون ساختم  
سر را درین را با ختم ز اہ چہ داند حال ما

جزیرا کن از وہ ام افسردہ ام پر مردہ ام  
فی زندہ ام فی مردہ ام ز اہ چہ داند حال ما

میں شیش کے پتوں میں جکڑا ہوا ہوں اور  
اپنے آپ کو اس کے منہ میں ڈال چکا

ہوں۔ دونوں جہاں سے آزاد ہو چکا  
ہوں۔ زائد ہمارا حال کیا جانے۔

میں نے اصل حقیقت کا راستہ پایا۔ اپنے  
آپ کو مجنون بنایا اور اپنا سراہی مسک

میں قربان کر دیا۔ زائد ہمارا حال کیا جانے۔

یار کے بغیر دکھی ہوں۔ ملول ہوں اور  
دل گرفتہ ہوں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے گویا

نہ زندہ میں ہوں نہ مردوں میں۔  
زائد ہمارا حال کیا جانے۔

خود را بینا ز کشتہ تا بحر و از می چشم  
از جام آن مستی خوشم ز اہ چہ داند حال ما

از خانقہ از مدر سر سیم از ہر دوسو سہ  
جز عشق دیگر حادثہ ز اہ چہ داند حال ما

شد قوت ناؤ نوش تا ماند کیا این ہوش ما  
با خم زمی مد ہوش تا ز اہ چہ داند حال ما

چوں خدمت ہمارا شد مرثیہ ادب پر داز شد  
از عشق این آواز شد ز اہ چہ داند حال ما

ہم تالقاہ سے مدر نہ سے اور ہر قسم کے  
دوسو سہ سے آزاد ہو چکے ہیں۔ عشق کے نیز

ہر چیز رنج اور مصیبت ہے۔ زائد ہمارا  
حال کیا جانے۔

ہماری خوراک نعمت اور شراب ہے ہوش  
دختر و مفقود ہو چکے ہیں اور ہم شراب

سے مد ہوش رہتے ہیں۔ زائد ہمارا  
حال کیا جانے۔

حب و محبت میری ہمارا درد مساز بن  
گئی تو ادب و تادیب کا بچھی پرواز

کر گیا اور عشق نے پکار کر کہا کہ زائد  
ہمارا حال کیا جانے۔

میں خیال کرتا ہوں کہ اپنے آپ کو میخانہ  
مک پہنچاؤں اور شراب کا ایک ٹھونٹ

پیاؤں۔ مجھے جام شراب سے حاصل ہونے  
والی مستی ہی اچھی لگتی ہے۔ زائد ہمارا

حال کیا جانے۔



میں خود حیران شدم اگر ان کے ہاں شدم  
 فی دن شدم لیکن شدم نہ ہاں نہ حال ما  
 میں اپنے حسن سے حیران ہوں غم و  
 اندوہ سے روتا رہتا ہوں اور عشق کی  
 آگ میں جل کر کھاپ ہو چکا ہوں نہ  
 ادھر کا رہے ہوں نہ ادھر کا رہے ہوں  
 زائد ہمارا حال کیا جانے

میں غم و غصہ میں مبتلا ہوں تو دل پر کوئی  
 اثر نہیں ہوتا یہ شاید میں لا مقرب ہو  
 گیا ہوں۔ زائد ہمارا حال کیا جانے۔  
 میں غم و غصہ میں مبتلا ہوں تو دل پر کوئی  
 اثر نہیں ہوتا یہ شاید میں لا مقرب ہو  
 گیا ہوں۔ زائد ہمارا حال کیا جانے۔  
 میں غم و غصہ میں مبتلا ہوں تو دل پر کوئی  
 اثر نہیں ہوتا یہ شاید میں لا مقرب ہو  
 گیا ہوں۔ زائد ہمارا حال کیا جانے۔

میں حضور پر نور محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ  
 علیہ وسلم کا غلام ہوں اور حضرت علی المرتضیٰ  
 کرم اللہ وجہہ کا بھی نوکر ہوں اور آل  
 عباس و حضرت فاطمہ و حضرت علی و حضرت حسن  
 و حضرت حسین و صلوات اللہ علیہم اجمعین  
 کا طالب ہوں۔ زائد ہمارا حال کیا جانے۔

گر کاظم یا محمد مگر نیک یا شمس یا  
 مازید اسن او شدم نہ ہاں نہ حال ما  
 میں اپنے حسن سے حیران ہوں غم و  
 اندوہ سے روتا رہتا ہوں اور عشق کی  
 آگ میں جل کر کھاپ ہو چکا ہوں نہ  
 ادھر کا رہے ہوں نہ ادھر کا رہے ہوں  
 زائد ہمارا حال کیا جانے

میں غم و غصہ میں مبتلا ہوں تو دل پر کوئی  
 اثر نہیں ہوتا یہ شاید میں لا مقرب ہو  
 گیا ہوں۔ زائد ہمارا حال کیا جانے۔  
 میں غم و غصہ میں مبتلا ہوں تو دل پر کوئی  
 اثر نہیں ہوتا یہ شاید میں لا مقرب ہو  
 گیا ہوں۔ زائد ہمارا حال کیا جانے۔  
 میں غم و غصہ میں مبتلا ہوں تو دل پر کوئی  
 اثر نہیں ہوتا یہ شاید میں لا مقرب ہو  
 گیا ہوں۔ زائد ہمارا حال کیا جانے۔

میں حضور پر نور محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ  
 علیہ وسلم کا غلام ہوں اور حضرت علی المرتضیٰ  
 کرم اللہ وجہہ کا بھی نوکر ہوں اور آل  
 عباس و حضرت فاطمہ و حضرت علی و حضرت حسن  
 و حضرت حسین و صلوات اللہ علیہم اجمعین  
 کا طالب ہوں۔ زائد ہمارا حال کیا جانے۔

میں کافر ہوں یا محمد یا محمد یا ہوں یا ہوا  
 کچھ بھی ہوں اور کیا کچھ بھی ہوں لیکن میں  
 ان حضور پر نور اور آل عباس کے درمیان  
 میں پناہ لے چکا ہوں۔ زائد ہمارا  
 حال کیا جانے۔

میں کاغذ ہوں یا کاغذ یا کاغذ یا ہوں  
 یا بے کس کچھ بھی ہوں اور کیا کچھ بھی ہوں  
 لیکن ان کے بارگاہ عالی شکرت رسائی  
 رکھتا ہوں۔ زائد ہمارا حال کیا جانے۔

مجھے میرے ہر ظرفیت کے برابر خدا فرمایا  
 ہے کہ ہر جگہ اور ہر مقام پر اس ذات پاک  
 کا ظہور دیکھا کر اور دراصل راہ ضلالت  
 ہے۔ زائد ہمارا حال کیا جانے۔

اے آشکار! اپنے لبوں پر ہر لگاؤ  
 اور ایسی باتیں نہ کر اور منصور کی کاوغوی  
 ترک کر یعنی منصور کی طرح نفی نہ لگا۔  
 زائد ہمارا حال کیا جانے۔



## اردو ترجمہ

اے عاشق سرت با آنکھیں کھول کر دیکھ۔  
یار کے حسن کا جلوہ ہر جگہ نظر آتا ہے۔

یار ہزار شکلیں اختیار کر کے ظہور پذیر  
ہو رہا ہے اور ہر مقام پر جلوہ دکھاتا  
رہا ہے۔

یار نے اپنا حسن دیکھنے کے لئے ایک  
آئینہ بنایا۔ اس آئینہ کا نام آدم اور حوا ہے۔

یار نے جب ایک بار اپنا حسن دیکھ لیا۔  
تو آپ ہی اپنا عاشق بن گیا۔

کوئی بھی ذرہ دیکھو تو سورج کا تصور  
کر دو کیونکہ ہر ذرہ میں سورج ہی کا جلوہ  
دکھائی دیتا ہے۔

یار کبھی رکوع یا سجود میں ہوتا ہے اور  
کبھی رند سرت بن جاتا ہے۔

وحدت سے کثرت ظاہر ہوتی ہے،  
اور کثرت سے وحدت۔

ای عاشق سرت دیدہ بکشا  
شد جلوہ حسن یار ہر جا نہ

آمد بصد ہزار صورت

او کر دہیہر مکان تماشا

آئینہ برای دیدنی ساخت

نام آئینہ آدم سرت و حوا

چلے نمود حسن خود را

خود بخود و البرست و شیدا

ہر ذرہ میں بغیر خورشید

در ذرہ ذرہ نہر پیدا

گاہی بکعب و سجود آمد

گلے بہ ہمار گشت رعنا

از وحدت کثرت آشکارا

و کثرت وحدت پیدا

## اردو ترجمہ

شوریدہ احوال ما پر سی چہ از ما قاصیا  
ہر کس نہ اند مال ما پر سی چہ از ما قاصیا

از یار دو افتادہ ام سر پرش نہادہ ام

استادہ ام افتادہ ام پر سی چہ از ما قاصیا

در محلات طاق شد مجروح دل شاد شد

مدال از عشاق شد پر سی چہ از ما قاصیا

بندہ گنہگاریم مافی کہ بد کاریم ما

از جلوہ بزاریم ما پر سی چہ از ما قاصیا

گردن کنارش بودہ ام لیل نہادہ اسودہ ام

اندیش فرسودہ ام پر سی چہ از ما قاصیا

بندے میں اور ہر چیز سے بزرگ ہوں

سچے ہوں۔

اے قاضی صاحب! ہم سے کیا پوچھتے ہو۔

آپ کو تو پتہ ہے کہ ہم گنہگار اور بدکار

ہیں۔

اے قاضی صاحب! ہم سے کیا پوچھتے ہو۔

میں جب یار کی آغوش میں ہوں تو

گردن مات خورش اور طعن رہتا ہوں۔

اے قاضی صاحب! ہم سے کیا پوچھتے ہو۔

میں جب یار کی آغوش میں ہوں تو

گردن مات خورش اور طعن رہتا ہوں۔



تقری دلا حیت کار تو ز پیریا ہم یار تو  
از عشق کردی خار تو برسی چه از ما قاضیا  
تیس جلیل تر اہم عشق می باید مرا  
منع از محبت کسی چرا برسی چه از ما قاضیا  
دیدی کہ بار بار کشته کردہ چنان او خواستہ  
ہم زین نصیہ ساختہ برسی چه از ما قاضیا  
کارم بخش و نای شد اندر دم ہو طوی شد  
از عشق بس غفای شہری چه از ما قاضیا  
از عشق نافر و ختم ہزد و مہسلہ سو ختم  
دیگر سبق نام ختم برسی چه از ما قاضیا  
لیکن اب اس کے غم میں کہلا گیا ہوں۔  
اے قاضی صاحب! ہم سے کیا پوچھتے ہو۔  
تقری اور طاعت بھی آپ کا کام ہے اور  
زہر اور سہا بھی آپ ہی کے ساتھ ہے۔  
آپ کو بار کے عشق سے شرم آتی ہے۔  
اے قاضی صاحب! ہم سے کیا پوچھتے ہو۔  
تیسج اور تہیل ر ذکر آپ کے لئے ہے  
اور عشق میرے لئے، پھر آپ مجھے عشق سے  
منع کیوں کہتے ہیں۔  
اے قاضی صاحب! ہم سے کیا پوچھتے ہو۔  
جو درد ہم رکھتے ہیں اس نے ہمارے  
ساتھ دی کیا چرا اس نے خود جا بڑھل  
ہماری قسمت میں بھی لکھا تھا۔  
اے قاضی صاحب! ہم سے کیا پوچھتے ہو۔  
میرا کام شراب اور سہا ہے میرے دل  
میں طوفان برپا ہے اور میرے عشق نے  
ایک ہنگامہ کھڑا کر دیا ہے۔  
اے قاضی صاحب! ہم سے کیا پوچھتے ہو۔  
میں نے عشق کی آگ جلائی اور درد عشق کے  
سوائے ہر چیز کو جلا کر خاکستر کر دیا میں  
نے اس کے علاوہ اور کوئی سبق پڑھا  
ہی نہیں ہے۔

بجز عشق نمود کار ما از دست شایستہ را  
از کفر و دین بیزار ما برسی چه از ما قاضیا  
بیزاری از دینداریم زین کار استغفار ہم  
دین از دل اقرار ہم برسی چه از ما قاضیا  
دیگر فی جویم ما جنیم بھی گونیم ما  
ہر دفری شویم ما برسی چه از ما قاضیا  
از عشق شورا غنیمت و ز غیر دیدہ دو ختم  
بیا این و آن نام ختم برسی چه از ما قاضیا  
سب سے ز قلم عشق ترناگر رسیدہ او بر  
کہ وہ ہزار ہزار بر برسی چه از ما قاضیا  
اس سے قاضی صاحب! ہم سے کیا پوچھتے ہو۔  
ہم نے اپنے عشق سے ہنگامہ برپا کر دیا ہے  
اور غیر کی طرف سے آنکھیں بند کر لی ہیں اور  
اس سے تعلق رکھنا اُسی سے۔  
اے قاضی صاحب! ہم سے کیا پوچھتے ہو۔  
عشق کے سمندر سے ایک موج اُٹھی اور  
اچانک سر پر پہنچا کہ ہمیں زیر و زبر کر گئی

اے قاضی صاحب! ہم سے کیا پوچھتے ہو۔  
عشق کے علاوہ مجھے اور کوئی کام نہیں  
ہے۔ عشق کے علاوہ کسی اور چیز کی طرف  
توجہ دینا میرے اختیار ہی میں نہیں ہے۔  
میں کفر اور دین سے بیزار ہو چکا ہوں۔  
اے قاضی صاحب! ہم سے کیا پوچھتے ہو۔  
میں دینداری سے بیزار ہوں اور  
میں دینداری سے توبہ کر چکا ہوں میں  
نے زور اول میں اُلت برکلم کے جواب  
میں ملی کہہ کر حرا قرار کیا تھا میں اس  
پر قائم ہوں۔  
اے قاضی صاحب! ہم سے کیا پوچھتے ہو۔  
ہم تو بس ایک ہنگامہ کے طلبکار ہیں۔ ہمیں  
کسی دوسرے کی تلاش نہیں ہے۔ ہم نے  
تو تمام دفتر دھو ڈالے ہیں۔  
اے قاضی صاحب! ہم سے کیا پوچھتے ہو۔  
ہم نے اپنے عشق سے ہنگامہ برپا کر دیا ہے  
اور غیر کی طرف سے آنکھیں بند کر لی ہیں اور  
اس سے تعلق رکھنا اُسی سے۔  
اے قاضی صاحب! ہم سے کیا پوچھتے ہو۔  
عشق کے سمندر سے ایک موج اُٹھی اور  
اچانک سر پر پہنچا کہ ہمیں زیر و زبر کر گئی



آدم کہا شیطان کہا مانا کہا نادان کہا  
کفری کہا ایمان کہا پرسی چہ ادا قاسیا

ایں جملہ موجودات اولیٰ تم صفات ذات اور  
وہ ہر جہد و محنت اور پرسی چہ ادا قاسیا

اں یک نشانی کنایہ ہا و ا بجا می کند  
کان باز غوغا می کند پرسی چہ ادا قاسیا

در مشق و کوشش و کوشش و کوشش  
اول انکار اہم دست پرسی چہ ادا قاسیا

اسے قاضی صاحب ہم سے کیا پوچھتے  
ہو آدم کہاں ہے شیطان کہاں ہے

دانا کہاں ہے نادان کہاں ہے کفر کہاں  
ہے اور ایمان کہاں ہے

اسے قاضی صاحب ہم سے کیا پوچھتے ہو  
اس کائنات کی کجی بھی چیز دیکھو وہ

وہ اصل خود وہی ہے اور ہر چیز اسی  
کی ذات کی صفت ہے اور ہر جہد و محنت

ہر طبع ہر رنگ اور ہر مقام میں وہی ہے  
اسے قاضی صاحب ہم سے کیا پوچھتے ہو

وہ قریب ہی دانا ہے جو ہر جگہ ہوں  
اور دانا ہی ملو گر جہد و محنت اور

ایک ہنگامہ سا رہا کر کہتا ہے  
اسے قاضی صاحب ہم سے کیا پوچھتے ہو

ہو دانا نے عشق کا وہ دماغ کھول دیا  
ہے اور خود ہی خود نالی کر کے اپنے

جوتے بکھیر رہا ہے اگر غور سے دیکھو  
کے تو وہ آشکارا ہیں ہی نظر آئے گا

آدم

اردو ترجمہ

مجھے روز و رات کی مصیبت میں ڈال کر کیوں  
پریشان کیا ہے اور کیوں ہرجوں کے  
درمیان پھینک کر مجھے ان میں الجھا دیا ہے

موج پر موج آئی اور میرے جسم اور روح کو  
بھا کر لے گئی مجھے دریائے کنارہ سے کھینچ  
کر گھنیر کے پتھر میں کیوں ڈبو دیا

کشتی ٹوٹ گئی اور تختہ تخت کے ساتھ نہیں  
بچا آخر اس قدر طوفان اور ہلکا کر دیا  
کہ کے لیے بے قرار اور بے آرام کر دیا ہے

میری آنکھوں کا آنکھوں سے خون کے آنسو  
پھلک رہے ہیں مجھے اتنا سرگرم اور  
آنسو بہانے پر مجبور کیوں کر دیا ہے

آشکارہ کے بے قرار دل کو قرار نہیں ہے  
آخر قلعے کی تاب کی طرح کیوں بگڑا  
رہا ہے

وہ بھائی درد و غم بیتاب چون کر دی مرا  
درمیان امواج پرتاب چون کر دی مرا

موج پر موج آمدہ ایں جسم و جان در کشیدہ  
از کنارہ فرق در گداز چون کر دی مرا

بہر شکستگی سفینہ غمت از تحت نماند  
وہ شکست بخورد و خواب چون کر دی مرا

از دور و دہر و دندان آبے میں سپکند  
بلکہ سرگردان در شور آب چون کر دی مرا

دل پریشان آشکارا رانی آید قرار  
بہر قراری بجز آن کتاب چون کر دی مرا

آشکارہ کے بے قرار دل کو قرار نہیں ہے  
آخر قلعے کی تاب کی طرح کیوں بگڑا  
رہا ہے



# اردو ترجمہ



میں شہم از ندیق طہرہ مسلمان کیا  
کفر و ایمان شد کہا و شد کہا خرف و نریا

گر جو دھم مذاہب دار و نداری کم  
و نہ خود ویری شد آئینت ہمایا

راہ ندی طہرہ سوا فتم از ساد گم  
گم شد از گم شدن سلیم شہم ہی پارا

ایں کن از کفر و نریا ہوا ستر شہو  
اندرین وریا و صحت فرق گشت ہمایا

شہی ویری بزرگ نیست و کارم گر  
راہ ندی ماضی گرفت شہم از ابتدا

آتش کا دور و طیسی سنی و شہی کی دم  
تا بجز ندی نہا شد سیک و گر و جدا



میں لادھب اوسے دین ہوں مسلمان  
کی راہ کہاں ہے کفر و ایمان کہاں

ہے اور امید و بیم کہاں ہے  
میں اگر اپنے پس میں ہوتا تو مذہب کے  
بتائے جو سے طریق پر و شہد ہوتا ہی  
ہو کر ہی اپنے پس میں نہیں راہ اس کے

میرے اور کوئی گرفت نہیں ہے  
میں نے گرا ہی سے رندی اور ہے رندی

کی راہ پال ہے اسے زیور ای قریب  
اس گرا ہی کی سادوست ہی گل چکا ہی

اور بہت ہی خوش ہوں  
اسے فنا ہوا بکرت میں کفر کی ہون

نہیں میں دوست کے سوا ہی اپنی  
اور نہایت حق ہو گئے ہند

لے پٹا ہی اور چنگ پٹے کی عزت  
نہیں ہے میں نے تو شروع ہی سے

رندی اور ماضی کی راہ اختیار کی ہے  
اسے شکر اگ لے وہاں پہنچو فی

کے حصول کے نے مسئلہ شہی کر کے  
دور کے بجز اور کو راہ ہدایت نہیں ہے

# اردو ترجمہ



ہاں گروہی زلی نامہ صفت عزان ساد  
مرکبت دلی ہیں اگر اندرین میل ساد

سر پہ کی زلی المرتبت تہی لیران ساد  
ہاں ہر یکبارگی پس ہر شرمناک ساد

گندہ اصل دراست سچے از ہر و خور  
لہذا ان کی وہ مرکبتی انفر و صفت تان آ

جنگ با سہم ہر لہی جنگ کی غنیمت  
نفس را بٹاں ہیں رحمت رحمت آ

در ہماوت پہنچاں ہر کمر لہی آشک  
گشت لہاں نور اور کان عرفان آ



تو اگر مردانگی کا دعویٰ کرتے تو ہوں  
کی صفت میں آ جا پہنچا ہنا سرخیل پر

دیکھ پھر میدان میں آ  
لہذا اور اور با و قار کوئی کی طرح ازل

سے من نہ پھر فوراً جان سے کر لیا  
کے حضور میں حاضر ہوتا

صل اور خیم کی صفت سے آگے کل کر  
اپنی ہستی سے ہے جبرین ہا اس کے

لہذا ایک دم مطلق کے حیات کا وہی  
آ جا

وگوں سے کا لڑا نہ پٹا ہے نفس کے  
سافر لڑائی کر پٹا ہے اپنا آپ کر پٹا

پھر ان کی راست کے ساد ہی آ جا  
اسے انکار اہل لڑائی کے لے دلی

کی ہماوت سے ساد پھر اگر پٹا ہے  
نہیں کہ سے ہر مقام معرفت شہی

۵۱



## اردو ترجمہ

○

جسم و جان و دل ہماںست تو کبائی تو کبا  
ایں سخن از عارفانست تو کبائی تو کبا  
کہاں ہے یہ معرفت والوں کی بات ہے  
تو کہاں ہے۔

خواہش را محو کن ظاہر باطن آن خدا  
در عیان و در نہانست تو کبائی تو کبا  
او بود ظل لسان او بود کل لسان  
کہ خموشی کہ بیانست تو کبائی تو کبا

خود بود مادر پدر خود طفل خود دایہ شود  
گاہ پیرد گاہ جوانست تو کبائی تو کبا  
زبان کا سایہ بھی وہی ہے اور خرد زبان  
بھی وہی ہے کبھی خاموش ہے اور کبھی  
گویائی ہے تو کہاں ہے۔

ماں اور باپ بھی وہ خود ہی ہے اور  
پچھ اور دایہ بھی خود ہی ہے کبھی بڑھا  
ہے اور کبھی جوان ہے تو کہاں ہے۔

اے آشکار! اصل حقیقت کو سمجھ لے  
تو تو درمیان میں موجود ہی نہیں ہے  
عشاق نے جستجو اور تلاش کے بعد اس  
نکتہ کو پایا ہے تو کہاں ہے۔

## اردو ترجمہ

○

سیمع و مبصر ہماںست تو کبائی تو کبا  
میر بسو منظر ہماںست تو کبائی تو کبا  
سیمع اور مبصر (۱) وہی ہے تو کہاں ہے  
ہر طرف وہی دیکھتا ہے تو کہاں ہے  
جاں بھی وہی ہے اور جسم بھی وہی،

جان او ہم جسم او ہم سر سخن گویائی او  
عضو پای سر ہماںست تو کبائی تو کبا  
اور ہزبات اسی کی گفتگو ہے سر بھی  
وہی ہے اور یادیں بھی وہی تو کہاں ہے  
اس کا ظہور چونکہ ایک ہی رنگ میں ہوتا

ہے لہذا اکبر بھی وہی ہے اور بچہ  
بھی وہی مسجد اور منبر بھی وہ خود ہی  
ہے تو کہاں ہے۔

صورت موسیٰ و عیسیٰ صورت فرعون ہم  
زشت و نیکو تر ہماںست تو کبائی تو کبا  
موسیٰ اور عیسیٰ کی شکل بھی وہی اختیار  
کرنا ہے اور فرعون کی شکل بھی وہی  
خوب اور تا خوب بھی وہی ہے تو

کہاں ہے  
ایک ہی دیکھنا، دہنہ بھنا اور پنج میں  
بھینکے کی طرح نہ بن جانا مصطفیٰ بھی وہی

ہے اور مرتضیٰ بھی وہی تو کہاں ہے  
پہلے نغمی تھا پھر عشق اور محبت کی  
وجہ سے آشکار ہو گیا تھا ہر اہل حق

میں وہی ہے تو کہاں ہے۔



## اردو ترجمہ

برکاتِ جہانم سے خدا میں خدا  
تا چہ شد پر شید عام ہر درد و غم کی قبا

ایں سخن صدقت پر مہر و مان باد رکھیند  
جلد بستاند مارا بادشاہم کی گدا

ایک من گھڑا قائم رو بسو مروارید نیست  
ہست پر درزم جو غنار میاں ارض کا

س شرم اوشدہ دین کی نباشد زاندا  
کوں منعمی بکرم اندرین ہر دو سرا

اشکارا ہوشداری باش همچون بندگان  
بر در پیر مغان ہر دم کنی صد البقا

میں ہر جگہ ہوں ہر مقام پر ہوں میں  
خدا ہوں خدا ہوں کیا ہوا اگر میں  
نے عشق کی وجہ سے خاکی لباس

رہا کی جسم بہن لیا  
اسے لوگو! یہ بھی بات ہے تم ہماری

بات کا اعتبار کرو مجھے قرب جلتے  
ہیں کہ میں گدا نہیں ہوں بلکہ بادشاہ ہوں

اسے لوگو! میں کوہ قاف کا سمرخ ہوں  
اور اسی لئے میرا رخ سردار کی جانب نہیں

ہے میری پرواز غنایا کی طرح زمین اور  
آسمان کے درمیان ہے بستان

اسے زائد اس میں کوئی شک نہیں  
ہے کہ میں اور وہ ایک ہو گئے ہیں

میں دونوں جہاں میں منعمی نقارہ  
کیا تارہتا ہوں یعنی انا الحق کا لفظ ہوں

اسے آشکارا ہوش میں آ اور غلاموں  
کی طرح پیر مغان کے دروازہ پر بار بار

البتہ میں کر۔

## ردیف البای

## اردو ترجمہ

تو اگر دولا کہ کتاب میں پڑھے گا تو ترے  
آگے ایک لاکھ پڑھے مائل ہر بائیں گے

اسے دوست! حیات کے بغیر ہر بات  
گمراہی کی بات ہے اور درد کے بغیر

زندگی ایک عذاب ہے  
اگر ایک گھرنے کے عومن تیری چل لے

میں تو تجھے مینازنے کے دروازے سے منہ  
نہیں پھیرنا چاہیے

آخر یہ کیا طریقہ ہے کہ نہ تقویٰ ہے  
نہ طاعت ہے اور نہ ہی حساب و

کتاب ہے۔

اسے آشکارا! مذاہب کو ترک کر عشق کی  
راہ میں گناہ کیا اور ثواب کیا۔

گر بخوانی دو صد ہزار کتاب  
میں شود ہر تو صد ہزار حجاب

جس زندگی ہم اہست گمراہی  
ایں بجز درد و زندگیست عذاب

گر ایک جزو غم و غم  
از درمیں کدہ تو روی متاب

دین طریقت کلام می باشد  
کہ نہ تقوا نہ طاعت و نہ حساب

آشکارا گداز و مذہب  
در در عشق چہ گنہ چہ ثواب





## اردو ترجمہ

دل بجز عشق اور خراب خراب  
چر بردست دلی شراب شراب  
اس کے عشق کے بیز دل ویران ویران  
ہے۔ پیالہ کس کام کا۔ اگر اس میں شراب  
نہ ہو۔  
اے دوست! عشق کے بیز زندگی کی کئی  
حقیقت نہیں ہے۔ ایسی زندگی تو فقط  
عذاب ہی عذاب ہے۔  
عشق کی آگ ماسوائے اللہ کو جلانے والی  
ہے۔ عشاق کا جسم اور ان کی جان جل کر  
کباب بن چکے ہیں۔  
خود ہی سے ذرا علیحدگی اختیار کر۔ جو  
نادرین درمیان میں آگیا ہے یہ سراسر  
جہاں ہی جہاں ہے۔  
اے آشکار! کوئی دل اپنے ہاتھ میں  
لے لے۔ یہ دنیا کا پانی تو سراب ہی سراب



## اردو ترجمہ



ساقیادہ مرا شراب شراب  
تا از و مو گشت جسم و ثواب  
اے ساقی! مجھے شراب دے تاکہ اس سے  
گناہ اور ثواب مٹ جائیں۔  
میرے اور ہر سستی اور بے خودی اس قدر  
غائب آچکی ہے کہ میرے دل میں کبھی بھی  
سکھ اور کسی بھی کتاب کے لئے کوئی گنجائش  
باقی نہیں رہی۔  
میں نے عشق کے بحر بے کنار میں بڑی  
غواصی کی، لیکن گو ہر مقصود دست خاک  
اسی سے حاصل ہوا۔  
اے محبوب! تم نے اپنا رخ اتر کر کیا  
اور پھر اس پر نقاب ڈال دی اور اس  
وجہ سے میرا دل سیلاب کی طرح بے قرار ہے۔  
آنکھیں کھلی ہیں اور محبوب کے انتظار  
میں سستے پر لگی ہوئی ہیں اور باروں  
کی طرح آنسوؤں کی بارش برسا رہی ہیں۔  
انسان کی تخلیق سے اصل راز فاش ہو  
گیا۔ ان اب اپنی اصلیت کو پاسے۔

ساقیادہ مرا شراب شراب  
تا از و مو گشت جسم و ثواب  
اے ساقی! مجھے شراب دے تاکہ اس سے  
گناہ اور ثواب مٹ جائیں۔  
میرے اور ہر سستی اور بے خودی اس قدر  
غائب آچکی ہے کہ میرے دل میں کبھی بھی  
سکھ اور کسی بھی کتاب کے لئے کوئی گنجائش  
باقی نہیں رہی۔  
میں نے عشق کے بحر بے کنار میں بڑی  
غواصی کی، لیکن گو ہر مقصود دست خاک  
اسی سے حاصل ہوا۔  
اے محبوب! تم نے اپنا رخ اتر کر کیا  
اور پھر اس پر نقاب ڈال دی اور اس  
وجہ سے میرا دل سیلاب کی طرح بے قرار ہے۔  
آنکھیں کھلی ہیں اور محبوب کے انتظار  
میں سستے پر لگی ہوئی ہیں اور باروں  
کی طرح آنسوؤں کی بارش برسا رہی ہیں۔  
انسان کی تخلیق سے اصل راز فاش ہو  
گیا۔ ان اب اپنی اصلیت کو پاسے۔





## دلیف الہی

### اردو ترجمہ

اے دل! دونوں جہاں میں اگر کرنی  
 بھی ہمت ہے تو وہ بھی پریشانی ہے۔  
 پریشانی بھی یہی ہے اور پریشانی بھی اچھا  
 دنیا کا حرص و ہوس اور ریشم و اعلیٰ  
 ترک کر اس دار فانی میں لباس کے بغیر  
 رہنا ہی اچھا ہے۔  
 اے شخص! تو جو دنیا کے واسطے درمیاں  
 پھرتا ہے اور گلی کے چکر کاٹتا رہتا  
 ہے۔ تجھ سے تو وہ دلیانہ اچھا ہے جو  
 بیابان میں ترہتا ہے۔  
 عیش و عشرت کو ترک کر اور اپنے آپ  
 کو فراموش کر دے۔ مرنے ایک گھڑی  
 اللہ کی یاد میں بسر کرنا حضرت سلیمان  
 کی بادشاہی سے بہتر ہے۔  
 تبیخ اور خوبصورت و منقش مصلے کرانگ  
 میں مال۔ اے آشکار! میرے دل  
 میں جو حسنائی داغ ہے وہ اچھا ہے۔

## اردو ترجمہ

دن میں فریاد کہ در کشف کرامات مست  
 ندام در میان اور کہ در سیر شہادت مست  
 نباشد آگهی اور کہ یار و در کست کار ما  
 مگرد و قرب آنکس طالع و جہات مست  
 بیگو یہ ہمیناں کہ شہسازم بلا ہوش  
 خبر ناموس و از مگرد و رجہ نظامات مست  
 و خائف و میخواند مشائخ خویش را و اندر  
 دلا بگریزان مملکتی او اندر و قاتل است  
 اصل حقیقت یہ ہے کہ ان کو تا سوگت  
 یعنی اس دنیا کا پورا پورا پتہ بھی نہیں ہے اور  
 ان کی یہ باتیں لان و گزان کی حیثیت  
 رکھتی ہیں۔  
 دلیف پڑھتے ہیں اور در دیکھتے ہیں  
 اور اپنے آپ کو مشائخ سمجھتے ہیں۔  
 اے دل! ان کی مجلس سے بھاگ جا۔  
 کیونکہ یہ لوگ دوہری مصیبت میں گرفتار ہیں۔



مگر عاشق ہو و صادق کہ مستحق ہی ہوا  
خبردار و زنجی آشکار کہ بطن ایں طعناست  
تشریح معانی کی کہ در ذاتش قفس کرد  
دلی عارف نیدا کہ فی الدارین یکذات  
اگر ز باطنی بری کہ مہر مست ایں صورت  
کیا آمد کجا رفتہ ہر مگر خیالات بست  
ہو الاول ہو الاخر و الباقی ہر ہر الباقی  
یعنی آشکارانی ازین حیرت کہ رہا است  
جو عاشق صادق و صادق و صادق  
دور و دور ہے غمناک کی خبران و دور  
ہوتی ہے جو علم کو تو شنا جانتے ہیں  
اس کی صفات پر غمناک اس کی ذات پر  
غمناک کرنے کی ضرورت نہیں ہے عارف  
دلی کو نہیں جانتا کیونکہ دونوں جہاں  
میں فقط ایک ہی ذات ہے  
اگر ہم سے پوچھتے ہو تو یہی بات یہ ہے  
کہ یہ صورتیں جو تمہیں نظر آتی ہیں یہ  
سب تمہارے دہم کی پیدا کردہ ہیں  
کہاں آیا اور کہاں گیا۔ یہ سب خیال  
ہی خیال ہے۔  
وہی اول ہے وہی آخر وہی ظاہر  
ہے اور وہی باطن۔ اسے آشکارا  
اس کی پوشیدگی اور دوری کوئی تعجب خیز  
اور حیرت انگیز بات نہیں ہے۔



## اردو ترجمہ

یہ اور عشق دہی کا رنگ بھی نیست  
چشمہ کاش بگری جزا و دیگر کی نیست  
تہ از امکان دلائل مکان شد با غیر  
کس نیدا نازن اسرار دیگر کی نیست  
غیر انما کہ زندہ منصور اندر ہے خودی  
رقیہ عاشق بود و زار دیگر کی نیست  
بازداری نفس را از آرزو مٹا ہوا  
عاشقان شد از خودی سزا و دیگر کی نیست  
اولو موجود در ہر دو جہاں باشد محیط  
آشکارا کہ ہیں اقرار دیگر کی نیست  
اے ناد! اپنے نفس کو خواہشات سے  
روک۔ عشاق خودی سے سزاوار ہیں  
اور کچھ نہیں ہے۔  
وہ موجود ہے اور دونوں جہاں پر عارف  
ہے یعنی دونوں جہاں اس کے قبضہ و  
قدرت میں ہیں۔ اسے آشکارا ہیں  
اقرار اور کچھ نہیں ہے۔





## اردو ترجمہ

ای کہ دریا ز کچھ عشقش سرفراز گردن بجاست  
گر شود جان عزیزت سر بہر این خطاست  
اندھین میدان آئی بہل کن تن جان و سر  
ور نہ دہمت عاشقان آن کا یگر ناسزاست  
خواجہ منصور قربان کرد جان در راہ عشق  
تا بہر زمان قیل و قالش جا بجا دہر کہاست  
ابتدا عشق ستا این کردن فدا جان و دہش  
بعد سردادن شود خود جان جانان انتہاست  
استغاست کن بران اقرار کردی آشکار  
آنکہ کار از وی بود انکار کردن کی راست  
اے دوست! عشق کی بازی میں سر  
قربان کرنا بالکل بجا ہے، اگر تجھے اپنی  
جان عزیز ہے تو یہ بالکل بے جا ہے۔  
اگر اس میدان میں آنا چاہے تو اپنے  
جسم اور جان کو بیچ کچھ، اگر ایسا نہیں  
کر سکتا تو عشاق کی صف میں شامل ہونا  
نامناسب ہے۔  
خواجہ منصور نے اپنی جان کو راہ حق میں  
قربان کر دیا اور آج تک ہر جگہ اود  
ہر مقام پر اس کا چرچا ہو رہا ہے۔  
عشق کی ابتدا یہ ہے کہ اس کی راہ میں  
جان قربان کر دی جائے اور اس کی انتہا  
یہ ہے کہ جان قربان کر دینے کے بعد  
عاشق خود محبوب بن جاتا ہے۔  
اے آشکار! تو نے جو اقرار کیا ہے  
اس پر قائم رہ، اس سے جو فائدہ ہوگا  
اس سے انکار کرنا نامناسب ہے۔

II

## اردو ترجمہ



ای بجز دروازہ احمد راہ نیست  
گر فسادانی دلت آگاہ نیست  
آنکہ در احمت اندانست فرق  
در جہا ورافستانی اللہ نیست  
جز محمد نیست در کون و مکان  
جز علی در گری ہمسراہ نیست  
گر کسی راہ عشق اودا سن گرفت  
بالیقین دانی کہ آن گمراہ نیست  
آن خدا و آن رسول ای آشکار  
اندھین رہ نہ شک اشباہ نیست  
اے دوست! احمدی راہ نہیں ہے  
دروازہ کے سوا اے اور کوئی راہ نہیں  
ہے اگر تو اس بات کو نہیں سمجھتا تو فرما  
دل حقیقت حال سے آگاہ نہیں ہے۔  
جو شخص احمد اور احمد میں فرق سمجھتا  
ہے اس کو فنا فی اللہ کا درجہ کبھی بھی  
حاصل نہیں ہو سکتا۔  
دونوں جہاں میں محمد ہی محمد ہے اور کچھ نہیں  
ہے اور علی المرتضیٰ کے بغیر کوئی رہنا اور  
سامتی نہیں ہے۔  
اگر کسی کو اس کا عشق نصیب ہو گیا تو  
یقین کرنا کہ وہ گمراہ نہیں ہے۔  
اے آشکار! وہی خدا ہے اور وہی  
رسول، اس بات میں کوئی شک و  
شبہ نہیں ہے۔





## اردو ترجمہ

جس نہایت راہ دیگر نیست نیست  
گرچہ شاہی تاج افسر نیست نیست  
در محنت عشق دان اولی ترست  
یا دکان و سکندر نیست نیست  
جیلہ گر ہرگز نگر داز عشق  
عاشقی جز عشق اہل نیست نیست  
درد و دل ہر کہ باشد مرادست  
عرفت بیند روان نور نیست نیست  
درد عشاقی رنجہا صد گنہا است  
شوکت شاہی برابر نیست نیست  
آشکارا چشم عسرت بر کشا  
ای بجز محبوب نظر نیست نیست  
محبت کے بغیر کوئی بھی راہ نہیں ہے  
اور محبت نہ کرنے والے انسان کی مثال  
ایسی ہے جیسے کوئی بادشاہ ہو اور اس  
کے سر پر تاج نہ ہو۔  
عشق میں جو درد و الم برداشت کرنا  
پڑتا ہے وہ بہت ہی بہتر ہے اور  
ایسی لذت کی کاوس اور سکندر کے  
ذکر میں بھی نہیں ہے۔  
مکار آدمی عشاق کے گردہ میں سے ہرگز  
نہیں ہو سکتا۔ عاشقی تو پاکیزہ ترین عشق  
ہی کا نام ہے۔  
جس کے دل میں درد ہے وہی مرد ہے  
بے دردوں کی بات کوئی وقعت نہیں رکھتی  
عاشقی میں جو رنج و غم ہیں ان میں سے  
ہر ایک درد جو اہر کا بے بہا خزانہ ہے۔  
بادشاہی شان و شوکت ان کے آگے  
کوئی قدر و قیمت نہیں رکھتی۔  
اے آشکارا! محبت کی آنکھیں کھول کر  
دیکھ۔ محبوب کے بغیر کوئی بھی چیز دیکھنے  
کے قابل نہیں ہے۔

## اردو ترجمہ



یاد دیشہ بی سپاہ درویش ست  
پاک از ہر گناہ درویش ست

مفلسی بے کسی ست بانیہ او  
ہاں ہمہ عز و جاہ درویش ست

سند و چتر نجیبی جوہر بود  
دلق یکتا کلاہ درویش ست

نیست موجود جز خدا دیگر  
درد و غمت الم گواہ درویش ست

آشکارا اگر طبع حق گیر  
خاص تر راہ راست درویش ست

درویش ایک بادشاہ ہے لیکن اس کے  
پاس شکر نہیں ہے۔ درویش ہر  
خطا سے پاک و صاف ہے۔

بظاہر درویش مفلس و بے کس ہے لیکن  
در حقیقت عزت و عظمت اور قدر و  
مہارت کے تمام سرمایہ کا اصل مالک ہی ہے۔

سلطان سبخر بادشاہ فیروز کا تخت اور  
اس کے تخت کا چھتر درویش کی گدڑی  
اور ٹوپی کے سامنے کوئی حیثیت نہیں رکھتا۔

دونوں جہاں میں اللہ کی ذات پاک کے  
سوا سب اور کچھ نہیں ہے اور درویش  
اس بات کے گواہ ہیں۔

اے آشکارا! اور کوئی راستہ اختیار نہ  
کر۔ راستہ صریح و سیدھا ہے جو  
درویشوں نے اختیار کیا ہے۔



## اردو ترجمہ

طبیب عشق را جان و دکان ست  
کہ آنجا گم ہر نام و نشان ست

بھول گئے صدمہ زد خیمہ او  
ز نام و نشان فی جسم و جان ست

کہ ہر بیمار را بخشہ شفائی  
میان درد و غم او اسکان ست

ہمیدائیم کہ خود و زمان خود دراز  
یقین دانی کہ این و آن ہمان ست

برد برد در سہید الدین عطار  
کز دای آشکارا الین بیان ست

در ممدی منتشر شد آشکار  
آنکہ ناکامی ہمہ آن کام ست

آشکار لازمہ ہب ہونے میں مشہور ہو  
گیاہے۔ لوگ جس کو ناکامی سمجھتے ہیں۔  
در اصل وہی ہمدی کا سیلاب ہے۔

## اردو ترجمہ

نعت اللہ جام احمد جام ماست  
در میان سوز و گداز آرام ماست

کیستم من چہستم من نیستم  
آنکہ گوید خلق ادب نام ماست

آنکہ یاران دوستداران من اند  
سوی آہنا بشنوی پیغام ماست

من شدم عاشق بہت م آشفگان  
روشنی خواجہ اسد جام ماست

زاہد مانا مند اسنے غنیہ حق  
کن یقین لہن کفر این اسلام ماست

در ممدی منتشر شد آشکار  
آنکہ ناکامی ہمہ آن کام ست

آشکار لازمہ ہب ہونے میں مشہور ہو  
گیاہے۔ لوگ جس کو ناکامی سمجھتے ہیں۔  
در اصل وہی ہمدی کا سیلاب ہے۔



## اردو ترجمہ

یاجا مہاسیا و تیری نہ مائل ست  
 پادنی رشتہ سب تیرے دل واصل ست  
 ہر سی زما خبر تو کریم بدل مشن  
 گرد و در میان نمود راہ باطل ست  
 ہرگز ہم آشنا تو نہ دار و بغیر حق  
 یا او ہر دی کر کی شوق بیل ست  
 انسان ستر دوست کہ غم در در گرفت  
 بشاغت از خویش کہ انسان کامل ست  
 رو خاک پای او شود رانی گر آشکار  
 بر کسی کہ دوستی و در دنازل ست  
 تیری کسے کہڑے پہنے سے حاصل نہیں  
 ہوتی جو روگ خرق پہنتے ہیں اور تیرے ہاتھ  
 میں رکھتے ہیں وہ واصل بالہ نہیں ہوتے  
 اگر مجھ سے پرچھو تو میں تم کو سچ بتا دوں  
 اور تم دل کے حضور سے سنو اگر دل میں  
 درد نہیں ہے تو یہ سلوک اور فقیر بالکل کر  
 اور فریب ہے  
 درد دل رکھنے والا انسان حق کے بغیر  
 کسی کو آشنا نہیں رکھتا اس کا دل  
 ہمیشہ اس ایک ہی شوق سے معمور رہتا ہے  
 وہ انسان جس نے درد و غم کو اپنا دوست  
 بنایا ہے وہ اس ذات پاک کا وارث ہے  
 اور ایسے ہی انسان میں عرف نفسہ  
 کے حامل اور انسان کامل ہوتے ہیں  
 اسے آشکارا اگر تو اس راز کو جانتا ہے  
 تو جا اور ایسے انسان کامل کے پاؤں  
 کی خاک بن جا جس کو اس ذات پاک کا  
 قرب حاصل ہے اور جس پر درد و غم کا  
 زوال ہوتا ہے۔

## اردو ترجمہ

## اردو ترجمہ

ای دلا از دار دنیا ماقبت بگشتنی ست  
 رفتنی بیشک این عالم بھی پرستنی ست  
 گر تیرا ہی مرد و نادول باین دنیا میند  
 نہ نہانانی انی دستہا شستنی ست  
 اکی کہ ہمارا مان ہر وقتہ تو غم سہ ہوز  
 مان شو مغرو این دار فنا شستنی ست  
 ہر چہ شہر بر طرٹ پہرہ وہی گردی چہرا  
 ہر حکایت کو کن آن نام مولا جستی ست  
 میر و برباد عمرت آشکارا ہر شہار  
 بر جہان باور کن یکبار دل بگشتنی ست  
 اے دل! آخراں دنیا سے جانے ہے اد  
 یہاں سے گزر کر حق کے ساتھ ملنا ہے  
 اگر تو عقلمند ہے تو اس دنیا کے ساتھ  
 اپنا دل نہ لگا بے شک اس دنیا سے فانی  
 سے ایک دن ہاتھ دھوئے ہی پرے گے  
 اسے دوست! تمام رفتی اور ہمسفر جا چکے  
 ہیں اور تو ابھی تک قریب میں مبتلا ہے  
 خیر دار غرور نہ کرنا یہ دنیا فانی ہے اور  
 سب کی جانی پہچانی ہے  
 شہر کی طرح خواہ مخواہ کیوں چکر کاٹتا پھرتا  
 ہے تمام باتیں بھول کر صرف اپنے مولا  
 کے نام کا ورد کر۔  
 اے آشکارا ہوش میں آ تیری زندگی  
 برباد ہو رہی ہے اس دنیا پر اعتبار نہ  
 کر۔ ایک بار اس سے تعلق توڑنا ہی ہے



## اردو ترجمہ



ہر آن چٹھی کا زخوش پُر آب ست  
سحاب ست و سحاب ست و سحاب ست  
جو آنکھ اس کے اشتیاق میں پُر آب  
ہے۔ وہ بادل ہے بادل ہے بادل ہے۔

ہماں ل کا نذر درد و خموش نیست  
خراب ست خراب ست خراب ست  
جس دل میں اس کا درد و غم نہیں ہے  
وہ دیران ہے دیران ہے دیران ہے۔

ہماں جیم و ہماں در کوی جہان  
حجاب ست و حجاب ست و حجاب ست  
محب کی گلی میں اس جیم اور جان کو ساتھ نہ  
لے جانا، یہ حجاب ہے حجاب ہے حجاب ہے۔

اگر ہمدرد کار باخوئے کئے تو  
عذاب ست و عذاب ست و عذاب ست  
اگر ہم کام اپنی مرضی سے کرتے ہو تو  
یہ عذاب ہے عذاب ہے عذاب ہے۔

ہمدرد دنیا خورداری ست و عذاب ست  
سراب ست و سراب ست و سراب ست  
یہ دنیا جو موج در موج دکھائی دیتی ہے  
یہ سراب ہے سراب ہے سراب ہے۔

ہمدرد عالم کہ چون بالائے دریا  
حجاب ست و حجاب ست و حجاب ست  
یہ دنیا ایسی ہے جیسے دریا کی سطح پر حجاب  
ہے حجاب ہے حجاب ہے۔

دل آن آشکارا خوشتر این ست  
کباب ست و کباب ست و کباب ست  
آشکار کا دل اس بات سے بہت ہی  
خوش ہے کہ وہ کباب ہے کباب ہے۔

## اردو ترجمہ



مستیم شدم زیادہ سرست  
دل باکرہ کفر و دین پر گشت  
میں پہلے ہی مست تھا اب اور بھی سرست  
ہو گیا۔ میل دل کفر اور دین سے گزن  
ہو گیا۔

رندی و قلب بند می بہا داد  
از ما و منے خیال پرست  
ہم کو رندی اور قلندر می عطا کر دی  
اور ما و من سے ترجیح ہٹا دی۔

صبح عشق گشت روشن  
تاریکی عقل از کیا رفت  
صبح کا چراغ روشن ہو گیا اور عقل کی تاریکی  
جائے ہو گئی۔

بر طرہ کئی تو خوشتر این را  
بشاید پس ہمیں کہ نیست یا بہت  
تو اپنے آپ کو نظر انداز کر اور اس بات  
کو دیکھ کہ تو ہے یا نہیں ہے۔

ازین تر عجیب آشکارا  
اوست خبر کرا و خود درست  
اسے آشکارا اس عجیب و غریب راز کا  
پتہ صرف اسی کو ہے جس نے اپنے آپ  
سے نجات حاصل کر لی ہے۔





## اردو ترجمہ

ای دل کہ ترا مصل اندر ہمہ کار است  
ہم در دلوں میں شش ہم مطلع اسرار است  
مقصود ہر اندر دست گراں من پر سی تو  
سر مطلب این دردست یک نہ انکار است  
العشق ہوا شد است زمین در دنہ سر پہی  
دہنہ وغیری دانی کہ خود او یار است  
گرداسن تو گیر دآن در دیکن شکرش  
آنکس کہ پراز دست آن شاہ و زار است  
کز در دنہ پر ہمیزی بادا ہوا و دامن  
آشکار ہوں بار دست دانی کہ اغیار  
اے دل! میرے تمام کام درد ہی سے نکل  
پہرے ہوں گے۔ درد اس ذات پاک کا  
راز بھی ہے اور تمام رازوں کا سرچرچہ بھی ہے  
اگر مجھ سے پوچھو تو تمام باتوں کا منہ لے سکتو  
درد ہے اور ہر مقصد کا اصل راز ہی درد  
ہے اور اس بات میں انکار کی ذرا بھی  
گنجائش نہیں ہے۔  
عشق خود اللہ ہے۔ درد سے منہ نہ مڑنا  
درد کوئی غیر نہیں ہے بلکہ خود وہی محبوب ہے۔  
اگر درد تیرا دامن پکڑے تو تجھے شکر کرنا  
چاہیے جس کو درد ہے وہ شہنشاہ ہے۔  
درد سے کبھی بھی احتراز نہ کرنا۔ اسے ہمیشہ  
تیرے ساتھ ہونا چاہیے۔ اے آشکارا  
درد درحقیقت یار ہے اغیار نہیں ہے۔



جانہ رفت تباہ است جہان بی بنیاد است  
از ہر دست بشتیم عیان راجہ بیان ست  
چون صنم و زازل و زول من گشت مقیم  
والہ شیدائی از نیم عیان راجہ بیان ست  
زاہد اطمنہ مزین بر دل مجروح عشاق  
در دآن دست دوایم عیان راجہ بیان ست  
آشکارا تو کجائی ز خودی خویش بر آئی  
ازین ما و بر فتم عیان راجہ بیان ست  
خود را غیر ندانیم عیان راجہ بیان ست  
خاص در کون بکاشیم عیان راجہ بیان ست  
چونکہ ما مست استیم اناحق کہ بگفتیم  
آن ہمان بود کہ گشتیم عیان راجہ بیان ست  
خود رندانہ ہوشیم قدح بادہ ہوشیم  
کہ سر آمد ہوشیم عیان راجہ بیان ست

## اردو ترجمہ

ہم اپنے آپ کو غیر نہیں سمجھتے۔ جو بات عیان  
ہے اس کو بیان کرنے کی کیا ضرورت ہے۔  
ہم اس کائنات کے اندر ایک خصوصی حیثیت  
کے مالک ہیں جو بات عیان ہے اس کو  
بیان کرنے کی کیا ضرورت ہے۔

ہم مذالست سے مست ہیں اور اناحق  
کا لغو لگاتے ہیں۔ اصل حقیقت وہی ہے  
جس کے منظر ہم ہیں جو بات عیان ہے اس  
کو بیان کرنے کی کیا ضرورت ہے۔  
ہم رندی حرف چہستے ہیں اور شراب کا پیالہ  
پیتے ہیں اور خوب مدموش رہتے ہیں جو  
بات عیان ہے اس کو بیان کرنے کی کیا  
ضرورت ہے۔  
زریعت کا لباس فضل ہے۔ دنیا ناپائیدار  
ہے۔ ہم نے ہر چیز سے ہاتھ دھو لیا ہے جو  
بات عیان ہے اس کو بیان کرنے کی کیا ضرورت  
ہے۔  
میرا محبوب و زازل سے میرے دل کے اندر جاگزیں  
ہے اور اسی لئے میں اس پر فریفتہ ہوں۔  
جو بات عیان ہے اس کو بیان کرنے کی کیا  
ضرورت ہے۔  
اے زاہد! عشاق کے زخم خوردہ دل کو طمہ  
نہے۔ اس دوست کا درد ہی ہمارا درمان  
ہے جو بات عیان ہے اس کو بیان کرنے  
کی کیا ضرورت ہے۔  
اے آشکارا! تو کہاں ہے۔ اپنی خودی کے  
خول سے باہر آ جا۔ ہم من و ما کو ترک کر  
چکے ہیں جو بات عیان ہے اس کو بیان  
کرنے کی کیا ضرورت ہے۔



## اردو ترجمہ

دورں جہاں میں عشق کی چنگریاں لگ  
ہری ہیں یہ سورج اور یہ پانیہ حسن کی پہریں

عرش اور کرسی سے کر زمین کی زیریں تہ  
ہمکے یہ سب عشق کی چراگاہ ہے

نہ جب خوبصورت لوگوں کو دیکھو تو یہ بکھر کر یہ  
عشق کی منقبت گری اور نقش بندی ہے

میرے دل کے کان میں ہلکے غیب نے یہ  
سرگوشی کی ہے کہ جو دل زخم خوردہ ہے وہ  
عشق کا شکار ہے

جس آنکھ میں عشق کا خمار ہو گا وہ یار کے  
سوائے کسی جانب نہیں دیکھے گی

جس دل میں عشق ہے وہ ایسا ہے جیسے کئی  
کے بوتے میں گو ہر بے بہا اور جو دل عشق سے

خالی ہے وہ فقط مٹی ہی مٹی ہے ایسا دل  
رکھنے والے انسان سے احتراز کر

اے آشکارا عشق کی گذرگاہ کی خاک ہمارے  
سر کا تاج ہے

دورں جہاں شرار عشق ست  
شس و سسر و بہار عشق ست

از کرسی و عرش تاثری ہم  
ازین جملہ مرعشاں عشق ست

بہی بہ چہاں چو خوب رو یاں  
دانی کہ ہمیں نگار عشق ست

در گوش و لہ چو ہلکے این گفت  
مہر و جہان شکار عشق ست

جز یار و گر طرف نہ بنید  
آن دیدہ کہ بر خمار عشق ست

درست نہاں بزر بوتہ گل  
پہرہ میز ازان کہ خاکسار عشق ست

تاج سراست آشکارا  
آن خاک کہ رہگذار عشق ست



گردش احوال مارا لا مکانی کردہ است  
بر ہم چوں غلامان صد کیانی کردہ است

منزل سلطان عشق افتاد بر تخت و لم  
لشکرش تاج ملکیم و جلانی کردہ است

تا کہ آن بعد از فنا اندر بقایم آورید  
زور بازویش زمین سر عیانی کردہ است

ازین بر افلاک نشان کبکشان دانی کہ صیبت  
عاشقان وقتی ہما نجا کا دانی کردہ است

گر سزاوارش بنو دم لیکساں راہ کرم  
برین بیچارہ مسکین مہربانی کردہ است

جسم و جان بگداختہ سردا دم اندر پیش کش  
آفرین فرمود جانان در رفتاری کردہ است

آشکارست غرق گشتہ اندر آن بحر محیط  
موج آن در بای اعظم این بیانی کردہ است

## اردو ترجمہ

حالات کی گردش نے مجھے لا مکانی بنا دیا ہے  
اور سینکڑوں شہنشاہوں کو میرے در ومانہ پر

غلاموں کی طرح کھڑا کر دیا ہے

میرے دل کے تخت پر عشق کا شہنشاہ ہوا  
افزونہ ہے اس کے لشکر نے میرے جسم اور جان  
کی ملکیت کو تاخت و تاراج کر دیا ہے

سلطان عشق جب سے فنا کی آتش کے شکار ہے  
مجھے بقا بائشہ کے مقام پر لے آیا ہے اس وقت

سے اس کے زور بازو نے میرا تمام راز فاش  
کر دیا ہے

کیا تم جانتے ہو کہ یہ جو آسمان پر کبکشان ہے  
یہ کیا ہے کسی زمانہ میں عشاق کا کھانا فطریہاں

منزل انداز ہوا تھا یہ اس کا نشان ہے  
میں اگرچہ اس قابل نہیں تھا لیکن سلطان

عشق نے مجھ عاجز اور مسکین پر از راہ کرم  
مہربانی کی ہے

میرے جسم و جان فنا ہو گئے اور میں نے اپنا  
سر خود ہی حاضر کر دیا سلطان عشق نے

مخوش ہو کر تمہیں و آفرین کی

آشکار تو بحر بے پایاں کے اندر غرق ہو گیا

یہ راز اس دریائے ناپید کنار کی ایک  
موج نے عیاں کر دیا



وہاں منہ لائے تھے کہ ہم سے کچھ نہ ہو  
نہ ہو نہ ہو نہ ہو نہ ہو نہ ہو نہ ہو

ان شیر کو میکند کہ ام سنت  
خاص سنت ولی بنظر عام سنت

آمد نہ خیال در مت شاہ  
وہر مدہ صند ہزار غلام ہست

ان صانع و صنعتش چہ فرق ہست  
ان خواجہ شدہ و آن غلام ہست

انکس کہ شناخت جملہ صنعت  
اور اگر وصال این مقام ہست

قربان شوی بر آن آشکارا  
آن کس کہ عشق او امام ہست



ارو و ترجمہ  
تاریخ و تفسیر

یہ جو چلنا پھرنا نظر آتا ہے  
بے ترخاص رہیں وہ ذات پال

میں عام راہبان نظر آتا ہے  
بے ترخاص رہیں وہ ذات پال

صانع صانع اور صنعت  
آگاہ ہے اور غلام ہے

ان تمام صنعتوں کو صرف وہی پہچان سکتا  
ہے جو اس مقام تک پہنچا ہو

اے آشکارا اس شخص پر قربان ہو جا  
جس کا امام عشق ہے

ارو و ترجمہ  
تاریخ و تفسیر

من مست خرابات شدم مست خرابات  
الغالب کشف و زوہد طائفہ کرامات

ما را نہ صلاح و نہ ورع نہ بد نہ خیر تقویٰ  
سیر عشق پر تحقیق بود این ہمہ آفات

از خود بگذرستم نہ مضرب دایم از خود  
نہ بجز در آبخازہ وصال مست نہ ہیبت

از شہنی و پیروی و بزرگی بزم ہمد  
بہر خاطر نامحوش این جملہ خیالات

اسم انجابر سیدیم و ملامت بگرفتیم  
نہ زرق و در انجاست نہ سائوس طامات

آشکار بر فتنہ مست برستہ ست ز تن مہبان  
ورشت عدم آمد اسقاط اصنافات

ارو و ترجمہ  
تاریخ و تفسیر

میں مست خرابات ہوں مست خرابات  
رہنہ سببانی میں ذکر واد کار و کشت و

انہیں شکی پرہیز گاری اور زہد تقویٰ کی  
نہ ضرورت نہیں ہے بجایا بات یہ ہے کہ

میں نے خودی کو ترک کر دیا ہے میں اپنی خبر  
بھی نہیں رکھتا میں جس مقام پر تازہ ہوں

میں شہنی پیروی اور بزرگی سے آزاد ہوں  
کہ چکا ہوں میرے دل سے اس قسم کے

خیالات مٹ چکے ہیں  
ہم ملامت برداشت کرنے کے بعد ایسے

مقام پر پہنچ گئے جہاں نہ جھوٹ ہے نہ  
فریب اور نہ یہودگی



## اردو ترجمہ

ایک پیالہ بادہ من از دست ساقی برگرفت  
 کز دلم یکبارگی شد محو و گر بند و بست  
 مرغ خیالم کرد پرواز بسوی لاسکان  
 تا کہ اوز دین مذاہب کفر و ایمان در گذشت  
 در دل بیای وحدت غوطہا خوردم بسی  
 از کرم پیر معنان گوہر صفا آمد بدست  
 پیر عبدالحق مرشد ماست کامل اولیا  
 رہنمائی کرد مارا در طریق نیست و هست  
 راز پہنان آشکارا کرد و ما سن گفت او  
 خیر حق خود را ندانی خود پرستی کفر گفت  
 میں نے ساقی کے ہاتھ سے ایک پیالہ  
 شراب کھلے لیا اور اس کے پیتے ہی میرے  
 دل سے ایک دم تمام باتیں محو ہو گئیں۔  
 میرے طائر خیال نے لاسکان کی جانب  
 پرواز کیا اور اس قدر ادبچا اشک تمام  
 ادیان و مذاہب اور کفر و ایمان کی مڑ  
 سے آگے نکل گیا۔  
 میں نے دریائے وحدت کے صحن پہنچیں  
 بہت ہی غوطے لگائے اور آخر کار پیر معنان  
 کی بہر بنی سے گوہر آبدار میرے ہاتھ آئی گیا۔  
 ہمارے مرشد پیر عبدالحق عارف کامل ہیں۔  
 انہوں نے "لا اوز الا" و نفی و اثبات  
 کی راہ میں ہماری رہنمائی فرمائی ہے۔  
 میرے پیر طریقت نے راز سر پرستہ کو ظاہر  
 کرتے ہوئے مجھے نصیحت فرمائی کہ اپنے  
 آپ کو حق سمجھنا، اگر تم نے ایسا نہیں کیا تو  
 تمہاری خود پرستی ہوگی اور خود پرستی کفر ہے۔

## اردو ترجمہ

ایں ہمہ جلوہ گاہ آن یار دست  
 ہر چہ بینی جمال دلدار دست  
 ثم وجه اللہ است چشم کشا  
 او بہر سو بگو نمودار دست  
 دوست بی لسمع و دہی ببصر  
 ہر مظاہر بسین کہ دیدار دست  
 تا ہر و باطن و یکی دست یکی  
 گاہ دیوانہ گاہ ہشیار دست  
 از خیالات عنیر و ہم گذر  
 بر و عشق جان ایشا دست  
 آشکارا میخ سوزین راہ  
 کہ سر عاشقان بردار دست  
 یہ تمام کائنات مجرب کی جلوہ گاہ ہے اور  
 اس میں جو کچھ نہیں نظر آ رہا ہے وہ مجرب  
 کا حسن و جمال ہے  
 آنکھیں کھول: ہر جانب اللہ ہی اللہ  
 ہے۔ ہر سو اور ہر گونہ کی جلوہ افزا ہے  
 یہ وہی ذات پاک ہے جس نے بلا سمع و دہی  
 ہر مظاہر فرمایا ہے، تمام مظاہر پر نظر کرنا  
 سب میں ایسی کے جمال جہان آرا کا جلوہ ہے۔  
 وہ ایک ہے، ظاہر میں بھی ایک اور باطن میں  
 بھی ایک، کبھی مجنوں کا روپ اختیار کرتا  
 ہے اور کبھی دانشور کا۔  
 دہی کے وہم و خیال سے آگے عمل جادو راہ میں  
 میں جان کی قربانی لازمی ہے۔  
 اے آشکارا عشق کی راہ سے سوزین راہ  
 عشاق کا سر سول پر ہے۔



## چوتھوں ویف الثانی

اے اکھ بورد وادنا اشننا اشننا اشننا اشننا  
 اور محض اور اشننا اشننا اشننا اشننا  
 اور سیر کنہ ہر جا بگذر تو آئین من و ما  
 اور ترسا اور زبانا اشننا اشننا اشننا  
 ہر جہاں کی ہر جہاں ہر گز نہ شکلی باشد  
 اور وادنا وادنا اشننا اشننا اشننا  
 اور شاہ گدا گدا وای قہم سراد  
 اور محمد اور عابدنا اشننا اشننا اشننا  
 اے ایک تباہی ڈالی کہ بہر جانی  
 اور صابہ اور عابدنا اشننا اشننا اشننا  
 آشکار چہ می جوید اظہار ہی گوئید  
 اور مسجد اور صابہ اشننا اشننا اشننا  
 ہے اور نہ ثالث  
 آشکار کس کی جستجو میں ہے آشکار ملانہ  
 کہتے کہ سجدہ گاہ بھی وہی ہے اور سجدہ  
 کہنے والا بھی وہی ہے اس کا نہ ثانی ہے اور  
 نہ ثالث

## اردو ترجمہ

وہ ایک ہے ایک ہے اس کا نہ ثانی ہے  
 نہ ثالث وہ پوشیدہ بھی ہے اور ظاہر بھی  
 اس کا نہ ثانی ہے نہ ثالث

## اے اول و ترجمہ

ولا آن شہ گدا اشننا اشننا اشننا اشننا  
 بخود او خود فدا اشننا اشننا اشننا اشننا  
 چہ اے بجا بورد وادنا اشننا اشننا اشننا  
 کہ ہر دار خدا اشننا اشننا اشننا اشننا  
 ہمیشہ رہا بقا بقا بقا بقا بقا بقا بقا بقا بقا  
 بقا چون در فنا اشننا اشننا اشننا اشننا  
 چہ جسمہ جان دل جملہ ہر اوست  
 کہ از خود چون عباد اشننا اشننا اشننا اشننا  
 بیانی ستر جانان آشکارا  
 گمان این جا بجا اشننا اشننا اشننا اشننا  
 ہے دل بکھا دجہ ہے کہ وہ شہنا گدا اشننا  
 اور ہر خود ہی اپنے آپ پر فدا ہو گیا اشننا  
 وہ جب یہاں تھا تو اس نے منصور اکبر  
 لیا تھا بکھا دجہ ہے کہ ستر ہی وہ خود  
 ہر جہاں کی ہر جہاں ہر گز نہ شکلی باشد  
 وہ ذات واجب الوجود ہمیشہ اپنے وجود  
 بالذات سے قائم ہے کیا دجہ ہے کہ گدا  
 بقا اور فنا کا طالب ہو گیا اشننا  
 جسم ہر جان ہر یا دل ہر ہر چیز وہ خود  
 اے ہی ہے کیا دجہ ہے کہ وہ اپنے سے جدا  
 ہو گیا اشننا اشننا اشننا اشننا  
 ہے آشکارا تو محبوب کار از مزدور حاصل  
 کہے گا کیا دجہ ہے کہ ہر جہاں ہر جہاں  
 ہر جہاں کی ہر جہاں ہر گز نہ شکلی باشد





## روایف الحیم

### اردو ترجمہ

عشق شہباز عقل چوں دراج - عشق ایک شہباز ہے اور عقل اس کے سلتے  
عقل در حضرتشن بود محتاج - ایک بھرتی کا منہ ہے عقل عشق کے

عشق شاہ مست و عقل چوں عیت - حضور میں محتاج ہے  
تا کہ گیسر دازد بزد و خراج - عشق شہنشاہ ہے اور عقل اس کی رعایا  
عشق عقل سے زبرد کی خراج لیتا ہے

از انام حق مجھو سلطان عشق - شہنشاہ عشق ہے منصور کا روپ و حاکم  
نفسہ زد و مظهر علاج - انام حق کا نور لگایا

راہ عشقش بجوی گردانی - تو اگر عقلمند ہے تو اس کے عشق کا طلب گار  
دار عشاق راشہ معراج - میں ہا سولی، عشاق کی معراج ہے

سریدہ آشنا اگر باشی - تو اگر عاشق ہے تو اپنا سر دے دے مجھ پر  
بر در دوستان میں است رواج - کے آستان پر بھی رواج ہے

نہ ددانی ست بر مریضان عشق - اے آشکار! عشق کے مریضوں کو اور کوئی  
نیت جز وصل آشکار علاج - واسخا جہیں بخشی، ان کا علاج محبوب کا

دمل ہے



## روایف الحیم فارسی

### اردو ترجمہ

ای درانی عشق دیگر هیچ - اے دوست! عشق کے بغیر ہر چیز بیک ہے  
دانہ تبیع شش هیچ - تبیع کے دانے مست گن، یہ بیک ہے

نہ دروغ و طاعت و تقوی بسوز - نیکو کاری، طاعت اور تقوی کو آگ  
تا بجز دروش بکشر هیچ - تا بجز دروش بکشر ہیچ

جز بخت نیست پریش دیگری - کے سوائے بانی تمام چیزیں هیچ ثابت ہوگی  
وز غمش مامدی مقصر هیچ - قیامت کے روز بخت کے علاوہ اور کسی  
چیز کی پریش نہ ہوگی، تو اگر اس کے درد

و غم سے قاصر رہ گیا تو یہ ہیچ ہے - و غم سے قاصر رہ گیا تو یہ ہیچ ہے  
بے خون و خطر رند اور عاشق سرست بن جا - بے خون و خطر رند اور عاشق سرست بن جا  
دین و گردنیا میرا هیچ - دین اور دنیا کا حصول تو ہیچ ہے

درد بگزین در و سالم آشکار - اے آشکار! درد توں جہاں میں درد اختیار  
تا بغیر درد خوشتر هیچ - کہ درد کے بغیر کوئی چیز اچھی نہیں ہے بلکہ

ہر چیز ہیچ ہے





اردو ترجمہ

○

ایہ دل دان از تو بدر بہک نہا  
ہم بجز از عشق دیگر نہکا  
گر طبعی عشق دل افکار شو  
ایک دیرین خوف خطر نہکا  
در دو جہان عشق تجسلی نمود  
انجم و خورشید و قمر نہکا  
عقل اسے عشق شدہ شہسوار  
عقل بگل ماند مگر نہکا  
گر تو ز ما پرسی رو عشق گیسو  
دا کہ دیرین راہ شہر نہکا  
کن تو یقین عشق شہر آشکار  
عقل شب بد نظر نہکا  
اسے دل اکھلے کہ جو چیز تھ سے با رہے  
دو پہچا ہے اور عشق کے بجز ہر چیز نہکا  
تو اگر عشق کا طلب گار ہے تو اپنے دل میں  
جنگی اور شنگی پیدا کر اس معاملہ میں دریا  
اور گجراہٹ فضل اور سراج ہے  
دو جہاں میں عشق جلوہ گر ہو گیا۔ سارے  
سورج اور چاند اس کی منیا سے پڑوڑے گئے  
آگے پہنچ ہیں  
عقل گھوڑا ہے اور عشق شہسوار عقل کچھوڑ  
میں دھنس گئے ہے  
تو اگر یہ ہے پوچھتا ہے تو عشق کی راہ اختیار  
کر عشق کی راہ میں جو چہ گاریاں و شنگلیاں  
میں وہ پہنچے ہیں  
یقین کر کہ عشق ظاہر ہو گا اور عقل نظر بھی  
نہیں آئے گی

ردیف الحامی

از می از غوان ہوش قدح  
میزند در دلم چو شیش قدح  
دیکھو شراب کی سوچ کسی قدر خوش میں آن  
ہر لے ہے شراب کے ہار میں عقل اور  
ہوش کی ایک ہی لہ کے اندر غارت کر کے  
رکھ دیا ہے  
دینا کی اور ہولناکیاں لوگوں کے واسطے  
ہے عشاق کو فہم ہوش و غور اور سنجی  
و مسرتی چاہیے جو شراب کے ہال سے پیدا  
ہوتی ہے  
اسے ساقی اقمے تر حین شراب ہا کر پست  
کر دیا اب دو شراب کے ساتھ ساتھ چنگ  
اور سرور بھی شروع کر دو  
شراب کا پیالہ آشکار کے ہر دہکے  
ہا سوس سے ہالہ شراب گشت چہا چہ



## ردیف الحامی

ہادی پیرماست شیخ شیوخ  
عارف رہنماست شیخ شیوخ  
واقف سرراز سبحانی  
اکمل اولیاست شیخ شیوخ  
اسم موسوم پیر عتب الحق  
روح بادشاہست شیخ شیوخ  
وصیت عارفان و مشفقان  
ماہک مقصد است شیخ شیوخ  
فیض بابت است از جناب علی  
ماشق صطفی است شیخ شیوخ  
دور یگانہ است او در ازانی  
صورتی با صفاست شیخ شیوخ  
خاک پاشکار شد اما  
بنظر ما خداست شیخ شیوخ

اردو ترجمہ

ہم سے ہادی اور پیر طریقت بزرگوں کے  
بزرگ ہیں۔ عارف ہیں۔ رہنما ہیں اور  
بزرگوں کے بزرگ ہیں۔

اسرار الہی سے آگاہ ہیں اور بہت بڑے  
کامل دل اور بزرگوں کے بزرگ ہیں۔  
ان کا نام نامی اسم گرامی پیر عتب الحق ہے۔  
توحید پرستوں کے بادشاہ اور بزرگوں  
کے بزرگ ہیں۔  
اہل عرفان اور عشاق کی صفت میں وہ  
ماہک و ممتاز سب کے امام اور بزرگوں  
کے بزرگ ہیں۔  
وہ براہ راست سیدنا حضرت علی المرتضیٰ  
کرم اللہ وجہہ سے فیض حاصل کر چکے ہیں۔  
اور حضور پر نور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ  
وسلم کے عاشق ہیں اور بزرگوں کے بزرگ ہیں۔  
وہ دور یگانہ ہیں۔ درازا کے سنے والے  
ہیں۔ صورتی با صفا ہیں اور بزرگوں کے  
بزرگ ہیں۔

آشکاراں کے پاؤں کی خاک ہے اور  
وہ آشکار کی نظر میں خدا ہیں۔

## ردیف الدال

### اردو ترجمہ

جو شخص دونوں جہاں میں مرد ہو گا وہ  
یقیناً صاحب درد ہو گا۔

سنو جو شخص بے درد ہے وہ مہر ہے اور  
جو مرد صاحب درد ہے وہ اپنی مثال

آپ ہے۔  
عاشق کی علامتیں یہ ہیں کہ ہوشہ گر بار  
زاری کرتا رہے گا اور اس کا چہرہ زرد  
ہو گا۔

جو عاشق محبوب کی زلفوں میں گرفتار  
اس کا دل دنیا کی محبت کے ارے  
ہمیشہ درد ہو گا۔

آشکار کا دل غم سے سمور ہے اور غم عالم  
اس کے آس پاس رہتے ہیں۔

ہر آنکس درد و عالم مرد باشد  
یقین دانی کہ صاحب درد باشد

آن مردست بی دردست بشنو  
کہ صاحب درد مرد درد باشد

علامتہای عاشق گریہ زار  
ہمیشہ روی عاشق زرد باشد

ہر آن عاشق ز زلفش مبتلا گشت  
دلش از محب دنیا سرد باشد

ز غم خالی نشد دل آشکارا  
علم داغہ گردا گرد باشد



# اردو ترجمہ

عشق چون اندر دلی پیدا شود  
جسم و جان لہ جسم معنی شود

کار او بارین و دنیا بیک نیست  
بہر کار او بگرد و پیشہ اشود  
بگذر داز خویش تن یکبارگی  
گفتگویش ہر ہر معنی شود

چونکہ ادا از خودی آگاہ شد  
مال او ہیں بے سرو ساما شود  
گم شود اوصاف بشریت از او  
اشکارا جان آن جاننا شود

(۱۰)

جب کسی کے دل میں عشق پیدا ہوتا ہے  
تو اس کا نام جسم اند جان حقیقت بن  
جانب سے یعنی مادیت ختم ہو جاتی ہے اور

رد عایت سطح پر اکبر آتی ہے  
جو اس ازلی اور ربوبی حقیقت کو ایک بار  
دیکھ لیتا ہے وہ اس پر فریفتہ ہو جاتا ہے  
اور اس کا دین اور دنیا کے ساتھ کوئی  
تعلق باقی نہیں رہتا

ایسا شخص ہمیشہ خودی کے عالم میں رہتا  
ہے اور اس کی تیار گفتگو سماں میں ہوتی ہے  
یعنی مجھ و تیرا اور نا قابل فہم  
جب وہ اپنے خودی کی لذت سے آشنا ہو  
جائے تو اس کا مال دیکھنا وہ بے مراد  
ہو گا

بے آشکارا اس کے نام بشری دامن  
اور اس ختم ہو جائیں گے اور وہ مرن  
موت ہی موت نہ جائے گا

۱۱

# اردو ترجمہ

عشق کو چون بازار کشا پور پر از درود  
مشہور ہوا بجاستہ عطار بود مرود

در منطق درد و صلت او کردہ بیانی  
شعشاق بہمان منت ترس روی شد از درود

مردود کو در راہ خدا رنج بہ از گنج  
ہرگز بود عاشق ہستندہ کل لہزد

بہر وہمان کشت کردہ بہر مجر از عشق  
مہربان کہ عشق کشتہ آن مرشد از درود

عطار چندی گفت بخور جام می عشق  
بہر بہان آشکار شب درود مرصدا و

عطار چندی گفت بخور جام می عشق  
بہر بہان آشکار شب درود مرصدا و

دیکھو ہر پیشہ پر رک گلیاں اور بازار درود  
سے مشہور ہیں اور حضرت شاعر فرید الدین عطار  
رحمۃ اللہ علیہ جو ایک سر و کامل ہیں ہر پیشہ پر  
میں ہر رنگ انہی کا ہر جام ہے

حضرت عطار نے اپنی تصنیف منطق  
اور دست ہر شے بیان کی ہے کہ  
ماہی ہر گاہ اس کا پیر و زرد ہو گا

حضرت عطار نے فرمایا ہے کہ کشتہ گراہ  
انک رکنا آٹھا تا خزانہ پائے سے ہر ہے  
اور عاشق کبھی بھی طول اور باور میں نہیں کرتا

یہ شخص عشق سے تار بستہ ہے وہ ہر  
ہے اس مرد خدا پر قربان جائے ہر عشق  
میں رنگاں اور ساری نظریات ہے

حضرت عطار کا ارشاد لڑکی ہے کہ تیر  
خوش کا ہم خوش کر دینا بھی چاہی کری  
وہ شادی ہی رات میں بھی شرب تیب ہے  
تب بھی اور دہم تہہ جو مے تب بھی





ایک دلا خوشبو ز شہ عطار در جام رسید  
ان زبان یکبارگی از کفر و دین مارا کشید  
شہر نیشاپور پرورد دست گر پرسی ز ما  
از در و دیوار آید نفسہ بل من مزید  
چہ بطل الدین چہ جامی غاشیہ بردار او  
ارمن چنین تعریف ما از پیر عبدالحق شنید  
عارف و عاشق بود این ہر دو القاب او  
صد ہزاران جام می توحید از ساقی چشید  
ایکدہ در کشتوری اسم شریفش ظہرست  
مرغبا اندمدا خوانند نام آن سرید  
مست و شیدا از حکایات عیال و آشکار  
صد رموز و صد بیانیہش در لای نادید

## اردو ترجمہ

اے دل! میری روح تک حضرت عطار کی  
خوشبو پہنچ گئی اور اس کی دقت اور ایک دم  
مجھے کفر اور دین سے آزاد کر دے نیاز کرنا۔



اگر ہم سے پوچھو تو شہر نیشاپور در سے  
صومر ہے اور اس کے ہر در و دیوار سے  
بل من مزید ز در و دین کی مسئل طلب،  
کی صدا میں آ رہی ہیں۔  
حضرت بلال الدین روی ہوا حضرت  
عبد الرحمن جامی اس کے غاشیہ بردار ہیں (۱۵)  
ہم نے بہت اپنے پیر طریقت حضرت  
عبدالحق سے سنی ہے۔

حضرت عطار کے دو القاب ہیں عارف  
اور عاشق، انہوں نے ساقی کے ہاتھوں سے  
بادۂ توحید کے لاکھوں جام نوش فرماتے ہیں۔  
اسے دوست ان کا نام نامی اسم گرامی ہر  
تک میں شہر ہے اور تو اور اپنی ہے بھی  
فنا میں ان کا نام در کرتے رہتے ہیں۔

یاد میرا مزید  
آشکارا ان کی عجیب و غریب باتوں پر عشق  
اور مرست ہے۔ ہماری راہ میں جو جہالت  
مائل تھے وہ ان کے تہلے ہوئے اسرار  
بیانات سے ہٹ گئے۔



یاراز ما حجاب میدارو  
پردہ لای نقاب میدارو

از بہر قتل عاشقان ہچمون  
روی پنهان شتاب میدارو

درخ خویش چو آئینہ مشغف

این عجائب کتاب میدارو

گاہ اور استنا بھی گردو

اگر و جہش شتاب میدارو

ہم شکار آدمی چہ مرست

دوستی آن جناب میدارو

ناب و نایاب ایسا کہ آقا

دادا، حق و کمال کی بات

یاد یاراز ما حجاب میدارو

نیکو زبان و دلی و دلی و دلی

تشمین و التماس و التماس

لہذا کہ تا تک و تک و تک

## اردو ترجمہ

ہمارا یار ہم سے حجاب کرتا ہے اور اپنے  
چہرہ پر پردہ بند کے پردے ڈالتا ہے۔

عشاق کو قتل کرنے کے واسطے اپنا چہرہ  
جلدی چھپا لیتا ہے۔

ان کا حسین و جمیل چہرہ قرآن کی آیت کی  
طرح ہے۔ یہ ایک عجیب کتاب ہے جو ہر  
کے پاس ہے۔

کبھی دوست بن جاتا ہے اور کبھی اپنی ہولناکی  
سے مذاہب میں مبتلا کر دیتا ہے۔

آشکار جو اس قدر مرست نظر آتا ہے  
تو اس کی وجہ یہ ہے کہ یار کی محبت کی شرب  
پیتا ہے۔



یاد یاراز ما حجاب میدارو

نیکو زبان و دلی و دلی و دلی



## اردو ترجمہ

کاری بزدلی تو ہی ہے چہ شد چہ شد  
نور ہما زنی تو ہی ہے چہ شد چہ شد  
تو اس سے کیا ہوا۔

کشف القبر گشتہ ہر دم حضور گشتہ  
مینائی نور گشتہ ہی ہے چہ شد چہ شد  
اور نور کا مشاہدہ بھی کرنا ہے تو اس سے

کیا ہوا۔  
تو اگر بزرگ ہی گیا لیکن غصہ کی گرفت میں  
را اور انا نیت چھٹکارا حاصل نہیں کر سکا

تو اس سے کیا ہوا۔  
تو اگر آسمانوں کی سیر کر رہا ہے لیکن تیرا  
دھیان نامہ شام کی طرف رہتا ہے اس

سے کیا ہوا۔  
تو نے اگر قرآن یاد کر لیا اور حک عرب کی  
سیر و سیاحت بھی کر لی لیکن تیرے دل میں  
دور پیدا نہیں ہو سکا تو اس سے کیا ہوا۔  
تو ساری دنیا کا پیر و مرشد ہی گیا لیکن نہ

انیت سے آزاد ہوا اور نہ درویشی  
اور سوسنی حاصل کر سکا تو اس سے کیا ہوا

کردی لمبی مری کی اندر ہوا ہمدردی  
بودا چند اوندیدی ہی ہے چہ شد چہ شد

علم مسخراتی خواندی بشش جہاتی  
من شناسن ذاتی ہی ہے چہ شد چہ شد

خواندی جو علم و عورت چہ کشف چہ کراست  
جزو زنی سلاست ہی ہے چہ شد چہ شد

صدور و ہنجوانے از درد تو نہا فی  
در شور و شریانی ہی ہے چہ شد چہ شد

گرشش طیف جہادی گشتہ بہ ہجراتی  
کردی نہ انتظار ہی ہے چہ شد چہ شد

اکن یار آشکارا است کردہ است مالا  
کلی چاک لہن قبار ہی ہے چہ شد چہ شد

کے کراہی ہی ہے چہ شد چہ شد

کے کراہی ہی ہے چہ شد چہ شد

تو نے بہت سے مریہ کر لئے اور ہوا میں  
بھی اترتا رہا لیکن چہ دیکھنے کی چیز تھی۔

اسے نہیں دیکھ سکا تو اس سے کیا ہوا۔  
تو نے علم تسخیر پر مد لیا اور شش جہات کو بھی

منکر کر دیا لیکن حق ذات پاک کو پہچان نہ سکا  
تو اس کو جہنم چہان سکا تو اس سے کیا ہوا۔

تو نے دھماکا دینے کے طریق بھی سمجھ لئے  
در کشف و کرات بھی حاصل کر لئے لیکن

در دشتہ بیز چو کو کوئی سلاحتی نہیں ہے تو  
اس سے کیا ہوا۔

تو سینکڑوں دھپے پر تھکتا اور دھپے  
بلاشبہ تیرے دون رات انگاروں کے دریا

گھرا رہتا ہے تو اس سے کیا ہوا۔  
اگر تیرے پھر کی پیٹنے ہاری ہیں اور ان کی

وجہ سے تو منظر اب میں رہتا ہے لیکن تو  
یار کے انتظار کا کیفیت سے مدت نشا

نہیں ہے تو اس سے کیا ہوا۔  
اسے آشکارا ہمارے بارے میں کہہ کر گم دیا

ہے کہ اپنی ہستی کی بنا کو چاک کر دے۔



## اردو ترجمہ

یاران ز عشق تو بہ کنان شد چہ شد چہ شد  
 این حال در آخر زمان شد چہ شد چہ شد  
 اگر دل کسی نشنودہ بیان درد  
 در پیش کوہ کرد بیان شد چہ شد چہ شد  
 ہی ہی حدیث عشق بہ مجلس نمی کنند  
 جنگل بدل مگر بہ میان شد چہ شد چہ شد  
 بر کسد رانی نان پریشان منتظر  
 الاقل دروغ در آن شد چہ شد چہ شد  
 برگز قبول کس نکستد راہ عاشقی  
 اسرار عشق گر چہ عیان شد چہ شد چہ شد  
 رفتہ است آشکار ہمان روز اعتبار  
 از خاص عام جملہ گمان شد چہ شد چہ شد  
 یاروں نے عشق سے تو بہ کر لی۔ یہ کیا ہو گیا۔  
 یہ حال آخری وقت میں ہوا۔ یہ کیا ہو گیا۔  
 درد کا ذکر کسی نے دل کے کانوں سے نہیں سنا۔  
 گویا یہ بات اندھے کے سامنے بیان کی گئی۔  
 یہ کیا ہو گیا۔  
 افسوس صد افسوس کہ مجلس میں کرنی عشق  
 کی بات ہی نہیں کرتا۔ فقط جنگ بدل کی  
 باتیں درمیان میں آگئی ہیں۔ یہ کیا ہو گیا۔  
 ہر شخص روٹی کے لئے پریشان اور منتظر  
 ہے اور اس کے حصول کے لئے فریب اور  
 جھوٹ سے کام لیا جا رہا ہے۔ یہ کیا ہو گیا۔  
 اگرچہ عشق کے تمام اسرار درموز کھل کر  
 منظر عام پر آچکے ہیں تاہم کوئی بھی عاشق  
 کی راہ کو قبول نہیں کرتا۔  
 اے آشکارا عرصہ ہوا کہ لوگوں کے دلوں سے  
 اعتبار اٹھ گیا۔ اب تو خاص عام شکر  
 شب میں جلتا ہو گئے ہیں۔ یہ کیا ہو گیا۔



## اردو ترجمہ

عشق اندر دل ہر انکس کار کرد  
 از کفر اور از دین بسنا کرد

شد غلام یوسف از ناز عشق  
 غلغلہ اور در مصہر بانار کرد

شیخ صنغان را درون کفر آورد  
 از محبت در گلو زمار کرد

پرست شمس الحق تبریزی کشید  
 ہمنجاں مقول شد عطار کرد

زور عشقش چوں بدل شبلی زید  
 سراز اسرار او اظہار کرد

غمرہ عشقش ببین چہ کار کرد  
 خواجہ منصور را بردار کرد

رسم عشقش ہمچنین شد آشکار  
 قل عشاق ان بسی بیار کرد

جس کے دل پر عشق اثر انداز ہوا۔ اس کو  
 دین اور کفر سے بیزار کر دیا۔

یہ عشق ہی کا ناز و انداز تھا کہ یوسف  
 غلام بن گیا اور مصہر کے بازار میں اس  
 کا چرچا ہوا۔

یہ عشق ہی تھا کہ جس نے شیخ صنغان کو کفر  
 کی راہ پر ڈال دیا اور اس کے گلے میں نہر  
 پہنا دیا۔

حضرت شمس الحق تبریزی کی کمال کھینچ لی اور  
 حضرت شیخ فرید الدین عطار کو قتل کر دیا۔

اس کے عشق نے جب حضرت شبلی کے  
 دل میں حمد و ثناء تو راز ہلے سر بستہ میں  
 سے بعض راز ظاہر کر دیے۔

دیکھئے اس کے عشق کے غمزوں نے کیا کر دیا۔  
 خواجہ منصور کو سولی پر چڑھا دیا۔

اے آشکارا اس کے عشق کی رسم ہی  
 ہے کہ عشاق کو بڑی کثرت سے قتل کر دیا  
 جاتا ہے۔



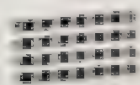




## از دو ترجمہ



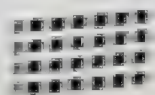
یار یاران رانی پرسد  
 یاد یاران رانی پرسد  
 ز ابدان خام دعا شقان پختہ  
 خاکساران رانی پرسد  
 داغ چون لاله در دل عاشق  
 داغداران رانی پرسد  
 زلفت پیچیدہ یار چون دامن  
 دام داران رانی پرسد  
 بخند و جام از دام دام  
 غمخواران رانی پرسد  
 آن صیب طیب ماذق لیک  
 دلنگاران رانی پرسد  
 آشکارست بی نیازی دوست  
 بیت یاران رانی پرسد  
 ز یاد تو یاروں کو پوچھا ہی نہیں ہے برا  
 کو بارش کی پرواہ ہی نہیں ہے  
 ز ابد عالم میں اور عشاق پختہ خاکساروں  
 کو کوئی نہیں پوچھتا  
 عاشق کے دل میں گل لالہ کی طرح داغ ہے  
 لیکن ان عشاق دل انگار کو کوئی نہیں پوچھتا  
 یار کی پیچ در پیچ زلفیں دام کی طرح ہیں  
 لیکن جو اس دام میں گرفتار ہیں ان کو تو  
 پوچھتا ہی نہیں ہے  
 خود تو ہمیشہ جام پر جام پیتا رہتا ہے لیکن  
 جو غم کھاتے ہیں ان کو پوچھتا ہی نہیں ہے  
 محبوب ہے تو طیب ماذق، لیکن ان کے  
 عشاق جن کے دل زخم خوردہ ہیں  
 کو پوچھتا ہی نہیں ہے  
 محبوب کہے نیازی ظاہر ہو چکی ہے اپنے  
 عشاق سے قرار کو پوچھتا ہی نہیں ہے



## اردو ترجمہ



آنا نکو رسیدند ز غم و درد رسیدند  
 آن یار بدیدند کہ خود را چونند بدیدند  
 از خویش برقتند ز من ما و برستند  
 باقی کہ ہمون مانند ز غیرش بر رسیدند  
 آن قول خدا سوی عشاقان کہ بر آید  
 این گوشش بنزد وہ بدگر گوشش شنیدند  
 آن نیست زبان کز می آن فائقہ گیرد  
 خون غیر زبان ست کہ جگر عرق چشیدند  
 ہر سوئی دود نہ بہر سوئی رسیدند  
 آشکار بہرید نہ چو از خویش رسیدند  
 جو لوگ منزل مقصود پر پہنچے وہ درد دہلی  
 کی بدولت پہنچ سکے۔ یار کو دیکھنے کا  
 شرف انہی کو حاصل ہوا جنہوں نے اپنے  
 آپ کو دیکھنا ترک کر دیا  
 یہ لوگ جب خودی امانیت اور دولہے  
 آزاد ہوئے قریب جوروہ گیا وہ وہی تھا  
 وہ باتیں حمد اللہ تعالیٰ اپنے عشاق کے  
 ساتھ کرتا ہے۔ عشاق انہیں اس قدر  
 کان سے نہیں سننے دے اور ہی کان پر نہ ہے  
 وہ منہ جس کے ساتھ بادہ عرفان کا دھوا  
 پکھا جاتا ہے اور اس کی چکیاں لی جاتی  
 ہیں۔ وہ یہ ظاہری منہ نہیں ہے بلکہ وہ  
 اور ہی ہے  
 عشاق اس ذات پاک کی جستجو میں ہر  
 دور سے اور ہر مقام پر پہنچے لیکن جب تک  
 خودی کو ترک نہیں کیا اس کو دیکھ نہیں سکے





## اردو ترجمہ

دل میں پھر بھی آید ندائے تاجہ میگرد  
از آن غم دردی زاید ندائے تاجہ میگرد

گہی بد پریشانی گہی ہی ہی حیرانی  
بہر دم عشق افزایہ ندائے تاجہ میگرد

عجب کلاویدیم غم گاہ نشنیدم  
ز غم دشادی برآمد ندائے تاجہ میگرد

اگر غم در پیش آید از دوا کابل شو ہرگز  
ترا شادی بھی شاید ندائے تاجہ میگرد

آشکارا چہ سبجونی بہر سونی چراوونی  
ترا غم یاری بایہ ندائے تاجہ میگرد



میرے دل میں ہول اٹھ رہے ہیں۔ میں  
نہیں جانتا کیا ہونے والا ہے۔ اس غم  
سے درد میں اضافہ ہو رہا ہے میں نہیں  
جانتا کیا ہونے والا ہے۔

کبھی پریشانی نصیب ہوتی ہے اور کبھی  
سرگردانی اور خیرانی۔ لحظہ لحظہ عشق زیادہ  
سے زیادہ ہو رہا ہے۔ میں نہیں جانتا کیا  
ہونے والا ہے۔

میں نے ایک عجیب و غریب بات دیکھی ہے  
ایسی جو اس سے پہلے نہ کبھی دیکھی تھی اور  
نہ سنی تھی اور وہ یہ کہ غم اور خوشی سے  
بنجات حاصل ہونے والی ہے۔ میں نہیں  
جانتا کیا ہونے والا ہے۔

تجھے اگر غم اور درد کا سامنا کرنا پڑے تو  
اس سے بالکل نہیں گھبرانا۔ کیونکہ آخر کار  
تجھے خوشی نصیب ہوگی۔ میں نہیں جانتا،

کیا ہونے والا ہے۔

اے آشکارا! کیا تلاش کر رہا ہے اور ادھر  
ادھر کیوں دوڑ رہا ہے۔ تجھے غم کو اپنا ساتھی  
بنانا چاہیے۔ میں نہیں جانتا کیا ہونے والا ہے۔

## اردو ترجمہ



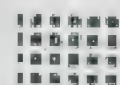
دل بیتاب پر درد بہز یاران پریشان شد  
حکایات گزشتہ آہا ہمان پر درد یاران شد

گہی درد گہی دریاں گہی غم گہی شادان  
گہی گریان گہی خندان گہی بیدل پشیمان شد

گہی شربت گہی زہرست گہی جم و گہی قہر  
گہی ماہ و گہی مہرست گہی گریان بریان شد

گہی عالم گہی حاکم گہی بیچارہ میگرد  
گہی دانا گہی نادان گہی درجوش جولان شد

گہی گم گاہ آشکارا گہی گلزار گہی خارا  
عجب کلاویدیم غم گاہ آشکارا گہی گلزار گہی خارا



میرادل دوستوں کے لئے تاب اور درد مند  
ہے۔ گزشتہ دور کی درد بھری باتیں یاد  
آتی ہیں اور وہی اس درد کا دریاں بن  
جاتی ہیں۔

عاشق کبھی بیمار ہے کبھی تندرست، کبھی  
غمگین ہے کبھی خوش، کبھی روتا ہے، کبھی  
ہنسنا ہے اور حیرت دل قابو سے نکل جاتا  
ہے تو پشیمان ہو جاتا ہے۔

کبھی شربت ہے کبھی زہر کبھی رحم ہے کبھی  
قہر، کبھی چاند ہے کبھی سورج، کبھی روتا  
ہے اور کبھی جل بھی کر کباب ہو جاتا ہے۔

کبھی عالم ہے کبھی حاکم اور کبھی عاجز  
جاتا ہے۔ کبھی دانا اور کبھی نادان اور  
کبھی جوش کی دجر سے جولان میں آتا ہے۔

کبھی پوشیدہ ہوتا ہے کبھی ظاہر کبھی گلزار  
ہوتا ہے اور کبھی سخت پتھر۔ تجھے تعجب ہے  
کہ یہ جسم اور جان دراصل مجرب ہے۔



## اردو ترجمہ

بھی گویند امان بدراہ باشد  
نہ بدراہ است اما شاہ باشد

شکایت کی کنی ای پارسا بین  
کہ آن عاشق رسول اللہ باشد

اگر پر عیب ہم بدکار باشم  
یقین دانی کہ او ہمراہ باشد

نید ارم بجز عشقش بدل نہک  
ازین عالم خدا آگاہ باشد

بآن حال جنابش آشکارا  
یکی از سگ همان درگاہ باشد

لوگ دیرے متعلق کہتے ہیں کہ یہ بدراہ  
ہو گیا ہے۔ میں بدراہ نہیں ہوں بلکہ  
بادشاہ ہوں۔

اسے زاہد! شکایت کیوں کرتا ہے۔ دیکھ  
تو یہی۔ تو جس کو بدراہ کہتا ہے وہ حضور  
پر نور حبیب کبریا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم  
کا عاشق زار ہے۔

میں اگر عیب دار اور بدکار ہوں، تو  
یقین کر کہ حضور میرے ساتھ ہیں۔

میں اپنے دل میں عشق رسول کے سوائے  
اور کوئی چیز نہیں رکھتا اور اللہ تعالیٰ  
خود اس بات کا گواہ ہے۔

آشکارہ حضور پر نور رسول اکرم صلی اللہ علیہ  
وسلم کی درگاہ عرش بایگاہ کے کتوں میں  
سے ایک کتا ہے۔

دیدہ ما ابرو وار میگرید  
از سبب محبہ یار میگرید

نہ خبردار از وصال و فراق  
آنکہ بی اختیار میگرید

نصف از ریل رفت نامد یار  
بر رو انتظان میگرید

عاشقان ہم زنی نیازی او  
چوں سحاب بہار میگرید

آشکارا و نہبان بر بی اختیار  
خود بخود زار زار میگرید

## اردو ترجمہ

ہماری آنکھیں بادل کی طرح برس برس ہیں  
یعنی یار کے فراق میں رو رہی ہیں۔

نہ وصال کی خبر ہے نہ فراق کی۔ بس  
بے اختیار رو رہی ہیں۔

اوجی رات گزری اور یار نہیں آیا آنکھیں  
بر سر راہ سراپا انتظار بن کر رو رہی ہیں۔

عشاق یار کی بے پروائی دیکھ کر ابر بہار  
کی طرح آنسو بہا رہے ہیں۔

آشکار ظاہر بھی اور پوشیدہ بھی بے اختیار  
ہو کر زار و زار رو رہے ہیں۔





اے زاہد! جو دل درد سے معمور ہے وہ  
آباد ہے اور یقین کر کہ جس دل میں اللہ کا  
عشق نہیں ہے وہ دیران ہے۔

ہر بن اپنی خوشبو سے بے خیراد ہر آدمی  
دوڑتا پھرتا تھا۔ اس نے جب اپنے شک  
کے بیٹے کی خوشبو سونگھی تو پکارا گیا۔  
ہر شخص اس نعمت خداوندی پر اعتبار  
نہیں رکھتا جو اس کے دل میں پوشیدہ  
ہے۔ لوگ اپنے دل کی کیفیت سے آگاہی  
نہیں رکھتے اور ادھر ادھر دیکھنے لگتے ہیں  
بادشاہ منصور (منصور طالع) نے عشق کا پرچم  
بلند کر دیا اور فنا سے بقا کے درجہ پر فائز  
ہو کر بادشاہ بن گیا۔

حضرت شمس تبریزی اور حضرت عطار نے  
کیا فرمایا ہے کہ جس نے اپنے جسم اور جان  
کو ترک کیا وہ محبوب بن گیا۔

اے آشکارا! اپنے غم دل کی کیا تشریح  
کروں مجھے اس راز سر بستہ کی نگہبانی کا  
حکم ملا ہے۔



## از دو ترجمہ

کبھی عاجز بنتا ہے کبھی قادر ہوتا ہے کبھی  
گمراہ ہوتا ہے کبھی رہنما بنتا ہے۔

کبھی سوتلی سوتلی ہے کبھی ناستق اور ناجر۔  
کبھی ملکہ اور کبھی کافر بنتا ہے۔

کبھی گدا ہوتا ہے اور کبھی بادشاہ۔ کبھی  
آقا بنتا ہے اور کبھی غلام۔

کبھی جوان ہوتا ہے کبھی بوڑھا۔ کبھی  
بڑا بنتا ہے کبھی چھوٹا۔

کبھی احمق بنتا ہے کبھی جسم اور کبھی جان۔  
کبھی رعایا بنتا ہے اور کبھی شکر۔

کبھی لٹھی لباس زیب تن کرتا ہے اور کبھی  
گدا گروں کی گڈری پہنتا ہے۔

کبھی نیاز کرتا ہے کبھی بے نیاز بنتا ہے۔  
کبھی دارا ہوتا ہے کبھی سکندر بنتا ہے۔

گاہ عاجز گاہ قادر می شود  
گاہ گمراہ گاہ رہبر می شود

گاہ میں سوتلی کہ فاسق ست  
گاہ ملکہ گاہ کافر می شود

کہ گدا ایسا گدا بادشاہ  
گاہ میر و گاہ چاکر می شود

کہ جوان ست گاہ پیر کہ نہ سال  
گاہ اکبر گاہ اصغر می شود

گاہ احمق و گاہ جسم و گاہ جان  
گاہ رعیت گاہ لشکر می شود

گاہ می پوشد قبا یا اطلسی  
گاہ بادلن گدا اگر می شود

کہ نیازت میکند کہ بی نیاز  
گاہ دارا کہ سکندر می شود



گاہ آب و گاہ بچہ گاہ زن  
گاہ خراہر گاہ مادر می شود

گر منزہ باشد اذہر ہمہ  
گاہ دراربع عناصرمی شود

گاہ آدم گاہ خراگاہ شعیث  
بہ نظرس گاہ منظر می شود

گر سلیمان گاہ شد مسکین مر  
گاہ ابرہیم و آذری شود

گاہ شیطان ست گاہی یو جہل  
گاہ کاہن گاہ ساحری شود

گاہ ملا گاہ متامنی ممتب  
گاہ علاج ست بہ چیز می شود

گاہ آید در جلال و در جمال  
آشکارا گاہ کستری شود



کبھی باپ بنتا ہے کبھی بیٹا اور کبھی پیری۔  
کبھی بہن بنتا ہے اور کبھی ماں۔

کبھی ہر چیز سے پاک و صاف ہوتا ہے  
اور اربع عناصر کے اندر حلول کرتا ہے۔

کبھی آدم بنتا ہے کبھی حوا اور کبھی شیث۔  
کبھی نظار کرتا ہے اور کبھی نظارہ بنتا ہے۔

کبھی سلیمان بنتا ہے اور کبھی چیز نئی کبھی  
ابراہیم بنتا ہے اور کبھی آذر۔

کبھی شیطان بنتا ہے کبھی یو جہل کبھی  
کاہن بنتا ہے کبھی جادوگر۔

کبھی ملا بنتا ہے کبھی قاضی اور کبھی سپاہی۔  
کبھی علاج (منصور) بنتا ہے اور گرفت  
میں آجاتا ہے۔

کبھی جلال کا مظاہرہ کرتا ہے اور کبھی  
جمال کا اور اسے آشکارا کبھی بہت ہی  
عاجز اور مسکین بن جاتا ہے۔



## از دو ترجمہ



یار کو ہم سے جدا نہیں ہونا چاہیے اور  
نہ ہما شہا کے ساتھ ہونا چاہیے۔

تو ماد شہا کو ترک کر کہو نہ جب تک ثابت  
ہوتی ہے دیدار حاصل نہیں ہوتا۔

ایسا کون شخص ہے جو اپنی ہستی کو مٹائے  
بیزا شد کے دیدار سے مشرف ہو سکے۔

یہ انسان، گیارہ درشد، باقی رہا۔ بقا کا  
درجہ اپنی ہستی کو مٹائے بغیر حاصل نہیں ہوتا۔

اے آشکارا! سن لے اپنی ہستی کو مٹائے بغیر  
کوئی بھی صوفی با صفا نہیں بن سکتا۔

آن یار زما جسد انما شد  
لیکن کہ ہما شہا نباشد

یگذر تو زما و از شہائی  
در مادہ منی لقانیا شد

آن کیست کہ با خودی بر بند  
دیدار بجز خدا نباشد

این جملہ برفست او بماندہ  
بی قتل خود این بقا نباشد

جز گم شدن شنو آشکارا  
آن صوفی با صفا نباشد







بڑے بڑے عشاق وحدت اور کثرت کو ایک چیز سمجھتے ہیں۔ وحدت میں قائم اور کثرت میں سیار۔

دل جب جسم اور جان کی قید سے آزاد ہوئے تو دن رات عیش وعشرت میں بہنے لگے۔ عشاق ظاہر بینوں کی نظر میں تو حقیر ہیں لیکن درحقیقت بارگاہ الہی میں بہت بڑے رتبہ پر فائز ہیں۔

عشاق نے مقامات سلوک طے کرنے میں جو تدریجی طریقہ اختیار کیا وہ یہ ہے پہلے اللہ کی جانب رجوع ہوئے پھر اس کے پاس جانے لگے۔ پھر اس کے ساتھ ساتھ رہنے لگے اور پھر اس کی ذات میں مدغم (فنائی اللہ) ہو گئے اور (مدیثا قدسی فی سمیع و بلیٰ) بصرہ کے بموجب صاحب قدرت بن گئے۔

اے آشکارا! یہ مقام غیر کو حاصل نہیں ہو سکتا۔ جب تک لوگ صہن (ذات حق) کو نہیں سمجھیں گے۔ اس وقت تک عین وغیرہ کی وجہ سے رنج اور حسرت میں رہیں گے۔

ماشقان عارفان سیرت و عبرت اند  
از تماشا عبرت آنها غرق در یا حیرت اند  
وحدت و کثرت کی دانند سرداران عشق  
قائم اند وحدت دیار اند رکشرت اند  
چون ز قید جسم جانہا دل خلاصی یافتند  
روز و شب یکجای اند رنگ عیش وعشرت اند  
خاک را نند ظاہر گر چہ در اہل نظر  
باطن آنها بین کہ در درگاہ عالی حضرت اند  
سیرالی اللہ باللہ ہم مع اللہ کردہ اند  
تاکہ در فی اللہ رسیدند مالکان قدرت اند

آشکارا این مقامی نیست حاصل غیر را  
تا نہ اند عین را از عین اند حضرت اند

## اردو ترجمہ

عشاق اور عارفان حیرت اور عبرت میں ہیں  
وہ سیر کرتے ہیں اور ہر چیز کا مشاہدہ کر کے  
برت حاصل کرتے ہیں اور دریائے حیرت  
میں غرق ہو جاتے ہیں۔



## اردو ترجمہ

دل صاحبانِ حق و جمال کو دیکھ کر عزت مہل  
کتاب ہے۔ کوچوں اور گلیوں میں دیکھو ہر مقام  
پہاں محبوب کا چہرہ سننے میں آئے گا۔  
عشق سوداگر بن کر حسن کی مملکت میں آیا  
ہے اور عاشق اور معشوق کے درمیان  
سودے بازی کر رہا ہے۔

عشق نے صنعتان کو زنا پر پہنا دیا اور سکڑ  
افلاطونوں رقصا سفروں کو مجنون بنا دیا۔

شہنشاہ عشق ایک لمحہ کے لئے عابدوں اور  
زاہدوں کو یہودی، برہمن اور مجوسی بنا دیتا ہے۔

اگر عاشق صادق ہے تو اس سے  
مست ہو کر کیوں کہ اس میں جو درد و غم ہے  
اسی میں ہماری بہتری ہے۔

اے آشکارا! آہ و زاری خوش رہو۔  
عشق جہاں سے غاۓ دل کو اپنے غمزے  
پہنچنے والا ہے۔

در خوبرویان دیدہ دل عبرت تماشا میکند  
ہر کو چہ بازار بین آن یار غمخفا میکند

عشق سوداگر شدہ در ملک حسن آمد  
در میان عاشق و معشوق سودا میکند

عشق چون صنعتان را در زنا مار آورید  
صد فلاطون را یکی مجنون شیدا میکند

پارسیان عابدان را در می سلطان عشق  
کہ یہودی کہ برہمن گاہ ترسا میکند

گر تو عاشق صادق پسین طریقہ سرتاب  
کا ندرین غم و درد با ما کار زیبا میکند

آشکارا باشش خوش در نالہ و فریاد  
خاۓ دل را ز غم عشق یغما میکند





## اردو ترجمہ

عشق یوسف را بمصر از ملک کنعان آورید  
بر سر بازار اورا چون غلامان آورید  
پیش کیا۔

مجنوں کے دل میں یسے کے وصل کی بی  
متا رہتی تھی۔ آخر عشق یسے کو بکری کی کھال  
میں ڈال کر محبوبہ کی گل میں لے آیا۔  
میں سخت تعجب اور حیرت میں ہوں کہ  
شہنشاہ اپنے اور ان کا کام رکھ کر  
آیا ہے۔

اس حقیقت سے میرے دل کے اندر  
درد بڑھتا ہے اور میری آنکھیں اس  
طرح آنسو بہانے لگی ہیں جیسے طوفان  
جوش میں آیا ہو۔

میرے دل سے کعبہ اور بتخانہ کا خیال  
مٹ گیا اور عاشقی ہم کو کفر اور ایمان  
کے دائرے سے کھینچ کر باہر لے آئی۔  
آشکار اگرچہ ایک مسکین، عاجز اور بیکس  
ہے لیکن اس کے باوجود شہنشاہ عشق  
اس کے گھر میں جلوس افروز ہوا ہے۔

عشق یوسف را بمصر از ملک کنعان آورید  
بر سر بازار اورا چون غلامان آورید

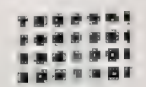
خیال دسل یل اغتاده بسی مجنون را  
عشق اندر پوست بندر کوی جانان آورید

در عبا یسے ہم در تیسر مانڈا ہم  
شاد اعظم خویش را در نام انسان آورید

زین حقیقت درد افزون میشود اندر دم  
دید ما آشکاران جویش طوفان آورید

موشد آن کبر و بتخانہ ہر دواز و لم  
عاشقی ما را بر دین از کفر ایمان آورید

کیست مسکین آشکارا عاجز و بیکس  
عشق اندر بیک او شاد شایان آورید



## اردو ترجمہ

وہ دریائے سندھ تیز میرے سر پر خونی  
موج لے آیا۔ سمندر کی ہیبت ناک شور و غل  
نے میرے دل کے اندر جوش جنوں پیدا کر دیا۔

ظاہری علم مٹ گیا اور باطنی علم سطح پر ابھر  
آیا۔ عشق کی بو بھون کی وجہ سے باطنی علم  
ظاہر ہو گیا۔

عشق نے میرے اوپر مہی زاصل حقیقت  
کے دروازے کھول دیئے۔ سمندر کی  
طبیعی اندرونی حقیقت کو سطح پر لے آئی۔  
کیست اور کیفیت ختم ہو گئی اور ہم گہرے  
سمندر کے اندر غرق ہو گئے۔ اس لئے  
کہ اس نے سزا ٹھانے اور سر جھکاتے سے  
رٹائی دلا دی۔

قطرہ دریا کے اندر سما گیا اور وہ جزو  
کل بن گیا۔ گردش حالات نے مجھے کمی  
اور بیشی سے باہر کھینچ لیا۔

آشکار اپنے پیر طریقت کی توجہ اور  
تلقین کے وجہ سے کم ہو گیا۔ ان پر  
تسکین و آفرین ہو کہ انہوں نے ایسی ہمائی

فرمائی۔

بر سر آن تیز دریا موج خونی آورید  
غیر بحر اندر دم شور جنونی آورید

علم ظاہر مٹ گشتہ علم باطن رونود  
جزو صفت از شوق آن علم سلونی آورید

بچخان بر کوی سن آن عشق در مہی کشود  
بحر طبعانی حقیقت از بطونی آورید

چند چونی رفت افتادیم در روز یائسی  
ناکھ اواز سر کشی و سر غونی آورید

قطرہ در دریا فادہ گشت آن جزو کل  
گردش احوال بر دین از کم فرونی آورید

از توجہ پیر مادی آشکارا کم شدہ  
آفرین باد ابراو کلہ بن رہمونی آورید

تسکین و آفرین ہو کہ انہوں نے ایسی ہمائی



○

میں سنا اس سے پوچھا کہ تو اس قدر شور  
و شریکوں کرتا ہے جبکہ تجھے پھول کے  
ساتھ صل کی دولت میرے تو پھر کون سی  
فکر ہے جس نے تجھے حیران اور سرگرداں  
کر رکھا ہے۔

بلبل نے کہا اسے ناپختہ کارا جب تو نے  
میرا حال پوچھا ہے تو جواب بھی سن لے۔  
مجھے ایک فکر ہے جو میرے دل کو درمند  
اور محزون رکھتا ہے۔

اور وہ فکر یہ ہے کہ جب باغ کے اندر  
باد خزاں آتی ہے تو پھول اور سوسوس  
کی زد سے بچ نہیں سکتے اور وہ سب  
کو تاخت و تاراج کر دیتی ہے۔  
آج تو میں دولت و صل سے مالا مال ہوں۔  
لیکن کل مجھے فراق یار میں تڑپنا اور  
رونا پڑے گا۔ یہی وجہ ہے کہ میں بہت  
پریشان رہتا ہوں۔

اے آشکارا تو اس دار الفنا کے اندر  
اس قدر مسرور نہ ہو۔ زمانہ کبھی ایک  
رفار سے نہیں چلتا کبھی اس طرح ہوتا  
ہے کبھی اس طرح۔

.....

در بہارستان بلبل ناله افغان میکند  
بزم ہر برگ گل اوزار گریان میکند  
پس پر سیدم اندامین شور شرار جہیزیت  
تو بصلی چہ خیالت ہم جو حسیں ان میکند  
گفت ای خام طبع گر حال می پرسی شنو  
رہست خیالی کو دلم را درد اخوان میکند  
ہای ہی باد خزان چوں می دزد در بوستان  
کی بماند گل و سبزه جمید ویران میکند  
چونکہ امروزم بوصل و بلند زین ناہم ہجر  
زین سبب این فکر مارا پس پریشان میکند

آشکارا خوش بناشی در درون دار الفنا  
بچنین آہن گران گردش چہ دوران میکند

ارو ترجمہ

بلبل موسم بہار میں آہ و فغاں کرتا ہے اور  
پھول کی ہر پتی پر زار و قطار رو رہا ہے۔

○

ارو ترجمہ

در طریقی عاشقی این جسم و جان دل نہ اند  
پاک ذاتش چوں در آمد در میانش گل نہ اند  
بہر اندر کو زہ آمد موج در موج اوریدیم  
خل لسانہ رو نمودہ پاکہ لای عقل نہ اند

جسم خاکی گم چو شد کبارگی در ذات حق  
ہر کیا آن فاعل ست آن ہیج زین لعل نہ اند  
این وجودی در فنا آوردان سلطان عشق  
ہون طلوع شمس کردہ پس از ان شعل نہ اند  
بندہ گم شدہ در خدا او ماند باقی یک خدا  
حق چو آمد آشکارا در میان باطل نہ اند

❦

عاشقی کی راہ میں دل کے اندر یہ جسم و جان  
باقی نہیں رہے۔ جب اس کی ذات پاک  
جلوہ افروز ہوئی تو دل کے اندر کچھ باقی  
نہیں رہی۔  
دریا کو زہ کے اندر مٹا گیا اور موج پر موج  
مانے لگا۔ موجوں کا یہ تلاطم اس قدر نمایاں  
تھا کہ کوئی بھی اس سے بے خبر نہیں رہ سکا۔  
جب ایک بار جسم خاکی ذات حق کے اندر  
مدغم ہو گیا تو ہر جگہ وہی عامل رب و رب  
کوئی معمول باقی نہیں رہ سکا۔  
جب سلطان عشق تشریف لے آیا تو یہ  
وجود فنا ہو گیا۔ جیسے سورج طلوع  
ہونے سے شعل بجھ جاتی ہے۔  
بندہ اللہ کی ذات میں مدغم ہوا اور  
اللہ باقی رہا۔ اے آشکارا جب حق  
راشد آگیا تو باطل ربنہ کا خاکی و جی  
درمیان سے ہٹ گیا۔

❦





عشق ایک ایسی آگ ہے جو تمام ماسوی  
اللہ کو جلا دیتی ہے۔ عشق نے میرے  
دل میں آگ جلائی اور میری آنکھوں سے  
دھواں اٹھ رہا ہے۔

عاشق جب کفر ایمان، مذاہب ادیان  
اور رسم و رواج کی حدود سے آگے نکل  
جاتا ہے تو نہ رکوع باقی رہتا ہے اور  
نہ قیام اور قعود۔

شہنشاہ عشق نے کئی سرواڑوں کے سرکاٹ  
ہیے اور حالات کی گردش آخر کار ایسے  
مرحلہ پر آجاتی ہے کہ تمام وجود ختم ہو  
جاتا ہے۔

عاشقی کے مسلک میں سرکڑانا اور جان  
دینا ہی سب سے اچھی بات ہے۔ ایسے  
موقع پر عقل کہتی ہے "ٹھہرو" اور عشق کہتا  
ہے "جلدی کرو"۔

اے آشکارا ذات حق کا عشق اول فاد  
کرتا ہے۔ پھر بقا عطا کرتا ہے پہلے نیت  
کرتا ہے اور بعد میں ہست بنا دیتا ہے۔

زہد تقویٰ محوشد چون عشق مارا رخ نمود  
می شود زود بخودی ماند کجا سبب وجود  
ہست آن عشق نازمی بسوز و ماسوا  
در دلم آتش فروختگی کشور ابد ویدہ نمود  
بگذر و از کفر و ایمان از مذاہب کشی دین  
نی رکوع آنجا بماند نہ قیام و نہ قعود  
بادشاہ عشق سر ہر چند سرداران برید  
می شود از گرکش اسوال گم کل وجود  
در طریق عاشقی سر جان وادن خوشترست  
قل گوید کن رقت عشق گوید زود زود

خیال عشق آشکارا از فنا بخشد بقا  
ادلا نابود سازد پس رہی آرد وجود

## اردو ترجمہ

جب عشق نے اپنا جلوہ دکھایا تو زہد اور  
تقویٰ مٹ گئے۔ عشق کی وجہ سے بے خودی  
طاری ہو جاتی ہے اور رکوع اور قیام  
کا محوش ہی نہیں رہتا۔



## اردو ترجمہ

جسم فنا ہو گیا، تو فکر بجز عشق کی گہرائیوں میں  
پہنچ گیا اور بھر جذب اور رستی کی وجہ  
سے بل من مزید کا لغو بلند ہونے لگا۔  
جب خودی بخودی میں بدل گئی اور ذات  
ذات کے اندر مدغم ہو گئی تو گویا قطرہ دریا  
کے اندر سما گیا اور قطرہ کا نام مہدم ہو گیا۔  
پھر سب کچھ دریا ہو گیا اور قطرہ اس کے  
اندر گم ہو گیا اور جب دریا باقی رہ گیا۔  
تو قطرہ کہاں سے آئے گا۔

وہ پوشیدہ راز منصوص کی طرح زبیاں پر  
آگیا اور اچانک اس بکریے پایاں میں  
خون کی طغیانی آگئی۔

اللہ ظاہر بھی ہے اور پوشیدہ بھی اور  
جزو میں بھی ہے اور کل میں بھی۔ یہ  
ارشاد حضرت خواجہ عطار کا ہے جن کا  
نام شیخ فرید الدین ہے۔

جسم رقتہ خیال اندر سبب بی پایاں سید  
آمدہ از موج مستی لغو بل من مزید

اے خودی چون بخودی شد ذات اندر قائم  
قطرہ دریا فادہ نام قطرہ ناپدید

جنگی و مہدم گم قطرہ گردید اندر آن  
باز قطرہ کی بیاد چوں کہ دریا سرکشید

فانش شد آن راز نہان از زبان منصوص وار  
ناگہان آن بحر عظیم موج خزان آورید

آشکارا و نہان باشد خدا و جزو کل  
این سخن از خواجہ عطار شد ناش فرید





## اردو ترجمہ

ہمارے حالات کی اس حجم اور جان پر  
اثر انداز ہوتی ہے اور اس بحر بے  
پایاں کی موج ہر بات کو کاٹ کر رکھ دیتی ہے  
عاشقی کی راہ میں سرقربان کر دینا مردانگی  
کی علامت ہے۔ اس کے عشق کی تلوار  
عشق کو اسی طرح کاٹتی ہے۔

فنا کے مرحلے سے گذر جا اور بقا کے  
اندرا کر اپنی ظاہری کیفیت کو مٹا دے  
وہ حقیقت اس مجازی میٹھی کو ختم کر  
دیتی ہے۔

کفر اور ایمان دین اور دنیا درمیان میں  
کہاں ٹھہر سکتے ہیں اس کے شہباز عشق  
کا شہپر پرواز اس پر بھی ضرب لگاتا  
ہے اور اس پر بھی۔

بہت سی موجوں میں سے ایک عجیب  
موج اٹھی جس نے سورج، چاند، ثریا  
ستاروں اور آسمانوں تک کو غرق کر دیا۔  
آشکار رنگ سے آزاد ہو کر بزرنگ بن  
گیا کیونکہ بے رنگی تمام ساز و سامان کو  
بالکل ختم کر دیتی ہے۔



گردش احوال مابین حجم و جان را میزند  
موج آن در پای اعظم بر میان را میزند

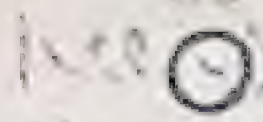
سرنہ کردن براہ عاشقی مردانگی است  
ہمپناں شمشیر عشقش قاتقان را میزند

از فنا بگذر بیا اندر بقا کن محور تن  
آن حقیقت این مجازی نہ جان میزند

کفر و ایمان دین و دنیا در میان ماند کہا  
شہر شہباز عشقش این و آن را میزند

از بی امواج ہا سوجے عجائب آمدہ  
مہر و مہر وین و انجسم آسمان میزند

رست از رنگ آشکارا گشت بی رنگی از ان  
خیال بی رنگی سرا سر خان و مان را میزند



نگاہ سبب لہر یار آمد  
در صورت صد ہزار آمد  
کہ آدم گشت و گاہ سوا  
کہ در لبس کفار آمد  
کہ بادہ شد و است کہ پیالہ  
کاشے ز غم قمار آمد  
گاہی صد فست گاہ دیا  
گاہے بمیان غبار آمد  
کہ گشت سحاب و گاہ قطرہ  
کہ لولوی شہوار آمد  
کہ سبز برگ و گاہ غنچہ  
گاہے گل و گاہ خار آمد  
گاہی گذرش بسیر لاہوت  
کہ باز بیدار یار آمد  
کہ عاشق گشت گاہ معشوق  
کہ بیدل و بیقرار آمد  
کہ زاہد گشت گاہ راہب  
گاہے یہ گلوز ناز آمد  
کہ صوفی ست گہی موالی  
پوشیدہ کہ آشکار آمد

## اردو ترجمہ

یار چاکم جلوہ افروز ہوا اور لاکھوں  
صورتیں بدل کر آیا۔

کبھی آدم بنا کبھی سوا، کبھی کفار کا بھیس  
بدل کر آیا۔

کبھی شراب بنا کبھی پیالہ، کبھی وہ کیفیت  
دوسرے بنا جو شراب کا مشکابی جانے سے  
ہوتا ہے۔

کبھی صدف بنا اور کبھی دریا، کبھی وہ  
یکچڑ بنا جو قعر دریا میں صدف اور پانی  
کے درمیان میں ہے۔

کبھی بادل بنا اور کبھی قطرہ، کبھی وہ  
گوہر آبدار بنا جو شہنشاہوں کے تاج  
کی زینت ہوتا ہے۔

کبھی سبزہ بنا کبھی پتہ، کبھی کلی، کبھی گل  
اور کبھی کانٹا۔

کبھی لاہوت کی سیر کرنے نکلتا ہے اور  
کبھی سولی پر لٹک جاتا ہے۔

کبھی عاشق بنتا ہے کبھی معشوق اور کبھی  
بے دل اور بے قرار بنتا ہے۔

کبھی زاہد بنتا ہے کبھی راہب اور کبھی  
گلے میں زنا ر ڈال لیتا ہے۔

کبھی صوفی بنتا ہے کبھی موالی، اور  
کبھی چھپ جاتا ہے اور کبھی ظاہر ہوتا ہے۔





## اردو ترجمہ

فوج فوج عشق میں برکن شب بخون می کشد  
این پریشانی مرا از خانہ بیرون می کشد  
دیکھے عشق کی سر میں میرے اور شبنوں  
مار رہی ہیں اور یہ پریشانی مجھے گھرتے  
باہر کھینچ کر لے آتی ہے۔

غیر حق را ترک کردم بگذرم از چون و چرا  
چاشنی دردی دلم را سوزی بچون می کشد  
میں نے ماسوی اللہ سے قطع تعلق کر لیا  
اور کیوں اور کیا سے آگے گذر گیا۔  
میرے دل میں جو درد کی چاشنی ہے وہ  
مجھے اس ذات سے بے نظیر و بے حد دل کی  
طرف کھینچتی ہے۔

گاہ اندر وصل با شمع گاہ در درد و فراق  
آہنچہ او نخواهد خوشم نمون می کشد  
میں بھی وصل کی دولت سے بہرہ ور  
ہوتا ہوں اور کبھی درد اور فراق میں مبتلا  
جودہ چاہتا ہے میں اسی میں خوش ہوں۔  
اس کا احسان مند ہوں اور اسی کو مبارک  
سمجھتا ہوں۔

غرق در دریای حیرت اختیار از دست رفت  
از یکی دریا کشیدہ باز جیون می کشد  
عشق در دریای حیرت میں غرق ہوں اور  
میرے ہاتھ سے اختیار جاتا رہا مجھے  
ایک دریائے لکالا اور دوسرے دریا  
(جیون) میں ڈال دیا۔

اے آشکارا! یہ جنونی کیفیت اس کے  
شراب عشق کی وجہ سے ہے۔ آخر کار  
یہ سرستی مجھے دیوانوں کی صف میں شامل  
کر دے گی۔



## اردو ترجمہ

شورش عشق در دلم افتاد  
برد عالم بدون برفت از یاد  
میرے دل میں عشق کی شورش پیدا ہوئی  
تو میں دونوں جہاں بھول گیا۔

بذوق عقل عشق دریا شد  
چونکہ سلطان عشق پای نہاد  
عقل کی چھوٹی سی کشتی میں جب بٹھنا  
عشق نے قدم رکھا تو وہ غرق ہو گئی۔

کی کشم روی خود ز میخانہ  
بیر با کردہ است این ارشاد  
میں مینا سے منہ کیسے موڑ لوں یہ  
میرے پیر طریقت کا فرمان ہے۔

جام پر کن ز بادہ گلگون  
خود و گرز عسر و درد بر یاد  
بادہ رنگین سے ساغر پر کر کے پی جا  
ورنہ عمر برباد ہو جائے گی۔

از درد و است آشکارا شد  
راہ عشق و محبتش ادا شد  
اے آشکارا! یہ عشق و محبت کا سک  
دوست کے دروازہ پر سے عطا ہوا۔





## اردو ترجمہ

خیال دیدن خضر تا اگر باشد  
بہر مظار خضر مست نہ دگر باشد

بذکر یاس الانفاس شغل دار مدام  
نفس شناس کہ ہر شب چو شب قد باشد

شناس صورت انسان کہ نقش نقاش بست  
چہ عیسیٰ و چہ موسیٰ ہمہ بشر باشد

شناختی کہ چو خود را بسافتی روح حق  
چہ آدم ست چہ شیطان یک نظر باشد

بہمبلی منشین آشکار یک ساعت  
ہماں کسی کہ ازین راہ جنبہ باشد

تجھے اگر خضر کو دیکھنے کا شوق ہے تو ہر  
چیز کے اندر خضر موجود ہے اور اس  
کے علاوہ اور کوئی نہیں ہے۔

ذکر یاس انفاس کو ہمیشہ کئے اپنا  
مشغلہ بنائے۔ اپنے دم کو پہچان لے تاکہ  
تیری ہر شب، شب قدر بن جلے گا۔

انسان کی صورت کو دیکھ کر یہ اس نقاش  
ازل کا نقش ہے۔ عیسیٰ ہو خواہ موسیٰ  
سب انسان ہیں۔

تو جب اپنے آپ کو پہچان لے گا تو حق کا  
راستہ معلوم کرے گا۔ پھر تیری نظر میں  
آدم اور ابلیس کے درمیان کوئی فرق  
باقی نہیں رہے گا۔

اے آشکار! ایسے شخص کی مجلس میں  
ایک بل بھی نہیں بیٹھنا جو اس حقیقت  
سے نا آشنا ہو۔



## اردو ترجمہ

این ہر حسن یار می باشد  
جا بجا آن نگار می باشد

او بصد شکل ہر زمان آید  
جلوہ اشش آشکار می باشد

او بین ظاہر و بطون کی است  
گر چہ دو صمد ہزار می باشد

ہر کہ مادر و عشق او گرفت  
دیدہ اش گریہ زار می باشد

آشکارا شنیدہ ام و عشاق  
ہر عاشق بد از می باشد

یہ تمام حسن یار کا ہے اور جا بجا وہی  
محبوب جلوہ نما ہے۔

یار ایک ایک گھڑی میں سینکڑوں صورتوں  
میں جلوہ گر ہو کر آتا ہے اور اس کا جلوہ  
ہر جگہ اور ہر مقام پر عیاں ہے۔

اسے دیکھ لیجئے وہ ظاہر اور باطن میں  
ایک ہے۔ اگرچہ ظاہر میں آنکھیں اسے  
دو لاکھ صورتوں میں دیکھیں۔

جس کو یار کے عشق کا درد دامن گیر ہوا  
اس کی آنکھیں ہمیشہ اشکبار رہتی ہیں۔

اے آشکار! میں نے عشاق سے سنا  
ہے کہ عاشق کا رسولی پر ہوتا ہے۔





## اردو ترجمہ

ولا اگرچہ زخوبان وفا نسب گردو  
خیل تاہم برگشتہ مانیکر دو

اگرچہ شافل در زہد و زو شب شدہ  
چہ سودزاکہ از دل صفا نیگر دو

ہما نل ست کہ پراخزینہ عشق ست  
دگر فاست مگر آن فنا نیگر دو

سیا عاشق و عشوق ہیج فرق نیست  
ز شخص سایہ ہرگز جدا نسب گردو

فنا شوی بقایابی آشکار و نہان  
نہ عاشق ست درین فنا نیگر دو

اے دل! اگرچہ حسینوں سے وفا نہیں  
ہوتی تاہم ہمارا دھیان ان سے ہٹتا  
نہیں ہے۔

تو اگرچہ دن رات زہد اور تقویٰ میں  
مشغول ہے لیکن کیا فائدہ جبکہ اس سے  
دل کا تزکیہ نہیں ہوتا۔

دل وہ ہے جو عشق کی دولت سے محروم  
ہے اگرچہ دل ایک فانی چیز ہے لیکن  
ایسا دل فنا نہیں ہوتا۔

عاشق اور معشوق کے درمیان کوئی فرق  
نہیں ہے انسان سے اس کا سایہ کبھی  
جدا نہیں ہوتا۔

تو اگر اپنی ہستی کو مٹا دے گا تو ظاہر خواہ  
باطن زندہ جاوید بن جائے گا۔ ایسا کوئی  
عاشق نہیں ہے جس نے مسک عشق میں  
اپنے آپ کو قربان نہ کیا ہو۔

## اردو ترجمہ

یار پوشیدہ با سبز قبا می آید  
سوی بیچارہ عاشق بو فامی آید

کمر بخور ترایار مگر غم نخوری  
در پی درو یقین دان کہ دوامی آید

بر گذر گاہ کہ سن روز شب منتظرم  
شاہ خوبان بہ کرم سوی گدای آید

بر سر عاشق مسکین کہ بیسی چنداں  
از طرف دلبر صد جور و جفا می آید

آشکارا بد رشاہ فغان کن چہ عجیب  
بہر گل بلبل بانالہ و نوامی آید

آشکارا بد رشاہ فغان کن چہ عجیب  
بہر گل بلبل بانالہ و نوامی آید

یار سبز ہر من پہن کر آتے ہیں  
عاشق کے پاس باد فانی کر آتے ہیں۔

یار نے تجھے دکھ دیا ہے لیکن تو غم نہ کیا۔  
کیونکہ درد کے بعد دوبارہ آنا بھی لگتا ہے۔

میں یار کی گذر گاہ پر دن رات منتظر  
بیٹھا ہوں کیونکہ وہ شاہ خوبان انداز  
کرم مجھ گد کے پاس آ رہے ہے۔

تو دیکھتا ہے کہ مسکین عاشق پر محبوب کی  
طرف سے کس طرح سینکڑوں ظلم و ستم  
ہوتے ہیں۔

اے آشکارا! تو اس شہنشاہ کے دروازے  
پر آہ و زاری کرتا رہا اور تیرا آہ و زاری  
کون کونسی تعجب کی بات بھی نہیں ہے  
کیونکہ گل کے واسطے بلبل ہمیشہ آہ و زاری  
کرتا ہی ہے۔



## از دو ترجمہ

عاشق جب منزل مقصود پر پہنچا ہے  
تو دونوں جہاں کو ٹھوکر مار دیتا ہے۔  
کفر پر دین پر اور تمام رجم و رواج  
پر امید اور بیم کے عالم میں غم کو

مارتا ہے۔  
وہ اس عالم آب و گل سے گذر کر،  
سینکڑوں منزلوں کی راہ طے کر کے ایسے  
عالم میں داخل ہوتا ہے جہاں عنقا بھی  
پر نہیں مار سکتا۔

جوش و خروش سے نعرہ لگاتا ہے کہ  
میں غیر نہیں ہوں بلکہ خود خدا ہوں۔  
وہ موج ہدایت بحر عدم سے خاص دعاء  
کو یہی آواز دیتی ہے۔

وہ سمندر کی موج میں پہلے غرق ہو پھر  
ایسا مست ہو کر باہر آیا کہ عشق کے آثار  
اور چڑھاؤ و جزر و مد کے زور سے  
جہاں نیزہ پھینکا، ٹھیک نشانہ پر جا بیٹھا  
آشکارے نے بے خودی کی کیفیت میں ٹھوکر

لگائی تو عدم اور وجود گر پڑے۔ یہ  
ٹھوکر قاضی، مفتی اور عابد پر بھی جا کر  
لگی اور زاہد اور ملا کو بھی لگے گی۔



امروز راز عشق بین کا ندھ جہاں اظہار شد  
چشمی زوعد باز کن در ہر مکان دلدار شد  
شہو شد آن ہر کجا ہم جلوہ حسن جا بجا  
در ہر مکان ہر جانبین ہم یار ما سیتا شد  
کہ در لباس بادشاہ گاہی بدلق پار سا  
واللہ خیر الما کرین محبوب ماطر ار شد  
منصور واقف ہوئے استندین راز محرم گشتا شد  
جز نعرہ انا حق شہود گر نہ از کفایتا شد  
کہ بر زمین کہ رفلک کہ آدم و گاہی ملک  
کہ در تماشا دیگر ست کہ ہوا طیارا شد  
کہ ککسری میکند گاہی فقیری میکند  
کہ محتسب ملا شود کہ مست کہ ہشیارا شد  
کہ ناز و غمزہ میکند غوغا عالم افگستا شد  
کہ آشکارا آدم شود کہ غمگاہی نار شد

## از دو ترجمہ

دیکھ آج دنیا کے اندر عشق کا راز فاش  
ہو گیا، توجید کے فیض سے آنکھ کھول ہر  
جگہ اور ہر مقام پر محبوب جلوہ آ رہا ہے،  
وہ ہر جگہ اور ہر مقام پر حاضر ہے اور

اس کے حسن کا جلوہ جا بجا ہے، ہمارا یار  
ہر وقت میری سیاحت میں رہتا ہے تم جہاں  
جا ہوا سے دیکھ سکتے ہو۔  
کبھی خلعت شاہی میں جلوہ گر ہوتا ہے  
اور کبھی فقیرانہ گدڑی میں، ہمارا محبوب  
بڑا اسی ہشیار ہے اور اس کی صفت  
بہترین منصوبہ بندی کرنے والا ہے۔  
اس راز سے منصور بے آگاہ تھے بلکہ وہ  
محرم اسرار تھے اسی لئے ان کے منہ سے  
انا الحق کے علاوہ اور کوئی بات نہیں سنی گئی۔  
کبھی زمین پر ہے کبھی آسمان پر، کبھی  
انسانی روپ میں ہے اور کبھی فرشتوں  
کے روپ میں، کبھی دوسروں کو دیکھتا رہتا  
ہے اور کبھی خود ہوا میں اڑتا رہتا ہے۔  
کبھی بادشاہی کرتا ہے اور کبھی فقیری۔  
کبھی محتسب بنتا ہے کبھی ملا اور کبھی  
مست بنتا ہے اور کبھی ہشیار۔

کبھی ناز و انداز میں مصروف ہوتا ہے  
اور دنیا کے اندر ہنگامہ برپا کر دیتا ہے  
کبھی علانیہ انسانی صورت اختیار کر لیا  
ہے کبھی نور بنتا ہے اور کبھی نار۔



## از دو ترجمہ

عاشق جب منزل مقصود پر پہنچتا ہے  
تو دونوں جہاں کو ٹھوکر مار دیتا ہے۔  
کفر پر دین پر اور تمام رسم و رواج  
پر امید اور بیم کے عالم میں ٹھوکر  
مارتا ہے۔

وہ اس عالم آب و گل سے گذر کر،  
سینکڑوں منزلوں کی راہ طے کر کے ایسے  
عالم میں داخل ہوتا ہے جہاں عذاب بھی  
پر نہیں مار سکتا۔

جوش و خروش سے نعرہ لگاتا ہے کہ  
میں غیر نہیں ہوں بلکہ خود خدا ہوں۔  
وہ موج ہدایت بحر عدم سے خاص و عام  
کو یہی آواز دیتی ہے۔

وہ سمندر کی موج میں پہلے غرق ہو پھر  
ایسا مست ہو کر باہر آیا کہ عشق کے آثار  
اور چڑھاؤ و جزر و مد کے زور سے  
جہاں نیزہ پھینکا، ٹھیک نشانہ پر جا بیٹھا  
آشکارے بے خودی کی کیفیت میں ٹھوکر  
لگائی تو عدم اور وجود گر پڑے۔ یہ  
ٹھوکر قاضی ہستی اور عابد پر بھی جا کر  
لگی اور زاہد اور ملا کو بھی لگے گی۔



امروز راز عشق بین کاندہ جہاں اظہار شد  
چشمی ز وعدہ باز کن در ہر مکان دلدار شد  
شہو شد آن ہر کجا ہم جلوہ حسنش جا بجا  
در ہر مکان ہر جانبین ہم یار با سیار شد  
کہ در لباس بادشاہ گاہی بدلق پار سا  
واند خیر الما کرین محبوب ماطر ار شد  
منصور واقف و دانستندین از محرم گشت است  
جز نعرہ انا حق شنود و گرتہ از گرفتار شد  
کہ نہیں کہہ رفلک کہ آدم و گاہی ملک  
کہ در تماشا دیگر ست کہ ہوا طیار شد  
کہ ملک گیری میکند گاہی فقیری میکند  
کہ محتسب ملا شود کہ مست کہ ہشیار شد  
کہ ناز و غمزہ میکند خوفاً یل عالم اقل شد  
کہ آشکارا آدم شود کہ نور گاہی نار شد

## از دو ترجمہ

دیکھ آج دنیا کے اندر عشق کا راز فاش  
ہو گیا۔ توجہ کے فیض سے آنکھ کھول ہر  
جگہ اور ہر مقام پر محبوب جلوہ آ رہا ہے۔  
وہ ہر جگہ اور ہر مقام پر حاضر ہے اور

اس کے حسن کا جلوہ جا بجا ہے۔ ہمارا یار  
ہر وقت میری سیاحت میں رہتا ہے تم جہاں  
چاہو اسے دیکھ سکتے ہو۔  
کبھی خلعت شاہی میں جلوہ گر ہوتا ہے  
اور کبھی فقیرانہ کدڑی میں، ہمارا محبوب  
بڑا ہی ہشیار ہے اور اس کی صفت  
بہترین منصوبہ بندی کرنے والا ہے۔  
اس راز سے منصور آگاہ تھے بلکہ وہ  
محرم اسرار تھے اسی لئے ان کے منہ سے  
انا حق کے علاوہ اور کوئی بات نہیں سنی گئی۔  
کبھی زمین پر ہے کبھی آسمان پر، کبھی  
انسانی روپ میں ہے اور کبھی فرشتوں  
کے روپ میں، کبھی دوسروں کو دیکھتا رہتا  
ہے اور کبھی خود ہوا میں اڑتا رہتا ہے۔  
کبھی بادشاہی کرتا ہے اور کبھی فقیری۔  
کبھی محتسب بنتا ہے کبھی ملا اور کبھی  
مست بنتا ہے اور کبھی ہشیار۔

کبھی ناز و انداز میں مصروف ہوتا ہے  
اور دنیا کے اندر ہنگامہ برپا کر دیتا ہے  
کبھی علانیہ انسانی صورت اختیار کرتا  
ہے کبھی نور بنتا ہے اور کبھی نار۔



پھر بتا، تو کہاں ہے۔ ہر نفس دم میں  
وہی ہے۔ پاؤں سے لے کر سر تک یہ  
دم اللہ کا دم ہے۔  
موج دریا سے باہر نہیں ہے بلکہ دریا  
کے اندر ہی ہے تو ان موجوں کو بھی دریا  
ہی سمجھ۔ یہ دم اللہ کا دم ہے۔

جس شخص نے اپنے آپ کو پہچانا اس  
نے اللہ کی ذات کا راز پایا۔ اپنے  
جبر اور جان سے علیحدہ ہو جا۔ یہ دم  
اللہ کا دم ہے۔

اے دل! دم کو پہچان اور دیکھ دم کے  
بغیر اور کچھ بھی نہیں ہے۔ یہ بات  
قرآن مجید میں بھی ہے۔ یہ دم اللہ کا دم ہے۔  
یہ دم ذات حق کی جانب سے ہے توہیں  
انفاس کو سمجھ لے۔ دن رات اس کا شمار  
کرنا رہ۔ یہ دم اللہ کا دم ہے۔

اے آشکارا آدم کا دم ہی سے پیدا  
ہوا ہے۔ بشر کے اندر اللہ کا نور ہے  
اور یہ دم اللہ کا دم ہے۔

## رویت الذال

### اردو ترجمہ



آمد از طرف یار این کاغذ  
خزانہ ام ہمارا یار این کاغذ  
اندراں ہم نوشتہ بود سلام  
روح کردم نثار این کاغذ  
خط نبودہ مگر پیالہ شراب  
کردافزون خمار این کاغذ  
کردم نور چشم گریبان شد  
روز و شب نثار زار این کاغذ  
آمدہ چون نسیم در بستان  
عاطرم شد بہار این کاغذ  
خوش دلی غری بدل عاشق  
از کی شد ہزار این کاغذ

حزر عمان کردور گلزار وینت  
عاشق آشکارا این کاغذ

یہ کاغذ یار کی جانب سے آیا ہے میں  
نے اس کاغذ کو بار بار پڑھا ہے۔  
اس کاغذ میں سلام لکھا ہوا تھا۔ میں  
نے اپنی روح اس کاغذ پر قربان کر دی۔  
یہ خط نہیں تھا بلکہ شراب کا ایک پیالہ  
تھا۔ اس کاغذ نے میرا خمار اور بھی بڑھا دیا۔  
میری نمودر آنکھیں اس کاغذ کو دیکھ کر دن  
رات نثار و زار رونے لگیں۔  
جیسے صبح کی ہوا باغ میں آتی ہے اسی  
طرح یہ خط میرے دل کے باغ کے لیے  
بہار بن کے آیا۔  
عاشق کے دل کی خوشی اور زندہ دلی اس  
کاغذ کی وجہ سے ہزار گنا بڑھ گئی۔

آشکار عاشق نے اس کاغذ کو اپنی جان  
کا تعویذ بنا کر اپنے گلے میں ڈال دیا۔



دم تو خدائی و گراین دم دم حق بود  
ظاہر باطن نگراین دم دم حق بود  
پس تو کہاں کیو دم بدم ہو بہو  
پایت نامہ حق سرا این دم دم حق بود  
موج ز دریا برون نیست برون از بحر  
دان تو بحر سر بسرا این دم دم حق بود  
یافت خداز خود آنگہ دم خود شناخت  
از تن و جان بداین دم دم حق بود  
ایدل دم را شناس نیست بجز دم نگر  
در مصحف درخسرا این دم دم حق بود  
این دم از ذات حق پاس لافاس دان  
روز و شبان می ثمر این دم دم حق بود  
آدم از دم شد پیدا و آشکار  
نہ خدا در بشر این دم دم حق بود

### اردو ترجمہ

دم کو تو اور کوئی چیز نہ سمجھ۔ یہ دم اصل  
اللہ کا دم ہے۔ ظاہر بھی دیکھ اور باطن  
بھی دیکھ۔ یہ دم اللہ کا دم ہے۔



## ○ رولف الراہی

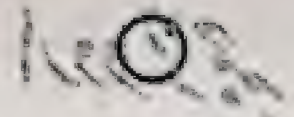
بنگر چہ علوس کرد دلدار  
حش شد بہر کہا پدیدار  
مشہور شد بہر مقبلی  
در کعبہ و کشت رخ نمودار  
منظور شدہ بنظر ہر کس  
آشفق شد چہ مست و بشیار  
معمور ز جسد و گفت منصور  
بہر دگشت رفت بردار  
یک دم نشوی زود و فارغ  
از ما و مئی تو دست بردار  
رہ در دوالم ز بد خویش  
از پیسہ مغان کنی تو مکار  
از خویش بدان تو خیر و شر را  
موجود همان بود بہر کار  
خواند می ز فغان سخن اقرب  
تو در شدی ز خیال پیدار  
نزدیک ز روح شد آشکارا  
ہیہات کہ مئی شوی خبیر

## اردو ترجمہ

دیکھ یار نے کیا دربار لگایا ہے اس  
کا حسن چاروں طرف جلوہ فرمائی کر رہا ہے

آشکار روح راصل حقیقت کے  
بالکل قریب ہے لیکن افسوس ہے کہ  
تجھے اس راز کا پتہ نہیں ہے۔

## اردو ترجمہ



یار ما از جان و دل نزدیک تر  
پس چرا شتی ز اقرب چنبر

وہ جو منکم اینما گنتم شتو  
از خیال ما و من خور شتو

ای کہ جوی شاہ را در کشتورات  
تجھ کا بادشاہ شدہ در بشار

بہر آن شخصی بہر سو میدوی  
او توئی او تو ادنیٰ بنو دوگر

انیمت نیسی در ہنای آشکار  
فی السموات الارض حق را نگر

بہر آن شخصی بہر سو میدوی  
او توئی او تو ادنیٰ بنو دوگر

ہما یا رتاب اور روح سے بھی زیادہ  
قریب ہے پھر تو سخن اقرب کے  
راز سے بے خبر کیوں ہے۔

وہو معکم اینما گنتم رہم جہاں بھی ہو  
وہ تمہارے ساتھ ہے (کون سے)  
اور ما و من کے خیال کو ترک کر دے۔

اے دوست! تو بادشاہ کو دلائی توں  
رملک ملک میں تلاش کرتا پھر تلبے  
حالانکہ بادشاہ کی تخت گاہ تو انسان کے  
اندر ہے۔

تو جس ذات کی تلاش میں ہر سو دوڑتا  
ہے پھر تا ہے وہ تو ہے وہ تو ہے  
اور ترے سوائے کوئی اور نہیں ہے۔

خا برخواہ پوشیدہ کوئی خیر نہیں ہے۔  
زمین ہو خواہ آسمان تجھے ہر جگہ ذات  
حق نظر آئے گی۔



## اردو ترجمہ

دل ماشدہ ز بھرت شب روز بیقرار  
ہر عمر کی کشیم براہ تو انتظار  
بہات ای ہی بھالم چہ می شود  
از بہر وصل تو بکنم گریہ زار زار  
خیالم ز کار بار جہان رفت رفت رفت  
بزاریم ز خویش بر نعمت اختیار  
ہر کس بدید ز گس شہلای نیم خواب  
شیدا است در جہان چہ مست چہ ہوشیار  
عاشق بہان و دل ز یقین است گفت  
ہست این غلام تو ز غلامان آشکار  
یہاں دل تمہاری جہانی میں دن رات  
بے قرار رہتا ہے۔ میں زندگی بھر  
تمہاری راہ میں سراپا انتظار بن رہا ہوں گا۔  
افسوس! افسوس! میرا کیا حال ہو گیا ہے  
میں تمہارے وصل کی خاطر زار زار  
روتا رہتا ہوں۔  
میرا دھیان دنیا کے دھندوں سے پاگل  
ہٹ گیا ہے۔ میں اپنے آپ سے بزار  
ہوں اور اپنے اختیار میں نہیں رہا۔  
جس شخص نے اس کی نیم خوابیدہ آنکھیں  
دیکھ لی ہیں وہ اس پر عاشق ہو چکا  
ہے۔ مست ہو خواہ ہشیار۔  
عاشق نے پورے یقین اور بہان و دل  
کے اعتماد کے ساتھ تمہارا دامن پکڑ  
لیا ہے۔ یہ آشکار تمہارے غلاموں کا  
علامہ ہے۔



## اردو ترجمہ

تو بادشاہ کریمی و من بھیمان پر  
کہ از تو عفو بخواہم توئی کرم گستر  
ذکر وہ خویش پشیمان بسی پریشانم  
کہ در من ست خطای کار با بدتر  
شوی تو ستر عیوب غافل از ذنوب  
شہار کئی شرمسار روز حشر  
کہ داغدار سب از سگان بار گہست  
ز راہ لطف و کرم خود بسوی مایستگر  
کہا ز دلم کہانہ و آہ جسم کنیم  
توئی رحیم کہ عفو جز تو نیست دگر  
تو بادشاہ ہے۔ مہربان ہے اور میں  
سراپا عرق گناہ ہوں۔ تجھ سے معافی کا  
خواستگار ہوں کیونکہ تو ہی کرم کرنے والا ہے  
میں اپنے کئے پر بہت پشیمان ہوں اور  
بہت ہی پریشان بھی۔ کیونکہ میں خطا کا  
ہوں اور میرے اعمال خراب ہیں۔  
میرے عیبوں کی پردہ پوشی کرنا اور میرے  
گناہوں کو بخش دینا۔ اے شہنشاہ!  
مجھے قیامت کے روز شرمسار نہ کرنا۔  
میں تمہاری بارگاہ کے کتوں میں سے  
ایک داغدار نشان زدہ گناہوں تو  
اپنے لطف و کرم سے خود ہی میری  
جانب نظر کر۔  
کہہ رہا ہوں اور کہاں جا کر اپنے گناہوں  
پر روؤں اور آہ و ناری کروں۔ تو ہی  
مہربان ہے اور میرے سوائے کئی  
بخشنے والا نہیں ہے۔





وسیلہ پہنچ نہاں کہ روی را ہم نیست  
محمد دست و علی آل او وسیلہ مگر

ترا کہ عزم کنم یا تو خود قبول کنی  
توئی بہر دم موجود باطن و ظہر

مرا تو یاد بفرما ہمیں مراد کن سب  
اگر کشش نبود از تو خاک بر رو ہر

چو آشکار گشت تا لہذا زہر و مشراق  
زمینہ گان تو ایک ازین کیونکہ گشت

و دست و پا

○

ای کہ می گریم ز جبرش زار زار  
ورداگر دیدہ سر دم یار یار

ہست با ما دوست را عہد قدیم  
می کشم شب روز بر رہ انتظار

نہ کوئی وسیلہ ہے اور نہ ہی کوئی راستہ نظر  
آتا ہے میں میرا وسیلہ حضور محمد صلی اللہ  
علیہ وسلم علی المرتضیٰ اور ان کی اولاد ہے۔  
میں تیرے حضور میں کیا عرض کروں۔  
تو خود ہی قبول فرما۔ تو تو ہر وقت حاضر  
و ناظر ہے باطن بھی اور ظاہر بھی۔

میرا ہر جہاں فقط اتنا ہے کہ تو مجھے یاد فرما۔  
اگر تیری طرف سے کشش اور طلب نہیں  
ہے تو میرے منہ اور سر پر خاک۔

یہ آشکار جو فراق میں آہ و زاری کرتا  
ہے تیرے غلاموں میں سے ایک ادنیٰ  
غلام ہے۔

### اردو ترجمہ

اے دوست! میں اس کی جدائی میں زار  
زار رہتا ہوں۔ اب تو دروید میرا ساتھی  
بنا گیا ہے۔

میرے دوست نے ازل میں مجھ سے  
و دیار کا وعدہ کیا تھا۔ اسی لئے میں  
دن رات راستہ میں کھڑا ہوں اور اس  
کا انتظار کرتا ہوں۔

آن کہ امی روز گزرد و سب عتی  
تا بکام دل بہ بیستم روزگار

از عمر گزشتہ دو ہفتاد سال  
تا ہنوزم وصل فی من بقیہ راز

یک شبی گرمی شوی مہمان من  
جان دل بیچارہ گرد و نو بہار

بعد مدت خویش را بشتنا ختم  
پار را در برگرفتم استوار

رفتم از خود سبے خودی کردہ ظہور  
اختیار از دست شد بی اختیار

فی مشراق و فی وصال آید مرا  
دوست ہمہ کہ ہمقدم شد در کنار

بود مخفی آشکارا گشت از صوت بشر  
گفت الانسان سری تر شد آشکار

اس کا راز ہوں۔

و گھر کسی کس دن آئے گی جب میں اپنے  
محبوب کا حسب خاطر دیدار کر سکوں گا۔  
میری زندگی کے بہتر برس گزر گئے لیکن  
ابھی وصل نصیب نہیں ہوا اور اسی لئے  
میں بے قرار ہوں۔

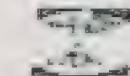
اے محبوب! تو اگر ایک رات میرا مہمان  
بن جائے تو یہ بیچارہ قلب اور روح  
خوش ہو جائے۔

میں نے بڑی مدت کے بعد اپنے آپ  
کو پہچانا اور میں نے اپنے محبوب کو  
اچھی طرح سے آغوش میں لے لیا۔

میری خودی غائب ہو گئی اور بے خودی  
ظہور میں آ گئی۔ اختیار مجھ سے جاتا رہا  
اور بے اختیار میں نے اس کی جگہ لے لی۔

اب نہ فراق کی کیفیت باقی ہے اور نہ  
وصال کی۔ میرا محبوب میری آغوش میں  
ہے اور میرے دم اور قدم کے ساتھ ہے۔

پہلے مخفی تھا پھر انسانی صورت میں  
ظہور پذیر آشکارا ہوا اور اعلان  
کر دیا کہ انسان میرا راز ہے اور میں  
اس کا راز ہوں۔





## اردو ترجمہ

اے دوست! بڑی کی طرح مکار نہ بناؤ  
بندر کی طرح شہر کا رخ نہ کرنا یا بندر کی  
شہرت یا بدنامی حاصل نہ کرنا  
مکار بڑی کی طرح ہر گھار نہ کرنا اور نہ  
بہت ذلیل اور رسوا ہوجائے گا۔

عاشقی کر اور اپنا دل درد عشق سے بوج  
کرے۔ عشق تمام شور و شر مٹا دیتا ہے۔

میں نے۔ دونوں جہاں میں اس کے سرے  
کوئی نہیں ہے۔ اور پیچھے رہی ہو جے۔

اس کے اوصاف دیکھو، سب کے ساتھ  
بھی ہے اور سب سے الگ بھی ہے  
اپنے آپ کو انسانی صورت میں چھپا لیا۔

خواجہ فرید الدین عطار کی ہدایت ہے کہ  
ایک بار اپنے وجود کے طلسم کو توڑ دے۔

اے آشکار! جب تو اس دیکھے فانی  
سے کوچ کرے گا تو کلی طور پر حق کی ہدایت

میں ہوگا یعنی محبوب حقیقی کے حضور  
میں ہوگا۔

ای تو چور و بد فتنی حیدر گر  
بوز نہ مانتہ مشور در شہر

خویش سیارای چورو بہ مکار  
تانشیری خوار بسی بیش تر

عاشق ہاشی و دل افکار شو  
محو کند عشق ہر شہر و شر

لیس فی الدارین الا ہو شہر  
ہست آن موجود بزر و زر

باہمہ اولیٰ ہمد و صفش بہین  
تعبیہ او ہست بقصرت بشر

بشکن یک بار طلسم وجود  
خارج عطار پادارین خبر

چوں بعد م میرسی ای آشکار  
معیت حق ست کہ تاپای سر

میں ہوگا۔

## اردو ترجمہ

اے دل! منبر پر چڑھ کر زور و شور کے  
ساتھ نعرہ لگا کر اے لوگو! دل کی آنکھیں  
کھول کر دیکھو۔ یہ جو کچھ تمہیں نظر آتا ہے وہ  
اللہ کے سوا سوائے اور کچھ نہیں ہے یعنی  
وہ ہی وہ ہے۔

اے میرے دل! میں تجھے نشانیاں بتاتا  
ہوں تو یقین کر کہ فی خلق ربی میثی دلی

یسیم دلی میر برحق ہے (یہ اشارہ ہے  
حدیث قدسی کی طرف کہ جب بندہ کی تمام

حسی قوتیں اللہ کی قوتوں میں مدغم ہو  
جاتی ہیں تو وہ جو کچھ کرتا ہے وہ اصل

اللہ کرتا ہے۔)  
اَنَا حَمْدٌ بِلَا مِثْمَ۔ مَن رَأٰنِی فَقَدْ رَأٰکَ

لِی مَعَ اللّٰهِ وَقَدْ۔ یہ تمام ارشادات  
حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہیں

اور ان سے ثابت ہے کہ انسان کے  
لیاس میں دراصل اللہ کی ذات کا فرما

میں کفر نہیں کہتا۔ یہ تمام باتیں بالکل  
سچ ہیں جو کافر ہوگا وہی ان باتوں کا

منکر ہوگا۔

ای دل بڑی نعرہ بڑ شور بھر منبر  
کہ این غیر خدا بخود بادیدہ دل بگر

بدہم نشانیہا یاد تو کنی دل من  
بی خلق بی یسیم بی میثی بی یسیم

اَنَا حَمْدٌ بِلَا مِثْمَ ہَم دانی من رانی  
لی وقت مع اللہ است فرمودہ پیغمبر

ما کفر فیکویم این سخن ہمہ راست ہست  
آنکس کہ بود کافر زین معنی شد منکر

اَنَا حَمْدٌ بِلَا مِثْمَ۔ مَن رَأٰنِی فَقَدْ رَأٰکَ

لِی مَعَ اللّٰهِ وَقَدْ۔ یہ تمام ارشادات  
حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہیں

اور ان سے ثابت ہے کہ انسان کے  
لیاس میں دراصل اللہ کی ذات کا فرما

میں کفر نہیں کہتا۔ یہ تمام باتیں بالکل  
سچ ہیں جو کافر ہوگا وہی ان باتوں کا

منکر ہوگا۔



## اردو ترجمہ

ای دل از بہت نیست گریہ بیانی خبر  
درد و جهان می شوی بادشہ بہر دور  
اے دل! اگر تجھے صدم اور وجود کا راز معلوم  
ہو جائے تو تو دونوں جہاں کا ایک کاریب  
اور کامران بادشاہ بن جائے۔

اصل تو نامیستی پس تو یگو کیستی  
دانی تا چہیستی چون شد بے خبر  
تیری اصلیت عدم نہیں ہے یعنی تو ناجیز  
نہیں ہے پھر بتا تو کون ہے تجھے اپنی  
اصلیت کو جاننا چاہیے کہ تو کیا ہے خواہ خواہ  
کیوں بے خبر بنا پھر تا ہے۔

خود را دانی نہ غیر در و جهان از تو میر  
کعبہ توئی ہم تو دیر چہم کشا و نگر  
تو اپنے آپ کو حرمت جان! دونوں جہاں میں  
تیری ہی وجہ سے رونق ہے۔ کعبہ بھی تو ہی  
ہے اور مندر بھی تو۔ آنکھیں کھول اور دیکھ۔  
تو جب سے اپنے آپ سے آزاد ہوا ہے  
اور اپنی ہستی کو ترک کیا ہے تو وہ ہو گیا ہے

اب تو ہی تو ہے اور کوئی نہیں ہے۔  
اگرچہ گنتی میں لاکھوں آدمی ہیں لیکن تو آشکار  
کو فقط ایک ہی جان۔ اگر تو اصل حقیقت  
کو جاننا چاہتا ہے۔



## اردو ترجمہ

گرچہ کشف القلوب کشف قبور  
حاصلت گشت می شوی سرور

خادمان و مرید و شاگردان  
صد ہزار ست تماشہ شہر

گر تو پرسی ز ما چہ راست راست  
راست گویم ز ہر سہ باشی دور

کشف قلب قبور نامی ست  
کار نفسانی ست نیست حضور

خویش بشناس آشکار نہاں  
کار آن کن کہ کردشہ منصور

## اردو ترجمہ

اگر کشف القلوب اور کشف القبور حاصل  
ہو گیا اور تو اس پر خوش ہے۔

تیرے لاکھوں خادم، مرید اور شاگرد ہیں اور  
تو مشہور ہو گیا ہے۔

لیکن تو اگر تجھ سے پہلے کہ سید لڑا ست کون  
سا ہے تو میں تجھے سچ بتاؤں کہ تو ان

بینوں باتوں کشف القلوب، کشف القبور  
اور شہرت سے کنارہ کشی اختیار کر۔

کشف القلوب اور کشف القبور ایک قسم کی  
چٹانوری ہے اور نفسانیت ہے اس کا

تزکیہ نفس اور حضور قلب یا حضور حق سے  
کوئی تعلق نہیں ہے۔

ظاہر خواہ باطن اپنے آپ کو پہچان اور  
دو کام کر جو شاہ منصور طالع نے کیا۔





۱۴۰۸/۵/۲

عالم ناب

# اردو ترجمہ

ای دل از بہت نیست گریہ بیالی خبر  
درد و جهان می شوی بادشہ بہر دور

اصل تو نانیستی پس تو یگو کیستی  
دانی تا چہیستی چون شدہ ہے خبر

خود را دانی نہ غرور و وہ جان از تو میر  
کعبہ توئی ہم تو دیر چشم کشا و نگر

از خود چون رستہ و از من و مارفتہ  
خود خود او گشتہ ہستی تو رخ و گر

گرچہ بود صد ہزار در عدلے شمار  
دانی تو کی آشکارا واقف باشی اگر



اے دل! اگر تجھے ہم اور وجود کا راز معلوم  
ہو جائے تو تو دونوں جہاں کا ایک کامیاب  
اور کامران بادشاہ بن جائے۔

تیری اصلیت عدم نہیں ہے یعنی تو ناچیز  
انہیں ہے پھر بتا تو کون ہے تجھے اپنی  
اصلیت کو جاننا چاہیے کہ کیا ہے خواہ نواہ  
کیوں ہے خبر بتا پھر تا ہے۔

تو اپنے آپ کو حرمت جان! دونوں جہاں میں  
تیری ہی وجہ سے رونق ہے۔ کعبہ بھی تو ہی  
ہے اور مندر بھی تو۔ آنکھیں کھول اور دیکھ۔

تو جب ہے اپنے آپ سے آزاد ہوا ہے  
اور اپنی ہستی کو ترک کیا ہے تو وہ ہو گیا ہے  
اب تو ہی تو ہے اور کوئی نہیں ہے۔

اگرچہ گنتی میں لاکھوں آدمی ہیں لیکن تو آشکار  
کو فقط ایک ہی جان۔ اگر تو اصل حقیقت  
کو جاننا چاہتا ہے۔

گرچہ کشف القلوب کشف قبور  
حاصلت گشت می شوی سرور

خادمان و مرید و شاگردان  
صد ہزار ست تا شدی شہور

گر تو پرسی ز ما چہ راست و راست  
راست گویم ز ہر سہ باشی دور

کشف قلب و قبور نما می ست  
کار نفسانی ست نیست حضور

خویش بشناس آشکار نہاں  
کار آن کن کہ کردشہ منصور

# اردو ترجمہ

تجھے اگر کشف القلوب اور کشف القبور مل  
ہو گیا اور تو اس پر خوش نہ ہے۔

تیرے لاکھوں خادم، مرید اور شاگرد ہیں اور  
تو مشہور ہو گیا ہے۔

لیکن تو اگر مجھ سے پوچھے کہ سید المرسلین کون  
سا ہے تو میں تجھے سچ بتاؤں کہ تو ان  
قیمنوں باتوں رکشف القلوب، کشف القبور  
اور شہرت اسے کنارہ کشی اختیار کر۔

کشف القلوب اور کشف القبور ایک قسم کی  
چٹنٹوری ہے اور نفسانیت ہے اس کا  
تزکیہ نفس اور حضور قلب یا حضور حق سے  
کوئی تعلق نہیں ہے۔

ظاہر خواہ باطن اپنے آپ کو پہچان اور  
وہ کام کہ جو شاہ منصور مصلح نے کیا۔







ای دل یقین بدانی حاضر خداست ناظر  
آیت سخن بخوانی حاضر خداست ناظر  
این جسم خاک پاکست این روح فاطت پاکست  
ہرگز دگر ندانی حاضر خداست ناظر  
بشناس خویش تن را بگذار مادم را  
وانگہ ببین عیانی حاضر خداست ناظر  
انسان سزا لہی ہر کس دہد گواہی  
از ما ہمیں نشانی حاضر خداست ناظر  
دلبر کہ در کنارم مونس آنس دارم  
از جان عزیز جانی حاضر خداست ناظر  
واحد احد بخوانی قادر صمد بدانی  
ادہست لامکانی حاضر خداست ناظر  
در عشق آشکارم بیمار تشنہ زارم  
جرعہ ز لب چشانی حاضر خداست ناظر

### اردو ترجمہ

اے دل! یقین جان کہ اللہ تعالیٰ حاضر و ناظر  
ہے۔ سخن اقرب الیہ من جبل النورید  
کی آیت کریمہ پڑھ کر دیکھ لے۔ اللہ تعالیٰ حاضر  
و ناظر ہے۔

جسم خاک ہی خاک ہے اور یہ روح وہی  
ذات پاک ہے تو اگر کوئی خیال نہ کرنا۔  
اللہ تعالیٰ حاضر و ناظر ہے۔  
اپنے آپ کو پہچان اور انما کو ترک کر اس  
کے بعد تو ملائکہ دیکھے گا کہ اللہ تعالیٰ  
حاضر و ناظر ہے۔  
اس بات کی گواہی ہر شخص دے گا کہ انسان  
خدا کی راز ہے ہماری ماہیت سے بھی نشانی  
ہے کہ اللہ تعالیٰ حاضر و ناظر ہے۔  
میرا محبوب جو میری آغوش میں ہے میرا  
مرض و عکس ہے اور مجھے میری جان سے  
بھی پیارا ہے۔ اللہ تعالیٰ حاضر و ناظر ہے۔  
واحد اور احد پڑھ اور قادر اور صمد جان۔  
وہ لامکانی یعنی غیر متباعد ہے۔ اللہ تعالیٰ  
حاضر و ناظر ہے۔  
میں عشق میں آشکار ہوں۔ بیمار ہوں۔  
پیا سا ہوں۔ اپنے ہونٹوں سے دھرت  
دمل کا، ایک گھونٹ پلا دے۔ اللہ تعالیٰ  
حاضر و ناظر ہے۔



### اردو ترجمہ

اے دل! تو تم وجہ اللہ کو دیکھ۔ انہوں  
کی طرح کسی شک و شبہ میں نہ پڑ۔

حضرت محمد مصطفیٰ کا ارشاد ہے لی مع اللہ۔  
پھر تو اس نکتہ سے بے خبر کیوں رہتا ہے۔

حضرت علی المرتضیٰ نے تو کشف فرمایا ہے  
میں نے کئی بار اس نکتہ کی شرح بیان کی ہے

حضرت بایزید بسطامی نے سبحانی ما اعظم  
شانی فرمایا ہے۔ ان کا یہ قول دنیا بھر میں  
شہور ہے۔

دیکھ منصور صلاح نے کس طرح عشق کا لقاء  
بجایا اور عشاق میں نامور ہو گیا۔

یہ سب کچھ وہی تھا اور وہی یہ سب کچھ  
تھا۔ وہ سینکڑوں صورتوں میں سامنے آیا ہے۔

اے آشکار! غور سے سن لے درد عشق کی وجہ  
سے دمدم خون جگر پینا پڑتا ہے۔

ای دلا تو تم وجہ اللہ نگر  
در گمان و شک نہاشی بی بصر

لی مع اللہ آمدہ از مصطفیٰ  
پس چرا باشی از میں رہ بی خبر

تو کشف فرمودہ شاہ مرتضیٰ  
چند بارش شرح کردم سرسیر

گفت سبحانی اعظم بایزید  
ہست این قولش بعالم منتشر

بین چہ نوبت عشق آن علاج زد  
در میان عاشقان شد نامور

الین ہمہ او بود او بود این ہمہ  
او بعد شکل آمدہ اندر نظر

آشکارا گوشش کن از درد عشق  
دمدم خوردن بود خون جگر



ایک یقین برائی حاضر خداست ناظر  
آیت سخن بخوانی حاضر خداست ناظر  
این جسم خاک خاکستری است چاقو است پاکست  
ہرگز دگر ندانی حاضر خداست ناظر  
بشناس خویش تن را بگذار ما و من را  
دانکہ بین عیانی حاضر خداست ناظر  
انسان ستر آئین ہر کس و ہر گوی  
از ما ہمیشہ نشانی حاضر خداست ناظر  
دلبر کہ در کنارم سوس آئین دارم  
از جان عزیز جانی حاضر خداست ناظر  
داحد احد بخوانی قادر صمد بدانی  
او ہست لامکانی حاضر خداست ناظر  
در عشق آشکارم بیمار تشنہ زارم  
جرعہ ز لب چشانی حاضر خداست ناظر

### اردو ترجمہ

اے دل! یقین جان کہ اللہ تعالیٰ حاضر و ناظر  
ہے۔ سخن اقرب الیہ من جبل الوریث  
کی آیہ کریمہ پڑھ کر دیکھ لے۔ اللہ تعالیٰ حاضر  
و ناظر ہے۔

جسم خاک ہی خاک ہے اور یہ روح دی  
ذات پاک ہے ترا در کون خیال نہ کرنا۔  
اللہ تعالیٰ حاضر و ناظر ہے۔  
اپنے آپ کو بہمان اور انا کو ترک کر اس  
کے بعد تو ملائکہ دیکھے گا کہ اللہ تعالیٰ  
حاضر و ناظر ہے۔  
اس بات کی گواہی ہر شخص دے گا کہ انسان  
خدا کی راز ہے ہماری جانب سے بھی نشانی  
ہے کہ اللہ تعالیٰ حاضر و ناظر ہے۔  
میرا محبوب جو میری آغوش میں ہے میرا  
سوس و انگار ہے ادب لکھے میری جان سے  
بھی پیار ہے۔ اللہ تعالیٰ حاضر و ناظر ہے۔  
نامد اور احد پڑھ اور قادر اور صمد جان۔  
وہ لامکانی یعنی غیر مقید ہے۔ اللہ تعالیٰ  
حاضر و ناظر ہے۔  
میں عشق میں آشکار ہوں۔ بیمار ہوں۔  
پیاسا ہوں۔ اپنے ہونٹوں سے شربت  
وصل کا، ایک گھونٹ پلا دے۔ اللہ تعالیٰ  
حاضر و ناظر ہے۔



ای دلا تو تم وجہ اللہ نگر  
در گمان و شک نہ باشی بی بصر

لی مع اللہ آمدہ از مصطفیٰ  
پس چرا باشی ازیں رہ بی خبر

تو کشف فرمودہ شاہ مرتضیٰ  
چند بارش شرح کردم سر بسر

گفت سبحانی اعظم بایزید  
ہست این قولش بعالم منتشر

بین چہ نوبت عشق آن علاج زد  
در میان عاشقان شد نامور

این ہمہ او بود او بود این ہمہ  
او بصد شکل آمدہ اندر نظر

آشکارا گوشش کن از درد عشق  
دمہ دم خوردن بود خون جگر

### اردو ترجمہ

اے دل! تو تم وجہ اللہ کر دیکھ۔ اندھوں  
کی طرح کسی شک و شبہ میں نہ پڑ۔

حضور محمد مصطفیٰ کا ارشاد ہے لی مع اللہ  
پھر تو اس نکتہ سے بے خبر کیوں رہتا ہے۔

حضرت علی المرتضیٰ نے تو کشف فرمایا ہے  
میں نے کئی بار اس نکتہ کی شرح بیان کی ہے۔

حضرت بایزید بسطامی نے سبحانی ما اعظم  
شانی فرمایا ہے۔ ان کا یہ قول دنیا بھر میں  
مشہور ہے۔

دیکھ منصور علاج نے کس طرح عشق کا لقاء  
بجایا اور حشاق میں نامور ہو گیا۔

یہ سب کچھ وہی تھا اور وہی یہ سب کچھ  
تھا۔ وہ سینکڑوں صورتوں میں سامنے آیا ہے۔

اے آشکارا! غور سے سن لے درد عشق کی وجہ  
سے دمہ دم خوردن ہو خون جگر پینا پڑتا ہے۔



## اردو ترجمہ

میں وصال کے عالم میں ہوں لیکن پھر بھی  
اس کے وصال سے بے خبر ہوں مجھ پر  
میری آغوش میں ہے لیکن میں پھر بھی سزا  
اس کا منتظر ہوں۔  
میں پانی کے اندر غرق ہوں لیکن پھر بھی  
پانی میں ہوں۔ سورج کہتا ہے کہ  
سورج کہاں ہے دینی مسکری کیفیت کا یہ  
عالم ہے کہ خود اپنا پتہ بھی نہیں ہے۔  
وہ ذات حقیقی آپ ہی اپنی تلاش میں ہے۔  
حالانکہ اندر بھی وہی ہے اور باہر بھی وہی۔  
اور کسی دوسرے کا کوئی وجود نہیں ہے۔  
عاشق ہو یا معشوق، دراصل دونوں ایک  
ہی ہیں۔ دریا کی موج دراصل پانی کا قطرہ  
بھی ہے اور خود ہی دریا بھی ہے۔  
اے آشکارا میں تم سے صاف صاف کہتا  
ہوں۔ خواص بھی وہی ہے اور سرق بھی  
وہی ہے۔

درد وصال از وصالش پیغمبر  
در کنارم ہم براہش منتظر  
آب میجویم عرق باقم در آب  
شمس می گوید کہا باشد مہر  
جستجو خود را کند از بہر خود  
اورون بیرون نمی باشد در  
عاشق و معشوق آن درد کیست  
موج دریا قطره آب است آن بحر  
آشکارا با تو گویم آشکار  
آن بود غواص آن باشد گہر

## اردو ترجمہ

کل شی ہو اللہ است مشہور  
ادبیر جانے کردہ است لاہور

دیدہ را بازن کر تا بیستی  
ناظر او شدہ است او منظور

گر تو واقف ازین اسرار  
تا برو سوی شہر نیشاپور

چون زبان و لسان یکی معنی است  
این ہمہ او بود چہ وحش طیور

آشکارا و نہاں ہمانست ہمان  
دور و نزدیک واصل و مہجور

کل شی ہو اللہ ہر چیز اللہ ہے مشہور  
اس نے ہر مقام پر ظہور فرمایا ہے۔

آنہیں کھول تاکہ دیکھ سکے ناظر بھی وہی ہے  
اور منظور بھی وہی ہے۔

تو اگر اس راز سے آگاہ نہیں ہے تو کچھ  
نیشاپور جانا چاہیے جہاں شیخ عطار رہتے  
تھے۔

جس طرح زبان اور لسان کے ایک ہی معنی  
ہیں اسی طرح سب کچھ وہی ہے کیا درندہ  
اور کیا پرندہ۔

اے آشکارا وہ ذات مخفی وہی ہے وہی  
دور ہو یا نزدیک، وصل میں یا ہجر میں۔





## اردو ترجمہ

میں علانیہ انا کن کا غرو گانا ہوں منصور  
کی طرح اس آخری زمانہ میں

میں دنیا میں منصور کی نقارہ بجاؤں گا اگر  
میرا سر چلا جائے تو اس قربانی پر میں خوش  
ہوں گا

جو شخص اسرار عشق سے بے نصیب ہو وہ  
عشق و لہکار میں سے کیسے ہو سکتا ہے

میں زبیر شاہی بجاتا ہوں میں بادشاہ  
بادشاہ ہوں بادشاہ ہوں

یہ جسم اور یہ جان سدا سکندر کی ہے اسے  
دوست اس کو توڑ دے تو تجھے فتح حاصل ہو

اے آشکارا تو اس کی عطا کردہ سمجھ سے کام  
لے کر اس راز کو جاننے کی کوشش کر اور  
اس گرد و غبار سے باہر نکل

میں زخم فسادہ انا کن آشکار  
انداز میں آخری زمانہ منصور وار

کوس منصور می یکویم در پنهان  
گرد و سرخو شترم باشد نثار

ہر کہ محروم ست از اسرار عشق  
کی شود از عاشقان و لہکار

نوبت آن بادشاہی سیزم  
شہر یارم شہر یارم شہر یار

سدا سکندر بود این جسم و جان  
بشکنی فتنہ شود ای نادار

آشکارا فہم کن با فہم او  
سربکش یکبار از گرد و غبار

## اردو ترجمہ

محبوب نے فرمایا پہلے اپنے آپ سے دستبردار  
ہو پھر میرے پاس آجیم قلب اور روح  
اپنی توجہ ہٹائے

وہ ذات پاک جس کی کوئی بھی ظاہری شکل  
صورت نہیں ہے وہ اس صورت و لہجہ  
میں جلوہ گر ہو کر آیا تو اپنے آپ کو شکوہ

شبہات سے باہر نکال  
اے بے خبر! تو نے وجود کو کیوں پکڑا ہے

اپنی ہمتی سے دست بردار ہو جا  
اپنا جسم تو حید کی راہ میں ختم کر دے اور انا  
کا خیال ترک کر دے

اسے آشکارا! تو جسم کا قلعہ فتح کر تو تجربہ نام  
اسرار ظاہر ہو جائیں گے

و غنک فتال گفت آن یار  
خیال از جسم و جان دل بردار

بی صورت آمدہ درین صورت  
خویش را از شکو کہای برار

چون گرفتہ و جود ای نادان  
شور از خویش تن بری برار

کن قہ جسم و زور و تحسید  
خیال ماؤ سے خودت بگذار

آشکارا توجہ قلعہ بکن  
بر تو اعیان شود ہمہ اسرار





## اردو ترجمہ

میں نے بہت سی کتابیں پڑھیں لیکن راز کی اصلیت سے آگاہ نہیں ہوا۔  
افسوس ہے میرے حال پر افسوس کہ میں عشق کے سوائے اور کوئی بات ہی نہیں کرتا۔  
اسی حال میں میں نے یہ کتاب تصنیف کی ہے۔ اس کو فکر جانتا ہوں نہیں سمجھتا۔  
خود پرستی کا راستہ طویل ہے اور "انا" سے قریب ہے۔

میں نے ہمارے ہمارے اس شکل راستے سے تو کسی پیر ہی کے ذریعے سے باخبر ہو سکے گا۔  
میں پیر عبدالحی کے حضور میں تھا جن کا نام دونوں جہاں میں ظاہر ہے۔  
ایک ہی نظر سے میرے رانی دلائی اور ہستی سے بے نیاز کر دیا۔

اپنے آپ کو مسائل میں نہ پھینا۔ تو اس راہ کو دشوار پلے گا۔

تو انا کے پردہ میں پھنس کر رہ گیا ہے۔ ایک بار اپنے اوپر سے پردہ اٹھا دے۔ اپنے آپ کو پہچان اور یقین کی دنیا میں داخل ہو جا۔ دیگر تمام باتوں کو چھوڑ دے۔

بحر یست روان بآب خوئین  
عشاق بود دران گونہ سار  
ہر جای ظہور یار بودہ است  
آن یک بظاہرات سیار  
پرسی اگر ازماز نفع و نقصان  
جز عشق مباحش تو خریدار  
این ستر عیان نمود منصور  
پس کردید خواجه عطار  
نوشید ام می ز جام وحدت  
زان ست پدماغ و دیدہ خمار  
آن یار بود ہر آن چہ بینی  
از ہر طرف بکن تو انکار  
این راز مگو شنو آشکارا  
اکنوں بزبان تو زن مسمار



خون کا سمندر روان ہے اور عشاق اس میں اونٹن سے منہ پڑے ہیں۔  
ہر جگہ اور ہر مقام پر یار کا جلوہ ظہور پذیر ہو چکا ہے اور وہی ایک ذات تمام مظاہر میں جلوہ افروز ہے۔  
تو اگر ہم سے سود اور زیان کی بات پوچھنا چاہتا ہے تو عشق کے بیزار اور کسی چیز کا خریدار مت بننا۔  
اس راز کو منصور نے فاش کیا۔ پھر خواجہ عطار نے اس کو بے نقاب کر دیا۔  
میں نے وحدت کے پیلے سے شرابی ہے۔ اسی وجہ سے میرے سر اور آنکھوں میں خمار ہے۔  
مجھے جو چیز بھی نظر آتی ہے اس میں یار کا جمال جلوہ فرما ہے اسی لئے تو کسی پہلو سے بھی اس بات سے انکار نہ کر۔  
اے آشکارا سن اس راز کو فاش نہ کر۔ اب زبان پر مسخ لگا دے۔



## اردو ترجمہ

ای کہ بجز درد عشق رہ نہری سوی یار  
می کش برآہ اور روز و شب انتظار

اے دوست! تو درد عشق کے بغیر یا تک  
رسائی حاصل نہیں کر سکے گا۔ دن رات اس

کی راہ میں انتظار کر۔  
وعدہ صحت کی شراب پی اور رندیت کا لباس  
پہن عقل کی باتیں کہنا اور سنا چھوڑ اور  
اختیار سے بے اختیار ہو جا۔

دیوانگی اختیار کر۔ فغول باتیں ترک کر اپنے  
آپ سے بیگانہ بن جا اور شک و شبہ سے  
بالا تہ ہو جا۔

اگر مرد بننا چاہتا ہے تو ہر چیز سے علیحدگی  
اختیار کر اور درد عشق کا طلبگار بن جا۔

دونوں جہاں سے سرد مہری اور بے توجہی  
کا رتا ذکر تو پھر تو یار تک رسائی حاصل  
کر سکے گا۔

مدرسہ خانقاہ اور احتکاف کی جگہ سے آگے  
بڑھ کر میرمنان کے گھر کا پتہ پوچھ لے۔

تو اگر بادشاہی کرنا چاہتا ہے تو سلطان خیر  
کی طرح نقارہ بجا۔ عدل اور سخاوت تب تو

بادشاہ بن سکے گا۔

اے آشکار! خبردار! پیر اور شیخ نہ بننا،  
دونوں جہاں میں عشق کا درد حاصل کرنا

اور محبوب کی زلفوں میں امیر بن کر رہنا۔



باد و حد نبوش فجامہ رندی پوش  
بگذر ز این ہوش و گوش باشی بی اختیار

باش تو دیوانہ بگذر ز افسانہ  
از خود بیگانہ سر ز شکوک برآمد

مرد شوی فرد باش طالب آن در باش  
از دو جہان مرد باش پس تو روی می یار

مدرسہ و خانقاہ مستکف جائے گاہ  
بگذر زین ہر سہ راہ پس تو خانہ خمار

گر تو کنی سروری طبل بزن سنجری  
عدل و کرم گستری تا تو شوی شہریار

تانسوی شیخ پیر و دو جہان دو گیر  
ورز نقش شوا سیر عاشق شو آشکار

اور محبوب کی زلفوں میں امیر بن کر رہنا۔

اور محبوب کی زلفوں میں امیر بن کر رہنا۔

## روایت الزامی

### اردو ترجمہ

عشاق سوز و گداز میں ہیں اور زہرا  
اور نماز میں

عام لوگ ذلیل دنیا کے پیچھے ہیں  
اور عشاق دین و دنیا سے بے نیاز ہیں

اگر ہم سے پوچھتا ہے تو عشاق کا  
اختیار کر تاکہ دونوں جہاں میں برکت  
حاصل کر سکے۔

اس جہاں اور اس جہاں کے امراء  
آگاہ ہو گا اور شہناز کی طرح بردار کرنا  
رہے گا۔

اے آشکار! اپنے آپ کو فنا کر دے گا  
پیر پوشیدہ اسرار کشف ہو جائیں۔

پیر پوشیدہ اسرار کشف ہو جائیں۔





گر گوی می شوم واقف از این امر راز  
بس تو کن یا صدق دل زنی بیو شهر راز

هست آنجا پیر عبدالحق عارف اولیا  
می کند که ز سر حدش مسکین نواز

در رهنمای دوست صابر شاگرد آن مرد خدا  
در نیاز دست یابنده اما ز نیازی نیاز

جز خدا هرگز ندانم هیچ موجودی دیگر  
هست آن سلطان حقیقت و عالم سرفراز

آتشکارا دهنان شواز غلامان نش غلام  
باب عشق و معرفت را بر چه کرده باز

تو اگر اسرار پوشیدہ سے آگاہ ہونا چاہتا  
ہے تو صدق دل کے ساتھ شہر درانا شریف

کی جانب رخ کر یعنی وہاں حاضر ہو گیا۔  
وہاں پیر عبدالحق رہتے ہیں جو عارف اور اولی  
کامل ہیں اور منکین نواز بھی ہیں۔ وہ لوگوں

کو دوست کے اسرار سے آگاہ فرماتے ہیں۔  
وہ مرد خدا یعنی پیر عہد الحق دوست کی رضا طلبی  
کی خاطر صابر اور شاکر رہتے ہیں۔ سب  
کے ساتھ نیاز سے پیش آتے ہیں لیکن دنیا  
سے بے نیاز رہتے ہیں۔

وہ اللہ تعالیٰ کے سوائے اور کسی کے وجود کے  
قائل نہیں ہیں۔ وہ بادشاہ حق آگاہ دونوں  
جہاں میں سر بلند اور مرفرانہ ہیں۔

ظاہر خواہ باطن ان کے علاموں کا غلام ہیں جا۔  
کیونکہ انہوں نے تمام لوگوں پر عشق اور  
معرفت کا دروازہ کھول دیا ہے۔

سید ابوبکر بن علی بن ابی طالب

تو نے اپنے آپ کو بے قدر کر دیا، اپنے  
 آپ کو سمجھنے کی کوشش کرو۔ اے حالمِ قدر!

آج کل کے علاوہ اور کچھ نہیں ہے۔ ایسے؟

تو شاہ خربان ہے تو درویشوں کا منظر  
نظر ہے غلام اور مخفی اور اور نیچے اپنے

اس نکتہ سے آگاہ ہو جا کہ اس کے سوائے

دونوں جہاں میں کوئی نہیں ہے۔ تو  
میرے یادوں تک خدا کے سوائے اور

کچھ نہیں ہے۔ اپنے آپ کو پہچان۔  
اے آشکارا ہر چیز باطن بالحق ہے مین

خدا کے وجود پر دلالت کرتی یا اسی کے  
لفظ سے بولتی ہے۔ اس بات کے خیر

اور شر کے پہلو پر غور کر اور اپنے آپ  
کو سمجھان۔



## روایت انشین



ای دلا در بارگاه مصطفیٰ ہشیار باش  
گر تو عاشق صادق از غرادر بزار باش

بم زبیر و عمرو عثمان نداری لہولی  
گوش کش ملکہ غلامی پا کر کار باش

تو نیای چشم خود کن خاک پای مرتضیٰ  
از غم شاہ شہیدان سال دمہ بیا باش

با خبر شوطا لباً بگذر ز قید جسم و جان  
بیخبر شوزر جہان بخون جعفر طیار باش

چند گوشہ نشینی از نہان شاہ شکار  
خوش را برون کش در عالم تیار باش



## اردو ترجمہ

اے دل! بارگاہ مصطفیٰ میں بڑی ہشیاری  
سے کام لے تو اگر عاشق صادق ہے تو  
اس کے فیروزے بے تعلق ہو جا۔

حضرت ابوبکر، عمر و عثمان کے ساتھ صراحت  
رہیں گاہیں نہ رکھیں اور اپنے آپ کو حضرت

حیدر کرار کی غلامی میں دے دے۔  
حضرت علی المرتضیٰ کے پاؤں کی خاک کو اپنی

آنکھوں کا سرمہ بنا اور سید الشہداء حضرت  
امام عالی مقام سیدنا حسین علیہ السلام کے غم

میں ہر وقت ہمارہ۔  
اے طالب! اصل حقیقت کی خبر رکھاؤ

جسم و جان کی قید سے آزادی حاصل کر۔  
حضرت جعفر طیار کی طرح دنیا و مافیہا سے

بے خبر ہو جا۔  
کب تک گوشہ نشین ہو گا۔ خلوت سے

خلوت میں آ جا۔ اپنے آپ کو منظر عام  
پر لے آ اور دنیا کی سیر کر۔

نہایت کی سیر کر۔

## اردو ترجمہ

اے ناہر زمانہ! ہشیار ہو جا۔ اپنے دم  
اور وجود سے آگاہی حاصل کر۔

حجر سے باہر آ اور آنکھیں کھول کر دیکھ  
اپنی ہستی کو ترک کر اور محرم ساز بن جا۔

تو اگر میدان عشق میں قدم رکھنا چاہتا ہے  
تو ملاست قبول کر اور تمام مذاہب اور  
رحم و رواج سے بیزار ہو جا۔

تو اگر دوست کے بغیر روم اور عرب کی سیر  
کرے گا تو اس سے کیا ہو گا۔ ہر لمحہ اور  
ہر حال میں یار کے ساتھ رہ۔

اے آشکار! میرے دل میں پھر پیشاپور  
کی کشش پیدا ہوئی ہے تو صدق دل کے  
ساتھ حضرت خواجہ عطار کا غلام ہو جا۔



ای زاہد زمانہ تو ہشیار باش باش  
از بہت نیست خویش خبردار باش باش

بیرون در آ ز حجر ببین چشم باز کن  
بگذر ز خویش محرم اسرار باش باش

خواہی اگر تو عشق ملاست قبول کن  
از کیش از مذاہب بیزار باش باش

بی دوست گر بگردی روم و عرب چه شد  
در نیک بد ہمیشہ یار باش باش

مارا ہو اگر رفت نشاپور آشکار  
با صدق دل غلام عطار باش باش



## اردو ترجمہ

یکبارگی زجیم و جان دور باش باش  
دیگر مدان تو ذاکر و مذکور باش باش

بادہ بخور مضطرب رندی قلندر می  
سرست ملا او بالی مخور باش باش

شبی چه زادی چه بزرگی از و گریز  
در نام عاشقی تو مشہور باش باش

از گفتگوی غیسر سجاتی دہد ترا  
دستش بگیر صابر مشکور باش باش

گر راہ عشق می طلبی آشکار تو  
پس خاک راہ شہر نشاپور باش باش

ایک دم جسم اور جان سے علیحدگی اختیار  
کر اپنے آپ کو ذاکر نہ سمجھ مذکور ہو جا۔  
یعنی تو بندہ نہیں ہے خود آقا ہے۔

رندی اور قلندر کے معنائ سے شراب  
پی مرست بے نیاز اور مخور بن جا۔

پیری ازہد و تقویٰ اور بزرگی کچھ بھی نہیں  
ہے ان سے دور بھاگ جنت میں شہرت  
اور ناموری حاصل کر۔

لوگوں کی چہ میگوئیوں سے بچے نجات مل  
جائے گی تو عشق کا لہجہ بکڑ اور صبر و شکر

اے آشکار! تو اگر عشق کی راہ کا طلبگار  
ہے تو شہر نیشاپور کے راستہ کی خاک بن جا۔



## روایت الصدا

## اردو ترجمہ



می کنم از عشق در ہر کوچہ بازار رقص  
چونکہ می آید تن و جان از ان اسرار رقص

از نوا می چنگی فی طنبور شیدا می شود  
دمدم شد ز اہد اور خواب بیدار رقص

از وظائف از طائف معرفت حاصل نشد  
روز و شب از درد غم مشغول اندر کار رقص

گر بیانی سوی ما بشد از از خود می روی  
اندرین سینما چونستان کنی یکبار رقص

وقت حالت نیست بردم تا اندام کی شود  
آشکارا ہچوشت منصور کن برار رقص



میں عشق کی وجہ سے ہر کوچہ اور بازار  
میں رقص کرتا ہوں کیونکہ رقص سے جسم  
اور جان کے اسرار منکشف ہوتے ہیں۔

زاہد چنگ رمل ہوتا سورمل ہوتا ہر وقت  
چنگ امانسری اور طنبورہ کی آواز پر  
مور رقص رہتا ہے۔

اوراد اور اذکار سے خواہ بٹیفے کمانے  
سے معرفت حاصل نہیں ہوتی اس لئے  
دن رات درد و غم میں مشغول ہوں اور  
رقص میں مصروف۔

تو اگر ہمارے پاس آئے تو خیال سے  
آنا اپنی خودی کھو بیٹھے گا اور اس  
سینما میں سرمستوں کی طرح رقص کرنے لگے گا۔

ہر وقت حال طاری نہیں ہوتا اور نہ ہی یہ  
کہا جاسکتا ہے کہ یہ کیفیت کب پیدا ہوگی۔  
اے آشکار! تو شاہ منصور کی سولی پر  
وجد اور رقص کر۔



## ردیف الضاد

## اردو ترجمہ

میں دوستی کے علاوہ اور کوئی مدعا نہیں  
رہتا اور میرا کوئی اور مقصد ہے ہی نہیں۔

تمام لوگوں پر ناز اور روزہ فرض کیا گیا  
لیکن ہمارے اوپر نہایت اہل دوستی  
فرض کی گئی۔

ماشق کی جان ہمیشہ بیمار رہتی ہے کیونکہ  
عشق کے سوائے اور کوئی بیماری ہے  
ہی نہیں۔

یہ تیری امانت ہے اوپر گویا قرض ہے  
اسے ادا کر لینی ترک کر کیونکہ قرض کی  
ادا نیکی واجب ہے۔

اے آشکار! دینا ہے عشق و محبت میں  
آسمان کو بھی زمین ہونا پڑتا ہے یعنی عشق  
شہنشاہوں کو بھی گردن جھکانے پر مجبور کرتا ہے۔

بوجودات عشقت آشکارا  
شد از عشق محبت آسمان ارض

## ردیف الطاء

## اردو ترجمہ

میرے پاس میرے محبوب کی جانب سے  
خط آیا ہے۔ دوست کا خط آیا ہے۔

شک اور کا فز کو آپس میں ملا کر اس سے  
خط لکھا ہے اور یہ خط مجروح دلوں کا  
مداوا بن گیا ہے۔

میں نے جب درد اور غم کا حال پرٹھاتو  
آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔

میں نے ایسا خط نہ دیکھا اور نہ سنا اگرچہ  
میں نے بے شمار خط پڑھے ہیں۔

محبوب نے خط میں اپنے ذوق و شوق کا  
حال لکھا ہے۔ اے آشکار! تو اس خط  
کو اپنی جان کا تعویذ بنا۔

آمدہ سوی ماز یاران خط  
برسد ز دوستداران خط

شک کا فوراً بہم آتی محنت  
گشت دار بد لغت گاران خط

شرح غم درد را چو بر خوانند  
سنت ترشد ز اشکباران خط

ہمچنین خط نریدہ ما نشنید  
گرچہ خواندیم صد ہزاران خط

آیت شوق و ذوق خود نوشت  
حرز جان کن تو آشکاران خط



## روایت الطائی

### اردو ترجمہ

یاد کے بغیر جینے میں کیا مزہ ہے شراب  
پی جائے اور خمار نہ ہو تو کیا مزہ آئے گا

عشق کی راہ میں انتظار کرنا اچھا ہوتا  
ہے اگر تم نے کبھی انتظار نہیں کیا تو تمہیں  
کیا مزہ آئے گا۔

گل پر بلبل کی نغمہ سرائی کرنا خوب ہے  
لیکن موسم بہار نہ ہو تو باغ کی سیر کا کیا مزہ

شراب بھی موجود ہو، مطرب بھی ہو اور کیاب  
بھی ہو لیکن اگر محبوب پاس نہ ہو تو کیا مزہ

اے آشکارا! اگر ایک ہزار برس کی عمر  
ہو اور وصال نصیب نہ ہو تو کیا مزہ۔

زندگانی بغیر یار چہ حفظ  
بادہ نوشیم فی خمار چہ حفظ

خوشترست انتظار در رہ عشق  
نکشدیدی تو انتظار چہ حفظ

نغمہ بلبل خوشترست بر گلہا  
سیر بستان بی بہار چہ حفظ

بادہ مطرب کیاب شد موجود  
نیست معشوق در کنار چہ حفظ

آشکارا وصال نیست ہزار  
گر چہ عمرت بود ہزار چہ حفظ



## روایت العین



علیہ وسلم نے بھی ایسا ہی فرمایا ہے کہ جس  
نے قناعت کی اس کو عزت نصیب ہوئی۔  
پھر تو اس ذلیل دنیا کی دولت کے پیچھے  
کیوں دوڑتا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہوا  
کہ تو ابھی خام ہے تجھ میں پختگی پیدا نہیں ہوئی  
اے ساک! توجہ راج راستہ میں حیران کیوں  
کھڑا ہے تو اپنے آپ کو سب سے اونچے  
درجہ پر پہنچا دے جمع الجمع علم صرف کی  
ایک اصطلاح ہے۔

اپنے آپ کو پہچان اور یہی حق کی پہچان  
ہے۔ معرفت میں شریعت کا خیال رکھ۔  
زہد اور تقویٰ اچھا ہے اگر اس میں نمائش  
نہ ہو۔ نمائش ہوگی تو زہد و تقویٰ کام  
نہیں آئے گا۔

اے آشکارا! نقاش خود نقش کے اندر  
پوشیدہ ہے اور یہ بری اور بھلی تصویریں  
سب اسی کی بنائی ہوئی ہیں۔

### اردو ترجمہ

اے دل! تم نے سنا ہے کہ جس نے لایح  
کیا وہ خوار ہوا۔ "حضرت رسول اکرم صلی اللہ



## اردو ترجمہ

شریعت ہمیشہ قائم رہے گی کیونکہ اس کا بانی امام الانبیاء والمرسلین ہے۔

تو اگر مرد ہے تو شریعت سے روگردانی نہ کرے۔ تمام غوث اور قطب شریعت کے سلامی ہیں۔

دنیا میں اگرچہ امیر و وزیر اور بادشاہ بھی ہیں لیکن ان سب پر حکام شریعت کو فوقیت حاصل ہے۔

محمد میرے متعلق کہتا ہے کہ آشکارے حدود شریعت سے بچنا وہ زکیا ہے لیکن میں جب مقام وحدت پر فائز ہوں تو پھر شریعت کی ہی؟

جس توحید پرست نے عشق کا در اختیار کیا وہ شریعت پر اپنا سر قربان کرے گا۔ حد شرع سے قدم باہر مت نکالنا۔ شریعت ہمیشہ قائم و دائم ہے یعنی اس کے احکام زندگی کے کسی مرحلہ پر بھی ساقط نہیں ہوتے۔

میں تم کو علانیہ بھی اور پوشیدہ بھی نصیحت کرتا ہوں کہ تو ہمیشہ شریعت کا چاکر اور غلام بن کر رہنا۔

بہت اہم مقام شرع کو بنا کر دیا ہے امام شرع

اور شرع رو متاثر نہ ہو کر مردی غوث و قطب کسند سلام شرع

گرچہ میر و وزیر و سلطان است بر ہمہ غالب است حکام شرع

گفت محمد کہ حد شرع گذاشت چون بوحدت دوم کلام شرع

آن موحّد کہ درد عشق گرفت سر تصدق کسند بنام شرع

از شریعت برون قدم نہ نہی مستقیم است علی الدوام شرع

یا تو گویم چو آشکار و نہبان باش تو چاکر و غلام شرع

## روایات الغین



عشق کی مثال صبح صادق جیسی ہے اور عقل کی صبح کاذب جیسی۔ جب صبح آتا ہے تو جھوٹ دب جاتا ہے۔

بظاہر جھوٹ صبح پر غالب نظر آتا ہے لیکن صبح کے آنے ہی جھوٹ مغلوب ہو جاتا ہے۔

عبداللہ و عبید اللہ کے درمیان وہی تعلق ہے جو جھوٹ اور صبح کے درمیان ہے جب خدا ربعبودا ظہور پذیر ہوتا ہے تو جھوٹ درعین پایش پایش ہوتا جاتا ہے۔

یعنی جب قوائے الہی بندہ کے قوت پر حاوی اور مستول ہو جاتی ہیں تو صرف قوائے الہی باقی رہ جاتی ہیں اور بندہ کی قوتیں فنا ہو جاتی ہیں۔ پھر خدا ہی خدا ہوتا ہے بندہ درمیان سے ہٹ جاتا ہے۔

اے آشکارا تو مست روز الست ہے۔

ابو جبریل کو دونوں جگہ سے جھٹک دئے۔

ای بجز عشق جملہ بہت دروغ

صبح کاذب شدہ کہ بہت دروغ

عشق صادق عبودیت عقل کذاب

صدق چون آمدہ شربت دروغ

کذب غالب بصندقی شد اما

آمدہ صدق کردہ پسند دروغ

عبد و عبود چون کذب صدقت

گشت ظاہر خدا گشت دروغ

آشکارا تو مست روز الست

پس را کن بہر دوست دروغ

## اردو ترجمہ

اے دوست! عشق کے بغیر بہت بات جھوٹ

ہے جیسے صبح کاذب جو ظاہر ہے

گویا اس کا مدار جھوٹ پر ہے۔



## روایت الفامی

○

سزنی از خویش تن لاف و گلاف  
ہم جو کس نیست ماقات بقاف

زود شود در محفل زندان نشین  
می شوی تو با تنب صوفی صاف

بگذری از خویش تن یکبارگی  
سرجانان می شود بر تو کشف

خویش را بشناس در گل گوہرست  
ماہ پہنان کی شود زیر خلافت

گر یقین دانی دلت کعبہ خداست  
آشکارا خویش تن را کن طواف

○

## اردو ترجمہ

میں نے آدھی رات کو محبوب کا دیدار کیا  
اور دل ہاتھوں سے جاتا رہا۔ ایک طرف  
انافنا ہو گیا اور دوسری طرف آنکھیں  
آنسوؤں سے تر ہو گئیں۔

محبوب عجیب شان سے آیا جس کی فوج  
ساتھ تھی اور ناز و ادا اور جادو کے غمزوں  
سے مسلح تھا۔ یہ حال دیکھ کر میرا اہم اور عقل ایک  
طرف بھاگ گئے اور سوال و جواب جو میں  
نے سوچے تھے وہ دوسری طرف دھڑکنے لگے۔

محبوب نے فرمایا ڈرو نہیں آرام اور اطمینان  
سے میرے پاس آؤ۔ محبوب نے مجھ سے

میرا سارا حال پوچھا۔ میرا ڈر ایک طرف  
جاتا رہا اور حجاب دوسری طرف ختم ہو گیا۔

میں نقرے گھوڑے پر سوار تھا۔ محبوب  
نے میری طرف دیکھا اور محبوب کے دیکھتے

ہی میرا سر جو کلاہ سے پوشیدہ تھا وہ ایک  
طرف ڈھلک گیا اور پاؤں جو رکاب میں

تھا وہ دوسری طرف کھسک گیا۔

دیدم نگاری نیم شب دل خرابم یکطرف  
ماؤ منی شد یکطرف چشم پر آہم یکطرف

بافوج حسن آمدہ بانا زو جادو غمزہ زن  
این قہم عقلم یکطرف سوال فہو اہم یکطرف

گفتا بآہستہ بیا پر سید عالم یک یک  
لا تخف خوفم یکطرف رفتہ حجابم یکطرف

بر خشک بودم سوار من سویم ممکنہ یک نظر  
سرتا کلاہم یک طرف پایا رکابم یکطرف

اے دوست! تو اپنے متعلق بڑی سزنی  
کرتا ہے اور کہتا ہے کہ دنیا میں مشرق  
سے لے کر مغرب تک میرا کوئی ہمسر نہیں ہے۔  
جلیدی کر اور رتدوں کی محفل میں جا کر  
بیٹھو۔ وہاں تجھے اصلیت سے بھی آگاہی  
ہوگی اور تزکیہ نفس بھی حاصل ہوگا۔  
تو اپنی ہستی کو ترک کر تو تجھ پر محبوب کی ذات  
کے اسرار منکشف ہوں۔

اپنے آپ کو پہچان تو ایک گوہر ہے  
جو سٹی میں ملا ہوا ہے۔ آخر چاند کب  
تک بادل کے پردہ میں چھپا رہے گا۔  
اگر تجھے اعتبار آجائے تو تیرا دل اللہ کا  
کعبہ ہے۔ اے آشکارا! تو اپنا طواف کر



بنمودہ راہ و مدغم گفتا شناسی خوش را  
نیکی پی شد یکطرف جرم و ثواب یکطرف

سے نیکی اور بدی ایک طرف رہ گئی اور جرم

اور ثواب دوسری طرف نہ گیا یعنی تمام ایسا

ختم ہو گئے۔

محبوب نے مجھے سستی عطا فرمائی اور غیر کے خیال

کو نکال دیا۔ ساقی اور مطرب ایک طرف

رہ گئے اور شیشہ اور شراب دوسری طرف

رہ گئے۔

محبوب نے میرے دل پر نظر ڈالی تو میرا جسم

جان اور دل بھو ہو گئے۔ اس کا اثر یہ ہوا

کہ مسائل شریعت ایک طرف رہ گئے اور

کتابیں دوسری طرف رہ گئیں۔

میں نے دل میں سوچا تھا کہ محبوب سے یہ

شکایت کروں گا اور وہ بات کہوں گا۔

لیکن جب محبوب آیا تو آشکار ایک طرف

گم ہو گیا اور باتیں اور شکایتیں دوسری

غائب ہو گئیں۔

## روایف القاف

نہ جہلہ کہ متیجہ قاف

سے جہلہ لایا اور جہلہ

نہ جہلہ کہ متیجہ قاف

سے جہلہ لایا اور جہلہ

نہ جہلہ کہ متیجہ قاف

سے جہلہ لایا اور جہلہ

نہ جہلہ کہ متیجہ قاف

سے جہلہ لایا اور جہلہ

نہ جہلہ کہ متیجہ قاف

سے جہلہ لایا اور جہلہ

نہ جہلہ کہ متیجہ قاف

سے جہلہ لایا اور جہلہ

نہ جہلہ کہ متیجہ قاف

سے جہلہ لایا اور جہلہ

نہ جہلہ کہ متیجہ قاف

سے جہلہ لایا اور جہلہ

نہ جہلہ کہ متیجہ قاف

سے جہلہ لایا اور جہلہ

نہ جہلہ کہ متیجہ قاف

سے جہلہ لایا اور جہلہ

نہ جہلہ کہ متیجہ قاف

سے جہلہ لایا اور جہلہ

## اردو ترجمہ

نہ جہلہ کہ متیجہ قاف

سے جہلہ لایا اور جہلہ

نہ جہلہ کہ متیجہ قاف

سے جہلہ لایا اور جہلہ

نہ جہلہ کہ متیجہ قاف

سے جہلہ لایا اور جہلہ

نہ جہلہ کہ متیجہ قاف

سے جہلہ لایا اور جہلہ

نہ جہلہ کہ متیجہ قاف

سے جہلہ لایا اور جہلہ

نہ جہلہ کہ متیجہ قاف

سے جہلہ لایا اور جہلہ

نہ جہلہ کہ متیجہ قاف

سے جہلہ لایا اور جہلہ

نہ جہلہ کہ متیجہ قاف

سے جہلہ لایا اور جہلہ

نہ جہلہ کہ متیجہ قاف

سے جہلہ لایا اور جہلہ

نہ جہلہ کہ متیجہ قاف

سے جہلہ لایا اور جہلہ

نہ جہلہ کہ متیجہ قاف

سے جہلہ لایا اور جہلہ

نہ جہلہ کہ متیجہ قاف

یکہ می دور نیست از مابین

آشکارا با ست حق الحق

اے آشکارا حق حق ہمارے ساتھ ہے

ہم سے ایک لٹری بھی دور نہیں ہے۔



## اردو ترجمہ

ما سبق خواندیم از دیوان عشق  
ہم نے دیوان عشق کا سبق پڑھا ہے عشق  
ہست در ہر دو جہان سلطان عشق  
دونوں جہاں کا سلطان ہے۔

رمز الانسان سري گوش کن  
انسان سري دانا سرو کے اشارہ پر غور  
بالیقین دان صورت ان عشق  
کر عشق پر چرخ انسانی صورت میں جلوہ گر ہوا ہے۔

عشق غیری نیست گر پری زما  
اگر مجھ سے پہلے تو عشق غیر نہیں ہے بلکہ  
فی الحقیقت هست آن چنان عشق  
در اصل عشق اللہ ہے۔

او نکلند در زمین و آسمان  
اگر کسی کے دل میں عشق کا جولان پیدا ہو  
گر بدل آید کے جولان عشق  
اور طوفان اٹھ کھڑا ہو تو وہ زمین اور  
آسمان میں سما نہیں سکتا۔

زود شوای آشکارا سریدہ  
عشاق کے پاس عشق کا فرما آگیا ہے۔  
آمدہ بد عاشقان و سران عشق  
اے آشکارا! جلدی کر اپنا سر پیش کرے۔

## اردو ترجمہ

پیر ما پیر هست عبد الحق  
ہمارے پیر پیر عبد الحق ہیں جو ہمارے دل  
در دل مانتست عبد الحق  
کے اندر جاگزین ہیں۔

عمر بگذشت در ضلالت یک  
ہماری عمر گمراہی میں گزری لیکن پیر عبد الحق  
رشتہ کفر گشت عبد الحق  
نے اس گمراہی اور کفر کا رشتہ توڑ دیا۔

ای کہ قائم نمود دور تو حید  
پیر عبد الحق نے ہماری حوصلہ افزائی فرمائی  
کر ما بہ یست عبد الحق  
اور ہم کو توحید پر استقامت عطا کر دی۔

طرف دیگر خیال دل نفعاد  
جب سے ہم نے پیر عبد الحق کے ہاتھ پر بیعت  
دست ما شد بدست عبد الحق  
کی ہے۔ ہمارا دل دوسری طرف بالکل متوجہ  
نہیں ہوا۔

آشکارا و نہان دل و جان را  
نکار خواہ باطن ہمارے قلب اور روح کو  
کر دہر جو شش و مست عبد الحق  
پیر عبد الحق نے جوش اور مستی سے بھر دیا ہے۔



میں اناحق کانرو لگاتا ہوں۔ میں حق پر ہوں۔  
میں نے نقاب چہرہ سے ہٹا دیا اور خرد صوفیا  
کو پارہ پارہ کر دیا۔ مجھے پتہ نہیں ہے کہ میرا  
کس قدر سے تعلق ہے۔ میں اناحق کانرو  
لگاتا ہوں۔ میں حق پر ہوں۔

میں نے جام شراب نوش کیا اور عیش میں رسوا  
ہو گیا اور سارا راز فاش ہو گیا۔ میں اناحق  
کانرو لگاتا ہوں۔ میں حق پر ہوں۔  
میں نے علامت کشی اور رسوائی کی طرف رخ  
کیا ہے۔ میں نہ ملحد ہوں نہ مسلمان نہ منجھی  
ہوں نہ ہندی اور نہ شامی۔ میں اناحق کا  
نعرہ لگاتا ہوں۔ میں حق پر ہوں۔

جام شراب پینے کے بعد میں اس قدر رنج و  
اوریدہ مست ہو گیا ہوں کہ اب مجھے نہ اپنی  
رسوائی کا احساس ہے اور نہ اپنے ننگ  
نام سٹ جلنے کا۔ میں اناحق کانرو لگاتا  
ہوں۔ میں حق پر ہوں۔

اے آشکارا! تو کہاں ہے۔ ظاہر خواہاں  
وہی ہے۔ یقین کر کہ وہ ایک ہے وہ نہیں  
ہے۔ میں اناحق کانرو لگاتا ہوں۔ میں  
حق پر ہوں۔

## اردو ترجمہ

میں مجھے ماز کی بات سات سات بتاتا ہوں  
تو اپنے آپ کو حق کے علاوہ اور کچھ نہ سمجھ۔  
وہ جب بات کرتا ہے تو اپنے آپ ہی سے  
بات کرتا ہے تو اپنے آپ کو حق کے علاوہ  
اور کچھ نہ سمجھ۔

تو ہی حاضر ہے اور تو ہی ناظر۔ تو ہی باطن  
ہے اور تو ہی ظاہر۔ اس جسم اور جان کو  
دیکھ۔ تو اپنے آپ کو حق کے علاوہ اور کچھ نہ سمجھ۔  
میرے ارشد نے مجھ سے فرمایا ہے کہ جب بھی  
وہی ہے اور معبود بھی وہی۔ خبردار کسی شک  
و شبہ میں نہ پڑنا۔ تو اپنے آپ کو حق کے علاوہ  
اور کچھ نہ سمجھ۔

وہ برگزیدہ انسان بن گیا بلکہ غلام شہنشاہ  
بن گیا تو اپنے دل پر اس بات کو نقش  
کر۔ تو اپنے آپ کو حق کے علاوہ اور کچھ نہ سمجھ۔  
اے آشکارا! تو کہاں دھونڈھ رہا ہے۔  
وہ بادشاہ تو ہر جگہ اور مقام پر موجود ہے  
کبھی اس طرح کبھی اُس طرح۔ تو اپنے آپ  
کو حق کے علاوہ اور کچھ نہ سمجھ۔

یا تو گویم سرعیان خود را ندانی غیر حق  
از خود کند با خود بیان خود را ندانی غیر حق

حاضر توئی ناظر توئی باطن توئی ظاہر توئی  
برگزین این جسم و جان خود را ندانی غیر حق

مرشد مرا گفتا چنین او عبد و معبود ہیں  
تا تو یقینی در گمان خود را ندانی غیر حق

آن سرور انسان شد او بند خود سلطان شد  
داری تو بادل این نشان خود را ندانی غیر حق

آشکار خواہی تو کہاں بادشاہ جاہبا  
کہ این چنینی کہ آہنجان خود را ندانی غیر حق





## ارو ترجمہ

○

تراپنے آپ سے آزاد ہوا۔ انا الحق کا نعرہ  
لگا۔ تو نے زنا توڑ دیا۔ انا الحق کا نعرہ لگا۔

تو اربع عناصر خاک آب ہوا اور آگ کی  
تمام حدود توڑ کر نکل گیا۔ انا الحق کا نعرہ لگا۔  
عشق کی راہ روز ازل ہی سے سیدھی راہ ہے  
تو نے اچھی راہ اختیار کی ہے۔ انا الحق کا  
نعرہ لگا۔  
گفتار ہو یا رفتار۔ یہ سب اس کی طرف  
سے ہے۔ تیری طرف سے نہیں ہے تو نے  
جو کچھ کہا وہ اپنی طرف سے نہیں کہا۔ انا الحق  
کا نعرہ لگا۔

عشق کی بات ہے ایک موتی کی مثال ہے  
جو دل کے سمندر سے برآمد ہوا ہے تو نے  
جب موتی کو پر لیا تو اب انا الحق کا نعرہ لگا۔  
محبوب تیرے دل اور جان کے اندر بسا  
ہو اسے علانیہ خواہ پوشیدہ۔ محبوب ہے اور تو  
نہیں ہے۔ انا الحق کا نعرہ لگا۔

گز خوشی برکتی بزن نعرہ انا الحق  
زنا گزشتی بزن نعرہ انا الحق

از خاک از آب و از باد و آتش  
از جہد گزشتی بزن نعرہ انا الحق

عشق ست رہ راست کہ از روز است  
خوش راہ گرفتی بزن نعرہ انا الحق

گفتار چہ رفتار از دست ز از تو  
خود ہی گفتی بزن نعرہ انا الحق

در لبت سخن عشق کہ از جسد دل آید  
چون در لبتی بزن نعرہ انا الحق

آشکار و نہان یا ربود دل جان تو  
اوہست تو پستی بزن نعرہ انا الحق

## روایت الکاف

○

عشق را وانی کہ باشد نور پاک  
بر کسی را عشق باشد پس چہ پاک

از محبت عشق پسدا گشتی است  
ہم نے زمین و عرش و کبریٰ ہم فلاح

جامہ تقویٰ نہ ہر پوشیدہ ہم بسی  
پس گریبان عشق کردہ چاک چاک

عشق تریاق است بہر عاشقان  
گاہ شیرین ست گاہ ہی زہر ناک

آشکارا کن غلامی عاشقان  
از دل و جان شو غلام پای خاک

ارو ترجمہ

تجھے معلوم ہے کہ عشق ایک پاک و صاف نور ہے  
ہے جس کو عشق ہے اس کو کوئی خطرہ نہیں ہے  
عشق محبت ہے پیدا ہوا ہے اور یہ تمام  
کائنات زمین و آسمان و عرش اور کبریٰ بھی  
محبت ہی اسے پیدا ہوئے ہیں۔  
میں نے زہد و تقویٰ کے بہت سے لباس پہنے  
لیکن عشق نے میرا گریبان چاک کر دیا۔

عشاق کے لئے عشق تریاق ہے کبھی میٹھا  
اور کبھی کڑوا۔

اے آشکارا عاشق کی غلامی کر۔ دل جان  
سے ان کا غلام بن جا اور ان کے پاؤں کی  
مٹی بن جا۔



## روایت اللام

○

ای دل بگذر ز ہر قیل و قال  
مہر بلب زن برسد بتو حال  
عشق نازل بدلت می شود  
ہمچہر شود بر تو مثال وصال  
چشم بہ نبد دیدہ دل بر کشا  
پس ز دل خویش بر بینی جمال  
ناظر و منظور شد خود بخود  
دور کنی از دل دیگر خیال  
چونکہ محیط ست علی کل شی  
ہست جہان با او مال و مال  
ہر کہ فتانے اللہ گرد و ز خود  
در جہ بقا باللہ یا بد کمال  
گاہ مہنان گشت گئی آشکار  
دیدہ او مشکل باشد محال

ترجمہ  
ای دل بگذر ز ہر قیل و قال  
مہر بلب زن برسد بتو حال  
عشق نازل بدلت می شود  
ہمچہر شود بر تو مثال وصال  
چشم بہ نبد دیدہ دل بر کشا  
پس ز دل خویش بر بینی جمال  
ناظر و منظور شد خود بخود  
دور کنی از دل دیگر خیال  
چونکہ محیط ست علی کل شی  
ہست جہان با او مال و مال  
ہر کہ فتانے اللہ گرد و ز خود  
در جہ بقا باللہ یا بد کمال  
گاہ مہنان گشت گئی آشکار  
دیدہ او مشکل باشد محال

## اردو ترجمہ

اے دل باتیں کرنا چھوڑ دے۔ ہونٹوں پر  
ہر لگا دے تو تجھے مال کی دولت نصیب ہو۔

○

ایں رمز نپیدانی واقف توئی ای دل  
از سزمن رانی واقف توئی ای دل  
این جسم ہمہ جانت نسبت جہان جہان  
بگر سز سبجانی واقف توئی ای دل  
بچون بچون آمدہ بی صورت در صورت  
کز صورت انسانی واقف توئی ای دل  
انسان ہمہ سترست از ستر الہی  
جان ست ہمہ جانی واقف توئی ای دل  
بی جسم بی نشان ست بی مثل لامکان ست  
راوم شدہ نشانی واقف توئی ای دل  
قد و س قدیم ست ز ہر چیز منزہ  
قل ہو اللہ احد خوانی واقف توئی ای دل  
آشکارہ با تو گفتم گو ہر سخن چہ ستم  
دست از خودی فشانی واقف توئی ای دل

## اردو ترجمہ

اے دل! تو اس رمز کو نہیں جانتا، تو  
ناواقف ہے۔ اے دل! تو سزمن رانی  
فقد را الحق کے راز سے ناواقف ہے۔  
اے دل! تجھے پتہ نہیں ہے کہ یہ جسم روح



## روایت اللام

○

ای دل بگذر ز ہر قبیل و قال  
مہر بلب زن برسد بدو حال  
عشق نازل بدلت می شود  
بجہر شود بر تو مثال وصال  
چشم بہ نبد دیدہ دل بر کشا  
پس ز دل خویش بہ بینی جمال  
ناظر و منظور شد خود بخود  
دور کنی از دل دیگر خیال  
چونکہ محیط ست علی کل شی  
ہست جہان با او مالا و مال  
ہر کہ فتانے اللہ گرد و ز خود  
در جہہ بقا باللہ یا بد کمال  
گاہ مہنان گشت گہی آشکار  
دید او مشکل باشد محال  
مشکل بلکہ محال ہے۔

## اردو ترجمہ

اے دل باتیں کرنا چھوڑ دے۔ ہونٹوں پر  
مہر لگا دے تو تجھے حال کی دولت نصیب ہو۔

○

ایں رمز نپیدانی واقف توئی ای دل  
از سر من رانی واقف توئی ای دل  
این جسم ہمہ جانت جہان جہان  
بگر سر سبانی واقف توئی ای دل  
نیچون بچون آمدہ بی صورت در صورت  
کز صورت انسانی واقف توئی ای دل  
انسان ہمہ سرست از سر الہی  
جان ست ہمہ جانی واقف توئی ای دل  
بی جسم بی نشان ست بی مثل لامکان ست  
ز آدم شدہ نشانی واقف توئی ای دل  
قدوس قدیم ست ز ہر چیز منزہ  
قل ہو اللہ احد خوانی واقف توئی ای دل  
آشکارا تو گفتہ گو ہر سخن چہ ستم  
دست از خودی فشانی واقف توئی ای دل  
راز سے واقف نہیں ہے۔

## اردو ترجمہ

اے دل! تو اس رمز کو نہیں جانتا، تو  
ناواقف ہے۔ اے دل! تو من رانی  
قدرا الحق کے راز سے ناواقف ہے۔  
اے دل! تجھے پتہ نہیں ہے کہ جسم روح  
سے واقف نہیں ہے۔



## روایت المہم

ایں چہ میدانی دلا چون من گدائی میکتم  
از گدائی درد عالم بادشاهی میکتم  
از حقارت سوی من ہرگز بسین ای زاہدا  
گرچہ عریاں بودہ ام خود خود خدائی میکتم  
ایک از دین کیش رفتم رہہ مسلمانی کجاست  
ناہدی فی ساحری فی پارسائی میکتم  
ناکسان افتادہ در راہ ضلالت گمراہی  
در رہہ وحدت کسان بارہنہائی میکتم  
چہستم من مستم پنہان عیان باشد خدا  
عزق در دریای حیرت ماوشمائی میکتم  
بچہدانی بیستم من کیستم بن نیستم  
او سمع ست او بصیر از خود خدائی میکتم  
کردشہ منصور بر سردار ناہمق ندا  
آشکارا پیش جانان سرفدائی میکتم

## اردو ترجمہ

اے دل! ترک کیا بھتا ہے۔ میں گداگری کرتا  
ہوں؟۔ میں تو اس گداگری کے پردہ  
میں دونوں جہاں میں بادشاہی کرتا ہوں۔

بے زاہدا میری جانب حقارت سے ہرگز  
نہیں دیکھتا۔ میں اگرچہ تنگنا نظر آتا ہوں  
لیکن میں دراصل خدائی کرتا ہوں۔  
اے دوست! میں نے اگر دین و مذہب کو  
ترک کیا ہے تو مسلمانی کیا ہے۔ میں نہ  
ناہد ہوں۔ نہ جادوگر ہوں اور نہ پارسا ہوں  
ادنیٰ درجہ کے لوگ گمراہ ہو گئے ہیں۔ میں  
توحید کی جانب لوگوں کی رہنمائی کرتا ہوں۔  
میں کیا ہوں؟ میں تو کچھ بھی نہیں ہوں ظاہر  
اور باطن سب کچھ خدا ہی ہے۔ میں اس میں  
اور تو کو یعنی انا کو دریلے حیرت میں  
عزق کر رہا ہوں۔  
کیا تجھے کچھ پتہ ہے کہ میں کیا ہوں اور کون  
ہوں؟ میں تو ہوں ہی نہیں۔ بس نقطہ وہ  
سمع اور بصیر ہے۔ میں تو اپنے آپ سے  
دست بردار ہو چکا ہوں۔

شاہ منصور نے پھانسی کے تختہ پر انا الحق کا  
نفرہ لگایا۔ اے آشکارا! میں محبوب کے  
حضور میں سرقربان کرتا ہوں۔

## اردو ترجمہ

در ولایت جہم و جان من بادشاہی میکتم  
بادشاہی حییت لیکن خود خدائی میکتم

چند مدت بودہ ام در ملک جہم و جان و دل  
ماکم آن ملک دیگر زمین خدائی میکتم

میزم نعم انامق ہمچنین منصور دار  
بر سرداری ہمین دم سرفدائی میکتم

موج آن دریای اعظم درلم طوفان نمود  
سرسید اجا بجاد و ہر کجائی میکتم

آشکارا و نہان بر آستان پیرنہان  
چون گداور کوچہ و کوی گدائی میکتم

اے دل! ترک کیا بھتا ہے۔ میں گداگری کرتا  
ہوں؟۔ میں تو اس گداگری کے پردہ  
میں دونوں جہاں میں بادشاہی کرتا ہوں۔





## روایت المہم

ایں چہ میدانی دلا چون من گدائی میکتم  
از گدائی درد و عالم بادشانی میکتم  
از حقارت سوی من برگز میں ای زاهد  
گرچہ عریاں بودہ ام خود خود خدائی میکتم  
یک از دین کیش رفتم رہہ سلمانی کجاست  
ناہی فی ساحری فی پارسانی میکتم  
ناکان افتادہ در راہ جنالاست گمراہی  
در رہہ و عدت کسان بارہنہائی میکتم  
چستم من خستم بہنای عیان باشد خدا  
عرق درد ریای حیرت ماو شمانی میکتم  
پچھانی چستم من کیستم بن نیستم  
او بمع ست او بصیر از خود خدائی میکتم  
کردشہ منصور بر سردار تالحت ندا  
آشکارا پیش جانان سرفدائی میکتم

## اردو ترجمہ

اے دل! ترک کیا مجھتا ہے، میں گداگری کرتا  
ہوں؟ میں تو اس گداگری کے پردہ  
میں دونوں جہاں میں بادشاہی کرتا ہوں۔

اے زاہرا میری جانب حقارت سے برگز  
نہیں دیکھتا۔ میں اگرچہ شکایت نظر آتا ہوں  
لیکن میں دراصل خدائی کرتا ہوں۔  
اے دوست! میں نے اگر دین و مذہب کو  
ترک کیا ہے تو مسلمانی کیا ہے میں نہ  
ناہم ہوں نہ یادوگر ہوں اور نہ پارسا ہوں  
ادنیٰ درجہ کے لوگ گمراہ ہو گئے ہیں میں  
توحید کی جانب لوگوں کی رہنمائی کرتا ہوں۔  
میں کیا ہوں؟ میں تو کچھ بھی نہیں ہوں ظاہر  
اور باطن سب کچھ خدا ہی ہے۔ میں اس میں  
اور تو کو یہی انا کو دریلے حیرت میں  
عرق کر رہا ہوں۔  
کیا تجھے کچھ پتہ ہے کہ میں کیا ہوں اور کون  
ہوں؟ میں تو ہوں ہی نہیں بس نقطہ وہ  
سمیع اور بصیر ہے۔ میں تو اپنے آپ سے  
دست بردار ہو چکا ہوں۔

شاہ منصور نے پھانسی کے تختہ پر انا الحق کا  
نفرہ لگایا۔ اے آشکارا! میں محبوب کے  
حضور میں سرقربان کرتا ہوں۔

## اردو ترجمہ

میں جسم اور جان کی ملکیت میں بادشاہی کرتا  
ہوں۔ بادشاہی کیا چیز ہے۔ میں تو خود خدائی  
کرتا ہوں۔

میں جسم، جان اور دل کی ملکیت میں کافی عرصہ  
تک ٹھہرا ہوں۔ میں اس ملک کا مالک ہوں  
لیکن اب اس دست بردار ہوتا ہوں۔  
جس طرح منصور نے سولی پر چڑھ کر انا الحق  
کا نفرہ لگایا اسی طرح اب میں بھی اپنا  
سرقربان کرتا ہوں۔

اس بحر بے پایاں کی موج نے میرے دل کے  
اندہ طوفان برپا کر دیا۔ یہ راز ہر جگہ ظاہر  
ہو چکا ہے اور میں بھی اسے عام کر رہا ہوں۔  
جس طرح گداگر گلیوں اور کوچوں میں گداگری  
کرتے ہیں اسی طرح میں بھی ظاہر خواہ پرشیدہ  
اپنے پیر سخاں کے آستان پر گدائی کرتا ہوں۔





ہر ملک میں بے شمار اور عجیب و غریب قسم کے  
عجائبات ہیں لیکن میں نے خود اپنے جیسا  
عجائب کوئی اور نہیں دیکھا۔

وہ ہمیشہ شہرِ رگ سے بھی قریب رہتا ہے  
لیکن میں اس کی موجودگی اور قریب سے  
بے خبر رہتا ہوں کیونکہ میں نے اپنے سر اور  
آنکھوں پر یہ خاک مل چکی ہے یہ اشارہ ہے  
ان لوگوں کی طرف جنہوں نے اپنی ہستی کو ترک  
نہیں کیا اور ابھی مادیت کی قید میں مقید ہیں  
میری عمر بہتر برس تک پہنچ گئی ہے میں تیری  
زلفوں کا اسیر ہوں۔ میں نے تیرے عشق کو  
دل و جان سے قبول کر لیا ہے۔ میں صرف  
ایک بار وصل چاہتا ہوں۔

عاشق اگر ایک قدم آگے بڑھتا ہے تو  
محبوب سو قدم آگے بڑھتا ہے یہ نکتہ میں نے  
بزرگوں سے سنا ہے۔

یہ بات حیرت کی ہے اور عبرت کی بھی کہ آخر  
دو سال کے اندر فراق کیوں ہے ۱۰۷ اشکاً  
میں اسی وجہ سے خون کے آنسو روتا رہا ہوں۔

دریدہ دارم ترا طمع آنز جهان ببردہ ام  
ہر جای جلوه حسن تو ملک خدا گردیدہ ام  
چندان عجبایا عجیب بہتند در ہر کشوری  
ہم چون عجبایا لیکن نی ایسی دیگر دیدہ ام  
جل الورید است دامن من یخبر ہستم ازو  
زیرا کہ بر سرچشم و زاین خاک را مالیدہ ام  
ہفتاد و دو سال شدہ در پیج زلفت بتلا  
یکے ز خواہم وصل تو عشقت بجان زیدہ ام  
مگر یک قدم عاشق و دو محبوب آید صد قدم  
این حرف را از بزرگان با گوش دل شنیدہ ام

در حیرت آید عبرت کا نہ وصال جبر حیرت  
ای اشکارا بزمین سببے جسم خون باریدہ ام

## اردو ترجمہ

میری آنکھوں میں تو نہیں بت ہے۔ میں نے  
باقی تمام دنیا سے قطع عشق کر لیا ہے۔ میں نے  
ساری دنیا کو گھوم بھر کر دیکھا۔ مجھے ہر جگہ تیرا  
ہی حسن جلوه گر نظر آیا۔

## اردو ترجمہ

بادشاہ گدا بن گیا اور گدا بادشاہ ہو گیا۔ میں  
نے اس دنیا کی گردش بھی دیکھ لی۔

تہی دستوں کی جیبیں دشمنوں سے بھری  
ہوئی دیکھیں بکزد و رکزد و را در ہوتے ہوئے  
بھی دیکھ لیا۔

دولت مند لوگ پیش اور خوشی میں مست ہیں  
دنیا کا کاروبار کیسے چلتا ہے۔ یہ بھی دیکھ لیا۔  
غریبوں پر مظالم اور سیکڑوں زیادتیاں۔  
بادشاہوں کی حکمرانی کے ڈھنگ بھی دیکھے۔  
میں نے حکام کی کپڑوں دیکھیں۔ دریائے عمان  
کی موجیں بھی دیکھیں۔

حافظانِ قرآن تلاوت قرآن تو کرتے ہیں  
لیکن بے عمل، جاہل اور بے شعور قاصدین  
کو بھی دیکھا۔

صراطِ مستقیم پر کوئی نہیں چلتا۔ میں نے گمراہوں  
کو بھی دیکھ لیا۔

اگر مجھ سے پوچھے تو یقین کی راہ اختیار کریں  
نے تمام شکوک و شبہات کو کچھ لیا ہے۔

مجلسِ حاکمان را دیدم  
موجہای عمان را دیدم  
بر غریبان ظلم صد تعدی  
حکمرانی شہان را دیدم

دفع عیش اعتیاسیر مند  
کار سازی جہان را دیدم  
کیسہ پر زرشوند خالی دست  
تا توان دتوان را دیدم  
شہ گدا و گدائی سلطان شد

گردش این زمان را دیدم  
حافظان در دخوان بی عمل اند  
بیخبر قاصدیان را دیدم

راہ آن مستقیم کس نگرقت  
ہمچنان گمراہان را دیدم  
گر پر سی بگیری راہ یقین  
ہمہ شک و گمان را دیدم



ہمہ اشرف در غم داندوہ  
خستہ می ناکسان را دیدم

ہر کسی بر دروغ بست کمر  
راستی را مردان را دیدم

ہر کسی ماندہ است در پندار  
محویت عارفان را دیدم

از نلکہ کو بے فلک آزاد  
مگر آن عاشقان را دیدم

لوق زہرین مرصع از یاقوت  
ہم بگردین حشران را دیدم

بر در حاکمان خراب و خجل  
زادہان عابدان را دیدم

شکوہ می کنند گرسنگی  
حالت این مشہان را دیدم

بہر دنیا ی دون سرگردان  
روز و شب عالمان را دیدم

عزت و آبرو بہ کفار ان  
خجستہ مومنان را دیدم

میں نے تمام شریف لوگ فناک اور پریشان حال  
ہیں۔ نااہل لوگوں کو میں نے خوش و خرم دیکھا

ہر شخص نے بھڑک کر بازو اٹھلے ہیں  
نے سیدھے راستے پر چلنے والوں کو بھی دیکھ لیا۔

ہر شخص اپنے آپ کو بڑی چیز سمجھتا ہے۔ دوزخ  
کی محبت اور استغراق کو بھی دیکھ لیا۔

میں نے زمانے کے پتھروں سے فقط عشاق  
ہی کو آزاد دیکھا ہے۔

میں نے جواہرات سے جڑا ہوا سنہری گلابند  
گدھوں کی گردن میں دیکھا ہے۔

میں نے فہم و دل اور عابدوں کو حکمرانوں کے  
دروازہ پر ذلیل اور شرمندہ ہوتے ہوئے

دیکھا ہے۔

میں نے ان امیروں اور دولت مندوں کا  
مال بھی دیکھا ہے جو ہمیشہ بھوک کی شکایت

کرتے ہیں۔

میں نے دن رات ظلم کو ذلیل دنیا کے لئے  
حیران اور سرگردان دیکھا ہے۔

میں نے کفار کو عزت اور آبرو کے عالم میں اور  
مومنوں کو ذلت اور خواری کے عالم میں

دیکھا ہے۔

ہوشندان خوار بہرہ پیشیز  
زر قلاوہ سگان را دیدم

جمع الخلق در ہمین ویسار  
بیشتر بزرگان را دیدم

پسر جنگ با پدر دارد  
بی ننگ بی نشان را دیدم

ایکے از خوف کار بر دازان  
زرد و مرومان را دیدم

از ہوائی زمانہ در اسست  
کوئی پیر مغان را دیدم

چہ اکابر چہ مردمان اشرف  
رجعت پاسبان را دیدم

ہم پریشان حال نالہ کنان  
ہر کجا انس و جان را دیدم

چہ کلیسا چہ مسجد و منبر  
بیدے ہر مکان را دیدم

نیست آزاد کس ز حرص ہوا  
مبتلا ہر کسان را دیدم

میں نے ہر شخص کو اس میں مبتلا دیکھا۔

میں نے داناؤں کو ایک دھڑی کے واسطے  
ذلیل اور خوار ہوتے ہوئے دیکھا اور سنہری

گلابند (پٹ) کتوں کی گردن میں دیکھا۔

میں نے اکثر بزرگوں کے دائیں اور بائیں  
لوگوں کے ہجوم دیکھے یعنی ان کو اپنی بزرگی

کی لوگوں کے سامنے نمائش کرتے ہوئے دیکھا۔

میں نے ایسے بے شرم اور بے حیائیٹے بھی  
دیکھے جو اپنے بالوں کے ساتھ جھگڑا کرتے ہیں۔

اسے دوست! میں نے دھڑی بالوں کی  
دھاندلیوں کی وجہ سے لوگوں کو غم اور

بدیشانی میں دیکھا ہے۔

میں نے گردش زمانہ سے فقط پیر مغان کے  
کوچہ کو محفوظ دیکھا۔

میں نے دیکھا دربان شرفاء اور بڑے بڑے  
معزز لوگوں کو دھتکار کر واپس کر رہا تھا۔

میں نے تمام مخلوق کو پریشان حال اور  
آہ و زاری کرتے ہوئے دیکھا۔

کلیسا میں مسجد میں اور منبر پر بلکہ ہر جگہ  
میں نے لوگوں کو مایوس دیکھا۔

حرص و ہوس سے کوئی بھی آزاد نہیں ہے۔  
میں نے ہر شخص کو اس میں مبتلا دیکھا۔



آنکہ ہمارا بود ہم مجلس  
یونے ہمان را دیدم  
ز بنیاد بدست درویشان  
بلغ مال خسان را دیدم  
تخت ملک خراسانے  
حکم ایران را دیدم  
کثرت از منزل نصیبیدہ  
دست یونانیان را دیدم  
اوز ملک خود دست آوارہ  
این جنیں شدہ دران را دیدم  
غلبہ کردہ جماعت کفار  
غارت مولاتان را دیدم  
مسلمان مومنان دست کفار  
قل شد گشتگان را دیدم  
عاقبت میرسد کشور بندہ  
صدریان حمزیاں را دیدم  
آخرین وقت آشکارا شد  
ہم نہان و عیان را دیدم

میں نے ان دوستوں کو بے وفائی کرتے ہوئے  
دیکھا جو محرم راز اور اکٹھے اٹھنے بیٹھے ہوئے تھے  
درویشوں کو تہی دست دیکھا اور ادنیٰ درجہ  
کے لوگوں کو زور و حکم کے حرص میں مبتلا دیکھا  
میں نے ملک خراسان کے دار الحکومت میں  
ایران والوں کا حکم چلنے ہوئے دیکھا  
میں نے دیکھا مغلوں کی ملکیتیں یونانیوں نے  
غصب کر رکھی ہیں  
میں نے دسانی خاندان کے حکمران کو دیکھا وہ  
ملک بدر ہو کر آفاہ پھر رہے تھے  
میں نے دیکھا کفار ملتان پر قابض ہو گئے  
اور اس کو لوٹ کر تاخت و تاراج کر دیا  
میں نے مومنوں اور مسلمانوں کی وہ لاشیں  
دیکھی ہیں جو کفار کے ہاتھوں قتل ہو گئیں  
آخر کار سندھ کو بہت زبردست نقصان  
پہنچے گا اور وہ نقصان پہنچانے والے خوف  
خاندان سے تعلق رکھنے والے ہوں گے  
اے آشکار! آخری وقت کے سارے واقعات  
پر شیدہ خواہ ظاہر میرے اوپر منکشف ہو  
چکے ہیں



نوٹ: نظم میں حضرت آشکانے مستقبل کے لئے پیشگوئی فرمائی ہے۔

○

عشق را پائدار می بینم  
قائم و برقرار می بینم  
از می عشق عاشقان مستند  
ہر دم اندر ہماری بینم  
روز و شب از غم و الم دارند  
گریہ زار زار می بینم  
شہسواران رہروان رفتند  
پای لنگان ہزار می بینم  
قاتلان رہ سلامتی گیرند  
من رہ انتظار می بینم  
گشت منبر مکان و اعظیان  
سر عاشق بدار می بینم  
عاشقان عارفان زہجو می  
در رہش اشکبار می بینم

عالمان مفتیان بی عمل اند  
اندرون کشکار می بینم  
بین باختر زمان شنوا ز من  
کس در اعتبار می بینم

از دور رحمہ

میں عشق کو پائیدار قائم اور برقرار دیکھا ہوں  
عشق شراب عشق سے مست ہیں  
ان کو ہر وقت غمور دیکھتا ہوں  
دن رات غم و الم سے زار و زار رہتے  
رہتے ہیں  
جو شہسوار تھے وہ چلے گئے اب ہزاروں  
لنگرے نظر آتے ہیں  
عقل مندوں کو راہ راست پر چلنا چاہیے  
میں راستہ میں ان کا انتظار کرتا ہوں  
واعظوں کا مقام سید کا منبر ہے اور عشاق  
کا سر سولی پر نظر آتا ہے  
عشق جو اہل معرفت ہیں وہ محبوب کی جانے  
میں محبوب کے راستہ میں روتے ہوئے  
نظر آتے ہیں

علماء اور مفتی بے عمل ہیں ان کے دل میں  
زمیندار بننے کے خیالات ہیں  
مجھ سے سنو آخری زمانہ میں کوئی شخص  
اعتبار کے قابل نہیں ہوگا



بزرگان و مشائخ زمان  
فارغ از در دیار می بینم  
بلکہ گویند من چنین و چنان  
ہمہ در افتخار می بینم  
راہ مولیٰ کسے منی گیرد  
بر کسے را بکار می بینم  
کہ بہار لیت کہ خزان گردد  
کہ خزان را بہار می بینم  
ہر کجا شور و شر شدہ پیدا  
فتنہ در ہر دیار می بینم  
دل کہ از در دیار فارغ شد  
نہ زندہ مردہ واری بینم

راستی را خلاف میدانند  
این عجب آشکار می بینم

دنیا کے بزرگ اور مشائخ محبوب کے درد  
عشق سے خالی نظر آتے ہیں۔  
وہ کہتے ہیں کہ ہم ایسے ہیں ہم ویسے ہیں  
یہ سب کے سب خیر اور عذر میں مبتلا ہیں۔  
خدا کی راہ کوئی نہیں پکڑتا۔ سب دنیوی  
دھندوں میں گئے ہوئے ہیں۔  
کبھی بہار ہے اور کبھی خزان۔ اور کبھی  
خزاں کو بہار سے بدلتے ہوئے دیکھتا ہوں۔  
ہر جگہ شور و شر رہا ہو گیا اور ہر ملک میں  
فتنہ نظر آتا ہے۔  
جو دل محبوب کے درد سے خالی ہے وہ  
زندہ نہیں بلکہ مردہ ہے۔

سچ کہ جھوٹ سمجھا جاتا ہے اسے آشکارا  
میں یہ عجیب بات دیکھتا ہوں۔

## اردو ترجمہ

میں نے بت کو سجدہ کیا اور بتکدہ میں جا  
کر بیٹھ گیا۔ میں نے جب دین کی حدود  
کو توڑ دیا تو اسلام ٹٹ گیا۔  
دین اور ایمان باہر چلا گیا اور یار اندر  
آ گیا۔ میں نے گلے میں زناں ڈال کر تسبیح  
کے دھانگے کو توڑ دیا۔  
مجھے پیرمناں نے شراب سے ایک جام  
بھر کر دیا۔ پھر مجھے کچھ یاد نہیں رہا اور  
اختیار طمحوں سے جا تا رہا۔  
یہ رندی شیدہ ہے اور رندوں کو معلوم ہے  
میں شراب و حدت سے منظور کی طرح  
مست ہوں۔  
اسے آشکارا! شراب و حدت کا جام ایک  
گھڑی کے لئے بھی اپنے ہونٹوں سے جدا  
نہ کر۔ تو کبھی معدوم الوجود ہو گا اور کبھی  
علائیہ علویہ گری کرنا نظر آئے گا۔

بت را سجود کردم در بت کدہ نشستم  
اسلام شد لہذا بت چون سدرین شکستم

ایمان دین برون شد آن یار اندرون شد  
زناں در در گلو شد رشتہ سیو گسستم

پیرمناں دادہ یک جام پر ز بادہ  
یادم کی نیامدا اختیار شد ز دستم

لن شیوہ ایست رندی معلوم شد برون  
مین از شراب حدت منظور دارستم

از ہر دو لب پیالہ بیرون کش تو یکدم  
کہ گم شوی ز ہستی کہ آشکارا ہستم



لیکن اگر میں اپنے آپ کو بھول جانے کے بجائے خودی کی وجہ سے اپنے کو کچھ سمجھنے لگوں گا تو میری حالت وہی ہوگی جو چادروں سے بھری ہوئی دیگ کے اندر چادل کے ایک دانہ کی ہوتی ہے یعنی مجھے کوئی امتیاز حاصل نہیں ہو سکے گا اور میں بھی دوسرے لوگوں کی طرح ایک عام آدمی ہوں گا۔

باغ کے اندر بہت سے ٹھٹھے میوے موجود ہیں۔ لیکن میں ان میوؤں کے درمیان ترنج کی طرح ایک کھٹا میوہ ہوں۔ میں جب اپنے جسم اور جان سے یعنی اپنی خودی سے آزاد ہو گیا تو باقی وہ رہا جس کی وجہ سے میں کسی بھی شیش و سج میں نہیں ہوں یعنی اپنے آپ کو مقام فنا سے گزار کر مقام بقا پر فائز ہونے کے بعد میں بالکل مطمئن ہوں۔

اب جبکہ میں نے اسرار پوشیدہ کو بے نقاب کر دیا ہے تو مجھے یوں گوشہ نشین بن کر رہنا چاہیے۔

## اردو ترجمہ

میں اگر اس سے تاراس نہیں ہوں گا۔ یعنی اس کے عشق میں درد و غم کو خوشی سے برداشت کروں گا تو اپنے لئے گنجائش پیدا کر سکوں گا اور جب گنجائش پیدا کر لوں گا تو اپنے آپ کو بھول جاؤں گا۔

## اردو ترجمہ

کفر اور دین کو میرا دور سے سلام ہے۔ میں اور کسی جانب طغف نہ نہیں ہوں۔ میں نے اس کے عشق کو اپنا امام بنا لیا ہے۔ میں نے عشاق سے بہت سی روایات سنی ہیں جس کا لب لباب یہ ہے کہ محبوب کی راہ میں اپنا سر قربان کرنا چاہیے۔ اس لئے میں نے سر دے کر سارا قصہ ختم کر دیا۔

میں ہر تیرے ہوں کہ تیرے حویں صدی آگئی۔ جو حق کی بات تھی وہ میں نے علی الاعلان خاص و عام پر ظاہر کر دی۔

عشق کی راہ پوچھنے والا کوئی نہیں ہے۔ اگر ہم سے پوچھو تو ہم نے اپنے آپ کو ہستی کی قید سے بھی آزاد کر لیا اور نام اور ناموس سے بھی۔

میں نے اس کے آستان مقدس پر پوشیدہ اور علانیہ اپنے آپ کو اس کے غلاموں کا بھی ادنیٰ سا غلام بنا دیا ہے۔

از کفر و دین ہر آئینہ بادل سلام کردم  
دیگر طرف ز فتنہ عشقش ایام بکردم

چندین حدیث پیشین از عاشقان شنیدم  
سرودہ براہ جانان قصہ تمام کردم

در عبرت ہم آمد یک الف سہ صد سن  
چہ ندای قول آن حق بر خاص و عام کردم

رہ عشق کی ہر سدا ز ما اگر پسرسی  
خود را ز قید ہستی بی ننگ نام کردم

پہنان و آشکارا کہ بر آستان مقدس  
خود را ز بند گانش کمتر غلام کردم



یار را ہر کجا ہی بیتم  
زین سبب نزد خلق بدینم

مسجد و منبری منید ارم  
اندر آن میکده چو بنشینم

تویش تن را بدان تو غیر خدا  
پیرا کردہ است تلقینم

قدم پیش دپس منید ارم  
ستقیم براہہ تمکینم

گہ گدا گاہ بادشاہ باستم  
گہ یہ تمکین گہ یہ تمکینم

گم چو گشتیم در بحر توحید  
آشکارا نہ آن نہ اینم

میں ہر جگہ اور ہر مقام پر یار کو دیکھتا ہوں  
اور اسی وجہ سے لوگوں کے نزدیک بے دین  
ہوں۔

میں جب اس میکدہ میں بیٹھتا ہوں تو  
مسجد اور منبر کو بھول جاتا ہوں۔

تو اپنے آپ کو اللہ کے سوا کچھ نہ  
کچھ بوسے پر نہ بٹھیر ہی تلقین کی ہے۔

میں عزت اور وقار کے مقام پر فائز ہوں۔  
اور وہاں سے اپنا قدم اُگے پیچھے نہیں کرتا

یعنی قدم ادھر ادھر نہیں ہٹاتا۔  
میں کبھی گدا ہوں اور کبھی بادشاہ کبھی تمکین

کے مقام پر ہوں کبھی تمکین کے مقام پر۔  
روٹ، تمکین کے لغوی معنی ہیں گونا گوں اور

رنگارنگ کرنا۔ اصطلاح تصوف میں فقر  
کا ایک مقام ہے،

اے آشکارا! میں جب سے بحر توحید میں  
غرق ہوا ہوں۔ نہ یہ رمل نہ وہ رمل۔

## اردو ترجمہ



میں اپنی عمر تیرے شوق میں بتا رہا ہوں اور  
دن رات روتے اور آہ و زاری میں مصروف ہوں۔

یہ جدائی ایک دوسری قیامت ہے اے ہمارے  
میں جدائی میں اچھکار ہوں۔

جب محبوب کی باتیں یاد کرتا ہوں تو منہ سے  
فراوانگی نکلتی ہے اور بے قرار ہو جاتا ہوں۔

دل کو زار م ہے اور در منبر میں کچھ ہے تیرے  
وصل کا امیدوار ہوں۔

مجھے میرے دوست کی خبر کوئی نہیں دیتا۔  
دل میں ہر وقت انتظار کی کیفیت ہے۔

مُدائی نے مجھے بے جان کر دیا ہے میں نالوں  
ہو گیا ہوں۔

اے محبوب! میں تیری خاک پا پر قربان ہو  
جاؤں میں دنیا بھر میں تیرا عاشق شہر ہو

در شوق تو ہر عمر می گذارم  
شب روز بدر و گریہ زارم

این ہجر قیامت است دیگر قیامت  
ہیہات ز ہجر اشکبارم

چون یاد کنم حدیث دلبر تیرے  
فراوانگی و بیقرارم

از دلم زارم ز دلبر تیرے  
از وصل تو امیدوارم

از دوست خبر نمیدہد کسی انداز  
ہر دم بدل است انتظارم

مُدائی نے دوستی فرقت کر دی  
آئندہ طاقت ندارم

قربان شوم بختاک پائیت  
عاشق بچہسان آشکارم



## اردو ترجمہ

زیونانی زہیرانی چہہ دائم  
نورانی زہیرانی چہہ دائم

چہہ تو بہت فخر زبور چہہ انجیل  
از ان علم تو میدانی چہہ دائم

غلامی از غلامان شہ عظیم  
کہ از این و ہم آنی چہہ دائم

ندیم خویش را دوست یا نیست  
زدانانی زندانی چہہ دائم

منم سرش کہ او باشد سرما  
زجنے و ز انسانی چہہ دائم

بہر جا او بود منظور و ناظر  
ز دور و وہم زور مانی چہہ دائم

کجائی آشکارا خویش دریاب  
کہ از جانی و جسمانی چہہ دائم

میں یونانی اور عبرانی کیا جانوں  
سریانی کیا جانوں

تورات زبور اور انجیل کا علم تو جانتا ہے  
میں کیا جانوں

میں ترشہنشاہ عرب کے غلاموں کا غلام  
ہوں میں یہ اور دو کیا جانوں

میں اپنے مستحق کچھ نہیں جانتا کہ میں ہوں یا  
نہیں ہوں مجھے نہ دانائی کا پتہ ہے نہ نادانی کا

میں اس کاراز ہوں جو میرا راز ہے  
چن دانس کو نہیں جانتا

ہر مقام پر وہی منظور و ناظر ہے  
اور وہی ناظر دیکھنے والا بھی  
کو جانتا ہوں اور نہ دربان کو

اے آشکارا تو کہاں ہے اپنا سراغ تو لگا  
کیونکہ مجھے نہ تیری جان کا پتہ ہے اور نہ  
تیرے جسم کا

## اردو ترجمہ



دل میں درد اور دغوانی من چہہ دائم  
ز شک و از گمانی من چہہ دائم

ہمیں گفتار دانی از کدام مست  
ز شرح و از بیانی من چہہ دائم

دردن بیرون بالا پست او شد  
ز پیر و جوانی من چہہ دائم

منم بیرون ز مد و از نہایت  
از ان ملک کیانی من چہہ دائم

شنو الان او باشد کما کان  
زدانی و ندانی من چہہ دائم

مرابادین و دنیا نیست کاری  
ز نفع و از زیانی من چہہ دائم

سے زیادہ تشریح کرنا نہیں چاہتا  
مجھے دین اور دنیا سے کوئی واسطہ نہیں ہے  
میں نہ فائدہ کو جانتا ہوں اور نہ نقصان کو

اے دل! میں درد اور دغوانی کو نہیں جانتا  
میں شک اور گمان کو نہیں جانتا

کیا تجھے پتہ ہے کہ یہ آواز کہاں سے آتی  
ہے میں اس کی شرح اور بیان کو نہیں  
جانتا یعنی شرح اور بیان سے میرا کوئی تعلق  
نہیں ہے

اندرا اور باہر اور پر اور نیچے وہی ہے وہ  
بڑھا ہے یا جواں ہے یہ میں نہیں جانتا  
میں لا محدود رہے انتہا ہوں میں ملک  
کیانی کو نہیں جانتا کیانی ایران کے ایک  
شاہی خاندان کی عرفیت ہے جس میں کھنڈ  
اور کیتباد گذرے ہیں

سن! وہ آج بھی اُسی طرح ہے جس طرح  
ازل الازل میں تھا اور اب الابد تک  
اسی طرح رہے گا میں جانتے اور نہ جانتے  
کو نہیں مانتا یعنی میں اس راز کی اس  
سے زیادہ تشریح کرنا نہیں چاہتا

مجھے دین اور دنیا سے کوئی واسطہ نہیں ہے  
میں نہ فائدہ کو جانتا ہوں اور نہ نقصان کو



زخورد بستم ندیدم خویش تن را  
ز نام و ننگ نشانی من چه دایم  
میں نے اپنے آپ کو گم کر دیا اور اپنے آپ  
کو نہیں دیکھا۔ میں نام و نشان اور ننگ و  
ناموس کو نہیں جانتا۔

کہ باجو نیم گاہی بی چسگو نہ  
ز اعیانی ہنسانی من چه دایم  
میں کبھی سب جیسا ہوں اور کبھی کسی جیسا بھی  
نہیں ہوں۔ میں ظاہر اور پوشیدہ کو نہیں جانتا۔

ز باد و نار آب و ہم ز خاک  
بقا را ہم ز فانی من چه دایم  
میں زار و بے مناسبت کرکھا ہوں اور نہ  
بقا اور فنا کو۔

ز مخفی ماند ایست آشکارا  
ز مہر و ز خانی من چه دایم  
آشکار یہاں پوشیدہ نہیں رہ سکا۔ میں  
نہ کسی میر کرکھا ہوں نہ کسی خان کو۔



## اردو ترجمہ



گر بندہ من گناہگارم

از در تو بسی امید وارم

در بار گہت چه عرض سازم

کہ جرم و خطائی شرمسارم

ہر کس کو مرا بھی پذیرد

حقا کہ سگ تو داغدارم

ہرگز ز درت بدر نہ فتم

کن عفو کہ عذر پیش آرم

بر مور ضعیف کرم فرما

بر لطف تو ہست انتظام

بخشید مرا چور ہیرے تو

دائیم کہ من درین چکارم

از بارہ و حد تم کنی مست

شبے روز مدام در خمارم

از کردہ خود شدم پشیمان

خود را بتو بادشہ سپارم

مایم شراب دل خورایم

بدکار بجام آشکارم

میں اگرچہ ایک گناہگار بندہ ہوں۔ لیکن

تیرے دروازے پر امید لے کر آیا ہوں۔

میں آپ کی بارگاہ میں کیا عرض کروں کیونکہ

میں اپنے جرم و خطا کی وجہ سے شرمسار ہوں۔

مجھے کوئی بھی شخص قبول نہیں کرتا خدا کی قسم

میں تیرے دروازہ کا نشان زدہ گناہوں۔

میں کبھی بھی تیرے دروازے سے باہر نہ دوں

نہیں گیا۔ میں معذرت خواہ ہوں۔ مجھے

مناں کر دے۔

اس ضعیف چوٹی پر کرم کر۔ مجھے تیرے لطف

کرم کا انتظار ہے۔

جب تیری ہدایت نے مجھے بخش دیا تو میں

سمجھوں گا کہ میں بھی کسی قابل ہوں۔

مجھے شراب و مست سے مست کر دے اور مجھے

دن رات ٹھوکر رکھ۔

میں اپنے کئے پر پشیمان ہوں۔ اے شہنشاہ!

میں نے اپنے آپ کو تیرے سپرد کر دیا ہے۔

میں خراب ہوں۔ میرا دل بھی خراب ہے۔

میں دنیا میں بدکار مشہور ہوں۔





## اردو ترجمہ

ہی ہی نہ شنائی رہبات وہی ملیم  
 در پردہ من و مالی رہبات وہی ملیم  
 آگاہ نہ دل آہم بر کذب کمر بستہ  
 بگذار خود نہائی رہبات وہی ملیم  
 باور نکنی بر خود آن بود ہمہ او بد  
 ہمہ از تو کہانی رہبات وہی ملیم  
 گر خویش می پرستی گویا تو بت پرستی  
 بیگانہ آشنائی رہبات وہی ملیم  
 از خود نگذشتی تو یاد پرستی تو  
 زشت ست نہائی رہبات وہی ملیم  
 صد حرف ہمگیوم نہ دست رخ و شویم  
 کی یابی رو شنائی رہبات وہی ملیم  
 آشکار کجائی تو در ما و شمائے تو  
 از خویش بروں آئی رہبات وہی ملیم

افسوس صد افسوس تو در شناس نہیں ہے۔  
 افسوس صد افسوس۔ تو من و تو کے حجابات  
 میں ہے افسوس صد افسوس۔  
 میں اپنے دل کے راز سے آگاہ نہیں ہوں۔  
 میں نے جھوٹ پر کمر بستہ ہی ہے خود نہائی کو  
 ترک کر دے۔ افسوس صد افسوس۔  
 اپنی ہستی پر اعتبار نہ کرنا جو کچھ ہے وہی ہے  
 ہوش میں آ۔ تو کہاں ہے۔ افسوس صد افسوس۔  
 تو اگر اپنی پرستش کرتا ہے تو، تو بت پرست  
 ہے تو دوست سے بیگانہ ہے افسوس صد افسوس۔  
 تو نے اپنی ہستی کو ترک نہیں کیا اور شیطان کا  
 ہم جلیس بن گیا۔ یہ بری بات ہے اس میں  
 کوئی خوبی نہیں ہے۔ افسوس صد افسوس۔  
 میں باتیں تو سینکڑوں کہتا ہوں لیکن اپنے  
 آپ سے دست بردار نہیں ہوتا۔ اس طرح  
 تو روشنی کیسے حاصل کرے گا۔ افسوس صد افسوس۔  
 اے آشکارا تو کہاں ہے تو تو ابھی ماد شمای  
 میں مبتلا ہے۔ اپنی ہستی سے باہر نکل آ۔  
 افسوس صد افسوس۔

## اردو ترجمہ

بسی خود را ہی جویم نیایم  
 ہمہ دریا بود من چون سیرایم  
 اگر آریم خود را در مسیارت  
 پر پیش عارفان من بس خرابم  
 نہ گویائی ز من شد دوست گویا  
 سرائیدہ ہمون ست من ربایم  
 بدر جب ہے خودی آورد مارا  
 و گر آیم بپای پس در عذابم  
 نباشم ہر کجا او آشکارا  
 اگر باشیم الا خود حجابم

میں اپنے آپ کو بیت تلاش کرتا ہوں لیکن پا  
 نہیں سکتا۔ تمام دریا ہی دریائے میں ملے  
 کی طرح ہوں۔  
 میں اگر اپنے آپ کو بیچ میں لاؤں گا تو اہل  
 معرفت کے نزدیک بہت خراب سمجھا جائے گا۔  
 یہ باتیں میری نہیں ہیں۔ بولنے والا وہی ہے  
 وہی گلے والا ہے۔ میں تو فقط ساز ہوں۔  
 محبوب نے مجھے بے خودی کی کیفیت میں ڈال  
 دیا ہے۔ اب اگر میں خودی میں آتا ہوں تو  
 عذاب میں مبتلا ہو جاؤں گا۔  
 میں نہیں ہوں۔ ہر جگہ وہی جلوہ گر ہے میں  
 اگر ہوں تو فقط اپنا حجاب ہوں۔



## اردو ترجمہ



در تصور دان مدان شب و روز اندر عبرتم  
برگزندانم این دآن شب و روز اندر عبرتم  
او بگوید ادبش ز داد بیست ہر طرف  
این چہ باشد حتم لبان شب و روز اندر عبرتم  
گاہ اندر لبی نیازی گاہ آید نیاز  
بس کجا نام و نشان شب و روز اندر عبرتم  
گاہ گریان گاہ خنداں کہ خزان کہ بہار  
کہ نہاں کہ در عیان شب و روز اندر عبرتم  
آشکارا ہم کن اندر میان تو نیستی  
او خود کند خود را بیان شب و روز اندر عبرتم  
میں جاسنے اور نہ جاسنے کے تصور میں دن رات  
عبرت میں ہوں۔ میں یہ "آرزوہ" بالکل  
نہیں جانتا۔ دن رات عبرت میں ہوں۔  
وہی بولتا ہے وہی سنتا ہے اور وہی ہر  
طرف دیکھتا ہے۔ یہ حتم اور جان کیا ہے۔  
دن رات عبرت میں ہوں۔  
کبھی بے نیازی کرتا ہے اور کبھی نیاز۔ پھر  
نام و نشان کہاں باقی رہے۔ دن رات  
عبرت میں ہوں۔  
کبھی رونما ہے کبھی ہنسنا ہے کبھی خزاں  
ہے کبھی بہار ہے۔ کبھی پوشیدہ کبھی ظاہر۔  
دن رات عبرت میں ہوں۔  
اے آشکارا سمجھ سے کام لے۔ تو درمیان  
میں ہے ہی نہیں۔ وہ اپنی باتیں آپ ہی  
کرتا ہے۔ دن رات عبرت میں ہوں۔



## اردو ترجمہ



از جان و حتم خبر ندارم  
زین بختبری کہ شہر یارم  
بے یار نیم دلی بیارم  
دائم یہ یقین کہ خویش یارم  
عشقش کہ سہان و دل گرفتہ  
میر جان و دل با و سپارم  
مشتوق گہیم گاہ عاشق  
کہ خوشدل گاہ گرہ زارم  
آنجا بحقیقتیم تمام  
ایجا کہ بنام آشکارم  
مجھے حتم اور جان کا پتہ نہیں ہے اور بخودی  
کایہ عالم ہے کہ مجھے یہ احساس بھی نہیں ہے  
کہ میں خود ہی شہنشاہ ہوں۔  
میں محبوب سے الگ نہیں ہوں بلکہ محبوب  
کے ساتھ ہوں۔ مجھے یقین ہے کہ میں اپنا  
محبوب آپ ہی ہوں۔  
میں نے اس کا عشق دل و جان کے ساتھ  
قبول کر لیا ہے۔ میں نے اپنا سر جان اور  
دل اس کے پر دے دیا ہے۔  
میں کبھی معشوق ہوں اور کبھی عاشق کبھی  
خوش رہتا ہوں اور کبھی روتا ہوں کہ  
یہاں تو میرا نام آشکار ہے لیکن دلوں میں  
حقیقت پر قائم ہوں یعنی اصل حقیقت یہ ہے





## اردو ترجمہ

چون از خود رفتیم بکوشش برسیدیم  
آن ہرچہ بدیدیم بجسزیا رسیدیم

ہر سوی بسو لودہ لی تیغبرم شد  
تہہودہ چونابین بہر عای دیدیم

جز درد لودہ دست نہ راہ است نروئی  
آن درد چو زہرست شکر دار چشیدیم

دردست و راست کہ از رخ بگنست  
دردش بگرفتیم چہ منت بکشیدیم

آشکار چو شد یار دگر غیر نماندہ  
النت اللہ کہ از غیب رسیدیم

جب اپنی ہستی کو ترک کیا تو اس کی گلی میں  
بکپنچ گیا۔ وہاں جو کچھ دیکھا، مجرب ہی کر لیا۔

وہ تو چاروں طرف موجود تھا لیکن میں خبر  
نہیں تھا۔ خواہ مخواہ اندھوں کی طرح ادھر ادھر  
دوڑتا رہا۔

عشق کے بغیر محبوب کی جانب جانے کا سیدھا  
راستہ ہاتھ نہیں آتا۔ محبوب کے عشق کا درد  
زہر کی طرح ہے لیکن میں اسے شکر سمجھ  
کر پی گیا۔

درد عشق راہ راست ہے جو رنج سے گنج  
تک پہنچاتا ہے۔ میں نے اس کے درد عشق  
کو اپنا لیا ہے اور کیا منت کی ہے۔

جب آشکار یار ہوا تو پھر کوئی غیر باقی  
نہیں رہا۔ اللہ کا شکر ہے کہ غیب سے ہائی پائی۔

## اردو ترجمہ

اے دل! محبوب تو میرے رون میں رون  
میں مایا ہوا تھا لیکن مجھے پتہ نہیں تھا وہ  
تو میرے سلسلے موجود تھا لیکن مجھے پتہ نہ تھا۔

میں اس مجرب کی تلاش میں کس قدر حیران  
و سرگردان ہوا لیکن اے دل! وہ چاروں  
جانب موجود تھا۔ مجھے پتہ نہیں تھا۔

میں نے خیال کیا کہ مینا نہ میں جاؤں یا مینہ  
میں لیکن محبوب تو گلی گلی میں موجود تھا لیکن  
مجھے پتہ نہیں تھا۔

اس نے تو خود ہی سخن اقرب تر ہم بہت قریب  
ہیں) فرمایا ہے۔ پھر تو اس کو دور کیوں سمجھتا  
ہے۔ وہ تو ظاہر اور علانیہ موجود ہے۔

اے دل! مجھے پتہ نہیں تھا۔  
وہ خود ہی جانتا ہے اور خود ہی پڑھتا ہے۔  
وہ آپ ہی آپ ہے اور ہر مقام پر موجود  
ہے۔ اے دل! مجھے پتہ نہیں تھا۔

اور سوی بسو لودہ اسی دل کہ نہا ستم  
اور دی برو لودہ اسی دل کہ نہا ستم

در حبتن آن دلبر خیران شد ام انا  
اور سوی بسو لودہ اسی دل کہ نہا ستم

گفت ست سخن اقرب پس دور چرا دان  
اور سوی بسو لودہ اسی دل کہ نہا ستم

گفتیم کہ ہمیں از روم یاد رسید  
اور کوئی بسو لودہ اسی دل کہ نہا ستم

خود اند خود خواند خود خود کہ برای خود  
درجوی بکو لودہ اسی دل کہ نہا ستم

خود اند خود خواند خود خود کہ برای خود  
درجوی بکو لودہ اسی دل کہ نہا ستم





اد خود بر خود نگران من فہم بفہم  
ہم تہمت بردگران من فہم بفہم  
آن کیست کہ میگویان چیست کہ سجود  
خود جوید خود پوید من فہم بفہم  
این از کس فخرست این از کس گفتار  
دانی کہ از ان یارست من فہم بفہم  
اوموی ہو باشد اوروی برو باشد  
اوسوی لبو باشد من فہم بفہم  
خود جسم و خود جانست خود جن انسانست  
خود این و خود آنست من فہم بفہم  
آمد بتماشائی بر طرف بہر جانائی  
خود اندر ہی ہی من فہم بفہم  
آشکار بہانہ دان آن یار یگانہ دان  
در شان شہانہ دان من فہم بفہم

## اردو ترجمہ

وہ خود ہی اپنا ماشائی ہے۔ میں سوچ میں  
عزق ہوں۔ دوسروں پر خواہ مخواہ کی تہمت  
ہے۔ میں سوچ میں عزق ہوں۔



یہ کون بول رہا ہے۔ یہ کیا تلاش کر رہا ہے  
وہی تلاش کرتا ہے اور وہی دڑ دھوپ  
کرتا ہے۔ میں سوچ میں عزق ہوں۔  
یہ رفتار کس کی ہے اور گفتار کس کی طرف سے  
ہے۔ کیا تو جانتا ہے کہ یہ سب اس محبوب کی  
کارگذاری ہے۔ میں سوچ میں عزق ہوں۔  
وہ بال بال میں سمایا ہوا ہے۔ وہ سامنے  
موجود ہے وہ ہر جانب موجود ہے۔ میں  
سوچ میں عزق ہوں۔  
وہ خود ہی جسم ہے اور خود ہی جان اور خود  
ہی جن ہے اور خود ہی انسان یہ بھی وہی  
ہے اور وہ بھی وہی ہے۔ میں سوچ میں  
عزق ہوں۔  
وہ نظارہ نظارے کے لئے اور پاروں جانب  
عبودہ فرما ہوا اور خود ہی عزو غابر پاکیا۔ میں  
سوچ میں عزق ہوں۔  
اے آشکارا اس عالم رنگ و بو کو ایک  
بہانہ سمجھو۔ وہ یار یگانہ ہے اور شاہزادان  
رکھتا ہے۔ میں سوچ میں عزق ہوں۔



بزرگی پارسائی راندانم  
عداوت آشنائی راندانم  
کرگم گشتیم درد ریای حیرت  
ہما سنا چون چرائی راندانم  
چو رفتم از تن خاکی بیک بار  
برین خود و منائی راندانم  
نہ من ماندم نہ من ماندم بہانہ ماندم  
ہمیں ماؤ شہنائی راندانم  
چہ کشف و چہ کرامت چہ عبادت  
ہم آن سیر سمانی راندانم  
بگیرم راہ عشق و درد و غم را  
ہماں نہ ہر ریائی راندانم  
اگرچہ شعلہ نورش یہ بینم  
سیاہ و روشنائی راندانم  
کجا منتم ز خود رفتیم بارے  
گدائی بادشائی راندانم

خدا در ہر دو عالم آشکار است  
وصال و ہم جسدائی راندانم



## اردو ترجمہ

میں بزرگی اور تقویٰ کو نہیں جانتا۔ میں دوستی  
اور دشمنی کو نہیں جانتا۔  
میں دریائے حیرت میں عزق ہو چکا ہوں۔  
میں بچوں اور چراگوں کو نہیں جانتا۔  
میں جب سے اس مادی جسم کو ترک کر کے بیوز  
ہوا ہوں اس وقت سے نہیں جانتا کہ  
خود نمائی کیا ہے۔  
میں باقی نہیں رہا۔ میں باقی نہیں رہا۔ فقط  
وہ باقی رہ گیا۔ میں اس ماء اور شہنائی کو  
نہیں جانتا۔  
کشف کیا ہے۔ کرامت کیا ہے اور عبادت  
کیا ہے۔ میں آسمانی سیر کو نہیں جانتا۔  
میں عشق اور درد و غم کی راہ اختیار کر رہا ہوں  
میں اس دکھاوے کے زہد و تقویٰ کو نہیں  
جانتا۔  
میں اس کے نور کی شہنائی دیکھ رہا ہوں  
میں اندھیرے اور روشنی کو نہیں جانتا۔  
میں کہاں گیا؟ میں تو اپنی ہستی ہی سے گزر  
گیا۔ میں گدائی اور بادشاہی کو نہیں جانتا۔  
خدا دونوں جہاں میں آشکار ہے۔ میں  
وصال اور فراق کو نہیں جانتا۔



## اردو ترجمہ

برزخی پیر منان مارا بنو شائید جام  
شد دم آزادہ آن دم زلال و از حرام  
بر داد آسما مرا کا سجا گناہ دنی ثواب  
کن کفر اسلام آبخانی جماعت نی امام  
نی در آسجا جسم ماندنی بود اسم اندران  
در تصور آدم این از کجا باشد مقام  
این مقام حیرت و عبرت بود بین اندر  
نہ رکوع نہ قیام و نہ سجود نہ سلام  
این طریق عاشقی بگزین بجان ای آشکا  
تا با شئی دامنہا تو اندرین لذت مدام  
مجھے پیرمغاں نے شراب سے بریز جام پلایا  
اُسی وقت میرا دل حلال اور حرام کی قید  
سے آزاد ہو گیا  
میرا محبوب مجھے ایسے مقام پر لے گیا جہاں  
نہ گناہ ہے اور نہ ثواب نہ کفر ہے اور نہ  
اسلام اور نہ جماعت ہے اور نہ امام  
اس مقام پر نہ جسم باقی رہتا ہے نہ اسکم  
میں خیال کرنے لگا کہ آخر یہ کون سا مقام  
ہے  
یہ مقام حیرت اور عبرت کا مقام ہے دیکھو  
اس میں نہ رکوع ہے نہ قیام اور نہ سجدہ  
ہے اور نہ سلام  
اے آشکارا عاشقی کی راہ دل و جان سے  
قبول کرتا کہ تو ہمیشہ دائمی لذت میں رہے



## اردو ترجمہ

نہ مذہب کیش بزارم در دن بتخانہ بنشیم  
برفتہ دین ایمان بظاہر مرد سید نیم  
نہ جان مجو گر گرد ز عشاقان شنید من  
رود سرگردین را ہش شکر گویم یہ آمینم  
ہر صورت ہماں یار شست نام چلہ صورت را  
نہ از کس کینہ میدارم نہ در صلح نہ در کینم  
نہ شیخیم نہ بزرگم من نہ شیخی بزرگی بیرون  
کرتی اکو نین از در دشت مگر کینہ بگزینم  
کنشت و کعبہ یکساں نسبت بود آشکا باین  
نگاہم نیست بر غیری ہمہ جایا رمی یلیم  
میں مذہب اور رسم در دلج سے بزار ہوں  
میرا قیام بتخانہ کے اندر ہے میرا دین و ایمان  
باقی نہیں رہا اور میں بظاہر بے دین انسان ہوں  
میں نے عشاق سے سنا ہے کہ عاشقی میں  
جسم اور جان ختم ہو جاتا ہے پہنچا کر اس  
راہ میں سر چلا جائے تو میں شکر کروں گا  
اور آمین کہوں گا  
میں تمام صورتوں کو پہچانتا ہوں ہر صورت  
میں محبوب جلوہ گر ہے اسی وجہ سے میں کسی  
سے بغض نہیں رکھتا  
میں نہ پیر ہوں نہ بزرگ میں پیری اور  
بزرگی سے الگ ہوں تاکہ دونوں جہاں  
میں اس کے درد عشق سے ایک ذرہ حاصل  
کر سکوں  
اے آشکارا! وحدت کی نظر سے دیکھ مندر  
اور کعبہ دونوں ایک جیسے ہیں میری نظر  
غیر پر نہیں ہے میں ہر جگہ محبوب کو  
دیکھتا ہوں





## اردو ترجمہ



اوست نہان و عیان من نیم دکن نیم  
خود کند و خود بسیار من نیم دکن نیم

نیک بدکار اوست یا ز اعینار اوست  
نور و ہم نار اوست من نیم دکن نیم

این حمد گفتار اوست در رفتار اوست  
باطن و اظہار اوست من نیم دکن نیم

نعرہ انا الحق زند خود را خود بشکند  
تہمتی بر او نہد من نیم دکن نیم

نام نہد آشکارا گریہ کند نار زار  
گاہ خسروان گہ بہار من نیم دکن نیم

ظاہر بھی اور باطن بھی وہی ہے میں نہیں ہوں۔ میں نہیں ہوں۔ کرتا بھی وہ خود ہی ہے اور کہتا بھی وہ خود ہی ہے۔ میں نہیں ہوں۔ میں نہیں ہوں۔ اچھا یا بُرا، اسی کا کام ہے۔ یار بھی وہی ہے اعینار بھی وہی ہے۔ نور بھی وہی ہے اور نار بھی وہی ہے۔ میں نہیں ہوں۔ میں نہیں ہوں۔ یہ تمام گفتار اور رفتار اسی کی ہے۔ باطن اور ظاہر بھی وہی ہے۔ میں نہیں ہوں۔ میں نہیں ہوں۔ انا الحق کا نفو بھی خود ہی لگاتا ہے اور اپنے کو آپ ہی توڑتا ہے لیکن الزام اس پر دُفعو پر رکھتا ہے۔ میں نہیں ہوں۔ میں نہیں ہوں۔ اپنا نام آشکار رکھتا ہے اور نار نار دیتا ہے۔ کبھی خزاں میں جلوہ گر ہوتا ہے اور کبھی بہار میں۔ میں نہیں ہوں میں نہیں ہوں۔



## اردو ترجمہ



گویم ناگویم گویم ز تو میگویم  
جویم کہ کرا جویم خود را خود می جویم

من آب خود ہستم طلبیم روان آبی  
جویم کہ بہر آبے جویم جبہ چرا جویم

سرگشتہ خورشید ست خورشید ہی عید  
خود بہر خود ست حیران گوید دکن گویم

ہر جا کہ ہی بینم بینم خود دے بینم  
یک سوی منی باشم دالم کہ بہر سویم

آشکار تو بشکن شک بگزار شبہ خود را  
گو کہ یقین گوئے تا اویم من اویم

میں بولوں یا نہ بولوں۔ اگر بولوں گا تو تری ہی جانب سے بولوں گا۔ میں تلاش کروں تو کس کو تلاش کروں۔ میں اپنے کو آپ ہی دعوٰی دھتا ہوں۔ میں خود ہی پانی ہوں اور پھر پانی طلب کرتا ہوں۔ میں پانی کی طلب میں اس کے پیچھے دوڑتا ہوں لیکن کیوں دوڑتا ہوں۔ سورج سرگردان ہے اور سورج کو دعوٰی دھتا پھرتا ہے اپنے پیچھے آپ ہی حیران ہے۔ اور کہتا ہے کہ میں سورج نہیں ہوں۔ کوئی اور چیز ہوں۔ میں جس طرف آنکھ اٹھا کر دیکھتا ہوں اپنے آپ ہی کو دیکھتا ہوں۔ میں ایک جانب نہیں ہوں۔ ہر جانب ہوں۔ اے آشکارا تو اپنے شک شبہ کو توڑ دے اور ترک کر دے۔ بول اور یقین و اعتماد کے ساتھ بول کہ میں وہی ہوں میں وہی ہوں۔





## اردو ترجمہ

از نقش بر نقاش رسیدیم رسیدیم  
 یک حرف دو معنی شد ہر دو ہمیدیم  
 از نقش بر نقاش نہ آگاہ مرا بود  
 حاصل نشدہ گرچہ بر پی نقش دویدیم  
 چون پیر مغان از سر معنی خبرم کرد  
 این نقش ندیدیم نقاش بدیدیم  
 نقش ہم نقاش بود چشم کشا میں  
 پس غیر ز دل خویش کشیدیم رسیدیم  
 آشکار و نہان مغیبہ در خانہ خمارست  
 تحقیق بمیمنان مریدیم مریدیم  
 ہم نقش سے نقاش تک پہنچ گئے  
 حرف ایک تھا اور معنی دو تھے اور ہم نے  
 دونوں کو سمجھ لیا۔  
 مجھے نقش سے نقاش تک رسائی حاصل  
 کرنے کا علم نہیں تھا۔ اگرچہ کچھ حاصل نہیں  
 ہوا لیکن ہم نقش کے پیچھے دوڑتے جا رہے۔  
 حب پیر مغان نے اصل حقیقت کے راز  
 سے آگاہ کیا تو نقش نظروں سے غائب  
 ہو گیا۔ صرف نقاش نظر آتا رہا۔  
 آنکھیں کھول کر دیکھ یہ نقش دراصل تمام  
 نقاش ہی نقاش ہے۔ ہم نے اپنے دل  
 سے غیر کو نکال دیا اور آزاد ہو گئے۔  
 ظاہر اور باطن شراب فروش کے گھر میں  
 مغیبہ شراب فروش کا بیٹا ہے بے شک  
 ہم میخانہ کے مرید ہیں۔ مرید ہیں۔

